حُبِّ رحمۃ للعالمین ﷺ

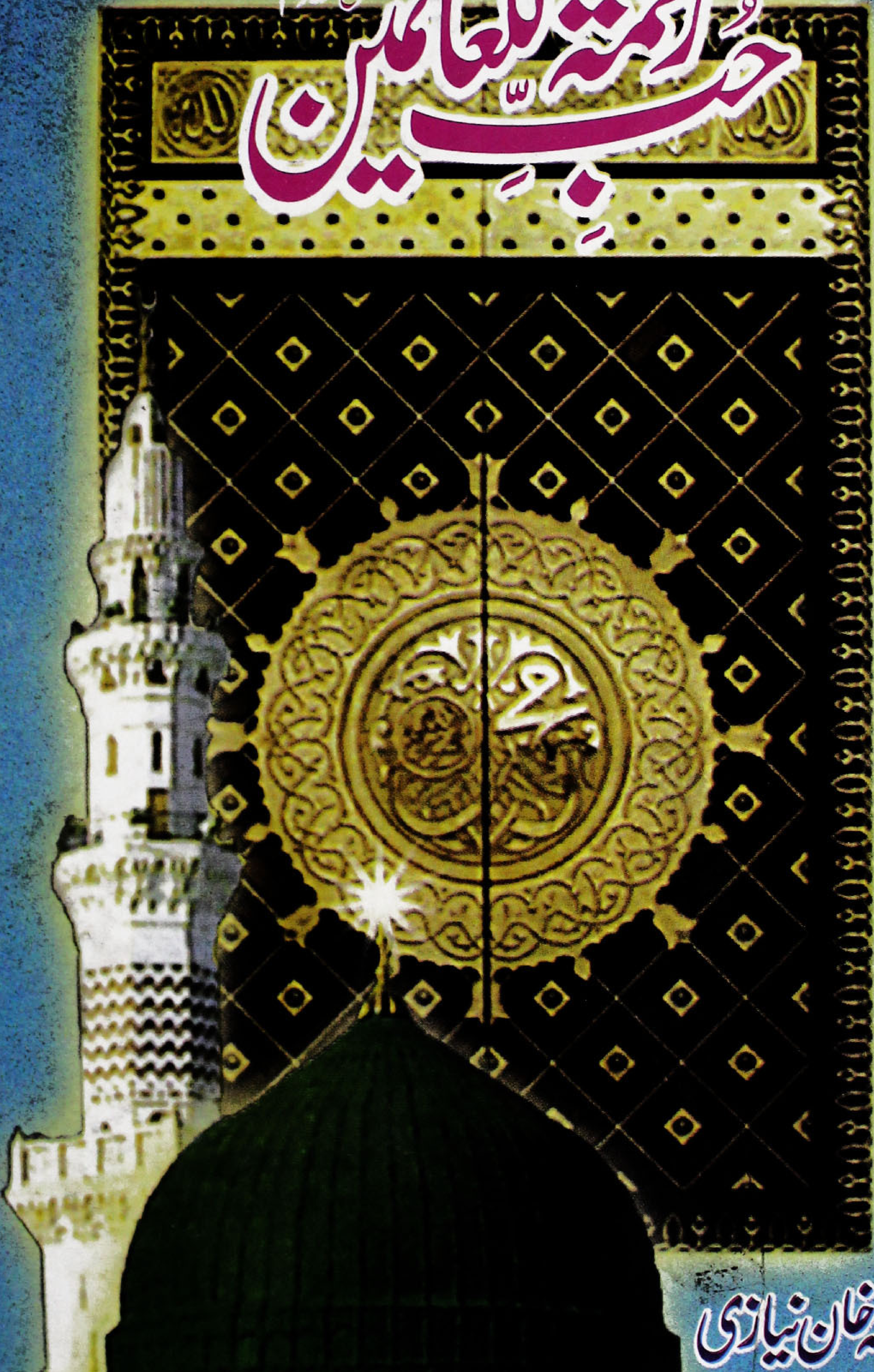

محمد ضیاء اللہ خان نیازی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

Marfat.com

حبِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

مُصنّف

[redacted]

مُحمّد ضیاء اللہ خان نیازی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور — کراچی — پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	حب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصنف	محمد ضیاء اللہ خان نیازی عیسیٰ خیل
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
اشاعت	نومبر 2002ء
کمپیوٹر کوڈ	1Z346
قیمت	[redacted] روپے

297.9921
ح5ض
140888
ک۲

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:۔ 042-7238010

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

Marfat.com

مغز قرآن روح ایمان جان دین

ہست حب رحمۃ للعالمین ﷺ

(علامہ محمد اقبال)

Marfat.com

انتساب

محرک و محسن کے نام

جن کی تحریک پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمۃ للعالمین ﷺ کا کرم ہوا اور یہ تحفہ ملا۔

آپ ہیں صاحبزادہ محمد حفیظ البرکات شاہ جو اپنے بھائی محمد ابراہیم شاہ (میجر ریٹائرڈ) کے ساتھ مل کر ابلاغ و اشاعت اسلام کا گراں قدر فریضہ بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

فہرست مضامین

تمہید	13
عشق اہل بیت واصحاب رسول	20
گلشن محبت کے پھول	217
محبان رسول اللہ ﷺ	218
درود وسلام	266
نعت شریف	307
حسن کائنات وکائنات حسن (حلیہ مبارک سرکار دوعالم ﷺ)	352

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اِنۡ کَانَ اٰبَآؤُکُمۡ وَ اَبۡنَآؤُکُمۡ وَ اِخۡوَانُکُمۡ وَ اَزۡوَاجُکُمۡ وَ عَشِیۡرَتُکُمۡ وَ اَمۡوَالُ ۣ اقۡتَرَفۡتُمُوۡہَا وَ تِجَارَۃٌ تَخۡشَوۡنَ کَسَادَہَا وَ مَسٰکِنُ تَرۡضَوۡنَہَاۤ اَحَبَّ اِلَیۡکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ جِہَادٍ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰہُ بِاَمۡرِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ (التوبہ:24)

"(اے حبیب) آپ فرمایئے اگر ہیں تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ کاروبار اندیشہ کرتے ہو جس کے مندے کا اور وہ مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو زیادہ پیارے تمہیں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو انتظار کرو یہاں تک کہ لے آئے اللہ تعالیٰ اپنا حکم اور اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اس قوم کو جو نافرمان ہے۔" (جمال القرآن)

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (آل عمران:31)

"(اے محبوب) آپ فرمایئے (انہیں کہ) اگر تم (واقعی) محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری پیروی کرو (تب) محبت فرمانے لگے گا تم سے اللہ اور بخش دے گا تمہارے لئے تمہارے گناہ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔"

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ وَ مَنۡ تَوَلّٰی فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا (النساء:80)

"جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔" (جمال القرآن)

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی (الشوریٰ:23)

Marfat.com

"آپ فرمایئے میں نہیں مانگتا اس (دعوت حق) پر کوئی معاوضہ بجز قرابت کی محبت کے۔"

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُہُمْ (الاحزاب:6)

"نبی (کریم) مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں۔ اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔"

فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (النساء:65)

"پس (اے مصطفیٰ) تیرے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حاکم بنائیں آپ کو ہر اس جھگڑے میں جو پھوٹ پڑا ان کے درمیان پھر نہ پائیں اپنے نفسوں میں تنگی اس سے جو فیصلہ آپ نے کیا اور تسلیم کرلیں دل وجان سے۔"

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَہُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِہِمْ ۭ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا

(احزاب:36)

"اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار ہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی میں بہکا۔"

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْہَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ كَجَہْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

(الحجرات:2)

"اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔"

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَہُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ

Marfat.com

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (الحجرات:3)

''بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔''

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا (احزاب:57)

''بیشک جو لوگ ایذا پہنچاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اس نے تیار کر رکھا ہے ان کے لئے رسوا کن عذاب۔''

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الاعراف:157)

''پس جو لوگ ایمان لائے اس (نبی امی ﷺ) پر اور تعظیم کی آپ کی اور پیروی کی اس نور کی جو اتارا گیا آپ (ﷺ) کے ساتھ وہی کامیاب و کامران ہیں۔''

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰۗىِٕكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (المجادلہ:22)

''تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش

Marfat.com

فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے۔ سنتا ہے۔ اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔"

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ

(انفال:24)

"اے ایمان والو! لبیک کہو اللہ اور (اس کے) رسول کی پکار پر جب وہ رسول بلائے تمہیں اس امر کی طرف جو زندہ کرتا ہے تمہیں اور خوب جان لو کہ اللہ (کا حکم) حائل ہو جاتا ہے انسان اور اس کے دل (کے ارادوں) کے درمیان۔ بے شک اسی کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے۔"

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا

(الفتح:9)

"تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ٥

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک میں (اللہ کا رسول) ماں، باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا اور محبوب نہ ہوں اس وقت انسان مومن نہیں ہو سکتا۔"

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا۔ (المسلم کتاب الایمان)

"جو آدمی چاہتا ہے وہ ایمان کی حلاوت چکھے اس کی پہلی صفت یہ ہونی چاہئے کہ

Marfat.com

وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ہر شے سے بڑھ کر محبت کرے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

"صحابہ کو آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہ تھا"۔

اصحاب رسول کی محبت و تعظیم کا ایک مظاہرہ یہ بھی تھا کہ اپنے والدین اور اپنی جان کو حضور ﷺ پر فدا کرتے، مثلاً کہتے:

جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فِدَاکَ اَوْ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ۔

مجھے اللہ آپ ﷺ پر فدا فرمائے ہمارے والدین آپ ﷺ پر فدا ہوں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

رَحِبُوْا مُحَمَّدًا ﷺ فِیْ اَهْلِ بَيْتِهٖ۔ (البخاری، فضائل الصحابہ)

"حضور ﷺ کی اہل بیت سے محبت کیا کرو"۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ (البخاری، فضائل الصحابہ)

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ حضور ﷺ کے رشتہ دار مجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ محبوب ہیں"۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّابَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ۔ (البخاری فضائل الصحابہ)

"میرے صحابہ پر طعن نہ کرو اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ صحابہ سے ایک مد کیا اس کے نصف کو بھی نہیں پہنچتا"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

"جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ

Marfat.com

سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

سرکارِ دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

''ہر آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے''۔

تو قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔

حدیث مبارکہ بہ روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

مِنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ۔

''جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔

o حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ حلاوت ایمان سے لطف اندوز ہوگا۔

(1) اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

(2) اگر کسی سے محبت ہو تو صرف اللہ کے لئے ہو۔

(3) اور کفر پر رجوع ہونے کو اس طرح ناپسند جانے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو جانتا ہے۔

Marfat.com

تمہید

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو تخلیق فرمایا تو یہ احسن التخلیق ہے۔ کائنات کا حسن اور شاہکار کائنات بنایا۔ خالق کو اپنی حسین ترین تخلیق سے لامحالہ پیار ہوتا ہے۔ سب سے محبوب ہستی کائنات میں سرکار دو عالم سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین ہیں۔

خالق کائنات کی سب سے پیاری ہستی آپ ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ ''محمد'' (ﷺ) نام اللہ تعالیٰ کو اس قدر پیارا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی بخشش اس نام کے وسیلہ سے ہوئی۔ آپ ﷺ کی قسمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کھائی ہیں۔ شہر مکہ کا تقدس حضور پاک ﷺ کی ذات سے دوبالا ہوا۔

اور اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کی قسم کھائی اور وجہ آپ ﷺ کا وجود مبارک مکہ میں ہونا قرار پایا۔

تمام انبیاء سے وعدہ لیا کہ حضور پاک ﷺ کی آمد پر ان کی تصدیق اور مدد کرنی ہے۔ یہ میثاق اللہ تعالیٰ اور تمام انبیاء کے مابین ہوا۔ چنانچہ ہر نبی نے اپنی امت کو حضور اقدس ﷺ کی تصدیق اور مدد کی تلقین فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کو فرمایا میرے بعد ''احمد'' رحمۃ للعالمین تشریف لائیں گے۔

احادیث کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو شریعت محمدی کے پابند ہوں گے اور امام مہدی کی اقتدا میں نماز ادا فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضور پاک ﷺ کی عمر کی قسم کھائی ہے۔ ایک جگہ فرمایا آپ میری نگاہوں کے سامنے ہیں۔ کونسی شے ہے جو نگاہ باری تعالیٰ سے اوجھل ہے۔

یہ بات کہ تم میری نگاہوں میں ہو۔ آپ سے پیار ظاہر کرتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں کائنات کو پیدا نہ کرتا اگر آپ (ﷺ) کو پیدا نہ کرتا۔ لولاک کا

Marfat.com

پیدا کرنا آپ (ﷺ) کے وجود مبارک سے وابستہ ہے۔ سب سے پہلے آپ (ﷺ) کا نور پیدا کیا گیا۔ اس کے بعد آپ (ﷺ) کے نور سے تخلیق کائنات ہوئی۔ آپ (ﷺ) حسن کائنات ہیں اور کائنات حسن بھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ:

"میں اور میرے فرشتے نبی مکرم پر رحمتیں بھیجتے ہیں اے مومنو! تم بھی درود وسلام کے تحفے رحمۃ للعالمین کے لئے بھیجا کرو۔"

درود وسلام بھیجنے پر اللہ تعالیٰ بندہ کو رحمت اور مغفرت سے مالا مال کر دیتا ہے۔ پھر قرآن پاک میں فرمایا جس نے آپ ﷺ کی اتباع کی اس نے میری اتباع کی۔ آپ ﷺ کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔

بیعت الرضوان میں یہی کچھ تو ہوا۔ جس نے حضور پاک ﷺ سے پیار کیا، اللہ تعالیٰ کا پیارا ہو گیا اور اپنے پیار اور مغفرت کی شرط یہ رکھی کہ تم حضور پاک کی اتباع کرو تمہارے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا اور تمہیں محبوب بنا لے گا۔

محبوب الٰہی اور محبوب سبحانی حُبِ رسول کا کرشمہ ہیں۔ جس نے فلاح پائی آپ کی تابعداری میں پائی۔

"اسوۂ حسنہ" آپ کا طریقہ قرار پایا۔ راہ نجات صرف اور صرف آپ ﷺ کا راستہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کے جواب میں جبکہ مشرکین مکہ نے کہا کہ اگر قرآن سچا ہے اور پیغمبر سچا ہے تو ہم پر انکار کی وجہ سے عذاب جلد نازل ہو تو فرمایا آپ ﷺ کی موجودگی میں ان پر عذاب نہیں آئے گا۔ چنانچہ جونہی محبوب خدا ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لے گئے۔ سخت ترین قحط میں مبتلا ہوئے۔ مشرکین غزوات میں مارے گئے ان کے اموال بطور مال غنیمت تقسیم ہوئے۔ قیدی بنائے گئے ان کی جمعیت بکھر کر رہ گئی۔

قرآن پاک میں تمام انبیاء کو ان کے ناموں سے پکارا لیکن حضور اقدس ﷺ کو کبھی طٰہٰ کبھی یٰسین کبھی مزمل کبھی مدثر کہہ کر پکارا۔ رحمۃ للعالمین اور رؤف و رحیم کے خطابات دے

Marfat.com

کر رحمت کا مظہر بنایا۔

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ۔

''اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔''

جس ہستی کا رب کائنات ذکر بلند کرے اس کی رفعت شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ

''اے محبوب ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں''۔

جس ہستی کی خوبیاں اللہ تعالیٰ شمار کرائے اس خیر بیکراں و حسن کائنات کی صفات کون بیان کر سکتا ہے۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔

''اور بے شک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے حضور اقدس ﷺ کی صفات پوچھیں تو آپ نے فرمایا کہ تو مجھے دنیا کی نعمتوں کا شمار بتا۔ تو وہ شخص بولا کہ دنیا کی نعمتوں کا شمار نہیں ہے۔ تو پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تو قلیل کو شمار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو قلیل فرمایا ہے۔

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ۔

دنیا کی نعمتیں تو تو شمار نہیں کر سکتا جو قلیل ہیں اور مجھ سے حضور اقدس ﷺ کی صفات کا شمار پوچھتا ہے۔

جس کو اللہ تعالیٰ نے عظیم فرمایا ہے۔ میں حضور اقدس ﷺ کی صفات جو ان گنت ہیں کیسے شمار کر سکتا ہوں:

گنی نہ جائیں صفات جس کی

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَآءِ۔

''ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آپ کا منہ کرنا آسمان کی طرف''۔

جو آپ ﷺ کی پسند وہ ہماری پسند لہٰذا آج سے قبلہ بیت المقدس کی بجائے کعبہ ہو گا۔ شان محبوبیت کا اظہار ہے۔

Marfat.com

فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا۔

''پس آپ بلاشبہ ہماری نظروں میں ہیں۔) تیری صورت نگاہوں میں پھرتی رہے''۔

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔

''اور (اے محبوب) نہیں پھینکی آپ نے (وہ مشتِ خاک) جب آپ نے پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی''۔

اپنائیت کی شان ملاحظہ ہو:

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ (حدیث قدسی)

''(اے محبوب) اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا''

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی۔

''یقیناً ہر آنے والی گھڑی آپ کے لئے پہلی سے (بدرجہا) بہتر ہے''۔

آپ ﷺ کی ہر آن کی شان پہلی سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔

''اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے''

امت کو بخشوا کر ہی آپ ﷺ راضی ہوں گے۔ حضور پاک ﷺ کی شفاعت سے آخری گنہگار مومن دوزخ سے نکل کر بہشت میں داخل ہو جائے گا۔

○ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

''اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سراپا رحمت بنا کر سارے جہانوں کے لئے۔''

حضور کریم ﷺ نے فرمایا:

''اِنَّمَا اَنَا رَحْمَۃٌ مُّھْدَاۃٌ'' میں وہ رحمت ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو بطور تحفہ عطا فرمائی۔

جہاں جہاں رب کائنات کی ربوبیت وہاں وہاں رحمۃ للعالمین کی رحمت جلوہ نما ہے۔

عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ۔ تقسیم کرنے والا رحمۃ للعٰلمین۔

Marfat.com

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

''اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھے تھے اپنے آپ پر حاضر ہوتے آپ کے پاس اور مغفرت طلب کرتے اللہ تعالیٰ سے نیز مغفرت طلب کرتا ان کے لئے رسول (کریم) بھی تو وہ ضرور پاتے اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا نہایت رحم کرنے والا''۔

در رحمت رسول ﷺ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہے۔ بخشنے والا خود فرما رہا ہے گنہگارو! دربار رسالت میں پیش ہو کر اپنے گناہوں کی معافی کے لئے حضور اقدس ﷺ سے استدعا کرو کہ آپ ﷺ رب العالمین کی بارگاہ سے تمہارے لئے مغفرت مانگیں، تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو تمام انسانوں اور تمام زمانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا۔ پہلے انبیاء ومرسلین جس قدر بھی آئے مخصوص قوموں اور خطوں اور محدود زمانوں کے لئے آئے۔ دنیا کی اقوام وخطے ایک دوسرے سے جدا جدا تھے۔

عالمگیر اور ہمہ زماں پیغمبر سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات پاک ہے۔ جس کی بعثت کا احسان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (آل عمران:162)

''بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے''۔

یہ نعمت عظمیٰ انسان پر سب سے بڑے احسان سرکار دو عالم ﷺ کی صورت میں ملا۔

Marfat.com

اب کوئی انسان اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل نہیں کر سکتا جب تک رسالت مآب ﷺ کے دامن رحمت میں پناہ نہ لے۔ ذات وصفات باری تعالیٰ کی معرفت کہیں بھی انسان نہیں پا سکتا۔ دین میں حضور اقدس ﷺ کی ذات گرامی مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

آپ ﷺ کی ذات پر ایمان دین کی بنیاد ہے۔ ایمان کی بنیاد محبت رسول ﷺ ہے۔ عہد رسالت ظاہری حیات میں چلے جائیں۔ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان لانا رسالت مآب ﷺ پر ہی دین السلام میں داخل ہونا تھا۔

خدا کا پانا مصطفیٰ ﷺ کے پانے کے بغیر ناممکن ہے۔ واحد راستہ حضور ﷺ ہی ہیں۔ اصحاب الرسول رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ جس کا ثمرہ یہ ملا کہ سب سے بلند درجہ ولایت میں صحابیت کا ہے۔ جس صاحب ایمان کو حضور پاک ﷺ کی ظاہری حیات کا لمحہ بھر دیدار بھی میسر ہو گیا ہے وہ درجہ صحابیت پر فائز ہوا۔ اہل بیت اعلیٰ ترین درجۂ صحابیت پر فائز تھے کیونکہ ان کے شب و روز حضور پاک ﷺ کی صحبت میں بسر ہوتے تھے۔ اصحاب الرسول کو جو لمحات صحبت نبوی کے میسر ہوئے وہ انمول اور لازوال انعامات وعنایات خداوندی کا مظہر ہیں۔ محبت رسول اور عشق نبوی سے سرشار لمحات صراط مستقیم کی نشاندہی کرتے ہیں۔

یہ انعام یافتہ قدسی لوگ مومنین کے لئے مشعل راہ ہیں۔ کسی ایک کی پیروی اور اس سے وابستگی جنت میں لے جاتی ہے۔ اصحاب الرسول کا انداز زندگی اور طرز حیات صراط مستقیم کی ضمانت ہے۔ لہٰذا ان نور افشاں لمحات کا تذکرہ دین کی روح ہے۔ گلشن مصطفیٰ سے چند کلیاں چن کر بکھیر دی ہیں جن کی مہک سے اپنے قلوب کو معطر کر لو اور اپنا دامن محبت رسول ﷺ کے سدا بہار پھولوں سے بھر لو۔ ان پیکر مہر و وفا نے اسوہ حسنہ کے پھول چن کر اپنی زندگی میں وہ لازوال وابدی وسرمدی رنگ بھرا جو کبھی بھی ماند نہ ہوگا۔

"پس کیا مبارک ہیں وہ دل جنھوں نے اپنے عشق وشیفتگی کے لئے رب السموٰت والارض کے محبوب ﷺ کو چنا اور کیا پاک ومعطر ہیں وہ زبانیں جو سید المرسلین ورحمۃ للعالمین کی حمد، مدح وثنا میں زمزمہ سنج ہوئیں۔

Marfat.com

انہوں نے اپنے عشق و شیفتگی کے لئے اس کی محبوبیت کو دیکھا جسے خود خدا نے اپنی چاہتوں اور محبتوں سے ہمکنار کیا اور ان کی زبانوں نے اس کی مدح و ثنا کی جس کی مدح و ثنا میں خود خدا کی زبان اس کے ملائکہ اور قدسیوں کی زبان اور کائنات ارض کی تمام پاک روحوں اور سعد ہستیوں کی زبان ان کی شریک و ہم نوا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی مکرم ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ان پر صلوٰۃ و سلام بھیجو (بڑے ادب و محبت سے)''۔

بلا شبہ محبت نبوی اور عشق محمدی ﷺ کے یہ پاک ولولے اور یہ مخلصانہ ذوق و شوق تمہاری زندگی کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے اور تم اپنے ان پاک جذبات کی جتنی بھی حفاظت کرو کم ہے۔ تمہارا یہ عشق الٰہی ہے۔ تمہاری یہ محبت ربانی ہے۔ تمہاری یہ شیفتگی انسانی سعادات اور راست بازی کا سرچشمہ ہے۔ تم اس محمد ﷺ مقدس و مطہر سے محبت رکھتے ہو۔ جس کو تمام کائنات انسانی میں تمہارے خدا نے ہر طرح کی محبتوں اور ہر قسم کی محمودیوں کے لئے چن لیا اور محبوبیت عالم کا خلعت اعلیٰ صرف اسی کے وجود اقدس ﷺ پر راس آیا۔ کرۂ ارض کی سطح پر انسان کے لئے بڑی سے بڑی بات جو کہی جا سکتی ہے، زیادہ سے زیادہ عشق جو کیا جا سکتا ہے اعلیٰ سے اعلیٰ مدح و ثنا جو زبان پر آ سکتی ہے غرض انسان کی زبان انسان کے لئے جو کچھ کہہ سکتی ہے اور کر سکتی ہے وہ سب کا سب صرف اس انسان کامل و اکمل ﷺ کے لئے ہے اور اس کا مستحق اس کے سوا کوئی نہیں۔''

(رسالہ البلاغ جنوری 1916)

(مولانا ابوالکلام آزاد)

Marfat.com

اہل بیت واصحاب رسول

اہل بیت واصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین خوش نصیب انسان تھے جن کو موقعہ ملا کہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی حیات ظاہری میں حضور اقدس ﷺ کے دیدار اور صحبت سے فیض یاب ہوئے اور اظہار محبت کے وہ نمونے پیش کیے جو تا قیامت تمام اہل ایمان کے لئے مشعل راہ ہیں۔

اہل بیت واصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انداز فکر وعمل اگر کوئی مومن اپنا لے تو وہ مقصد حیات کو پالیتا ہے۔ عشق رسول اللہ کے نمونے اہل بیت واصحاب رسول کی صورت میں تاریخ کے صفحات پر درخشاں ہیں۔

عاشقانِ او زِ خوباں خوب تر
خوش تر و زیبا تر و محبوب تر

(علامہ محمد اقبال)

Marfat.com

فہرست

اہل بیت وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم

1۔ حضرت آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا
2۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
3۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔
4۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔
5۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔
6۔ اُم المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔
7۔ اُم المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا۔
8۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔
9۔ اُم المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا۔
10۔ اُم المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔
11۔ اُم المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا۔
12۔ اُم المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔
13۔ اُم المومنین حضرت جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا۔
14۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا۔
15۔ اُم المومنین حضرت میمونہ بنت حارث الہلالیہ رضی اللہ عنہا۔
16۔ حضرت زینب بنت رسول اللہ (ﷺ) رضی اللہ عنہا۔
17۔ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ (ﷺ) رضی اللہ عنہا۔
18۔ حضرت سیدہ اُم کلثوم بنت رسول اللہ (ﷺ) رضی اللہ عنہا۔
19۔ خاتون جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا۔

Marfat.com

20۔حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔

21۔حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ۔

22۔حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا۔

23۔حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا۔

24۔حضرت اُم ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا۔

25۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

26۔حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ۔

27۔حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ۔

28۔حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔

29۔حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ۔

30۔حضرت زید بن حارث بن شرجیل رضی اللہ عنہ۔

31۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

32۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔

33۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔

34۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ۔

35۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

36۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

37۔حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔

38۔حضرت ابومحمد عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

39۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

40۔حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ۔

41۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ۔

42۔حضرت طلحہ بن عبیداللہ القرشی التیمی رضی اللہ عنہ۔

۱۲۵۸۸۸

Marfat.com

43۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ۔

44۔ حضرت خبیب انصاری رضی اللہ عنہ۔

45۔ حضرت معاذ بن جبل الحضرمی رضی اللہ عنہ۔

46۔ حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ۔

47۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ۔

48۔ حضرت سعد بن عبادہ ساعدی انصاری رضی اللہ عنہ۔

49۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ۔

50۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ۔

51۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔

52۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔

53۔ حضرت حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ۔

54۔ حضرت ابوسعید سعد بن مالک خدری انصاری رضی اللہ عنہ۔

55۔ حضرت حنظلہ بن ربیع تمیمی رضی اللہ عنہ۔

56۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ۔

57۔ حضرت اسلم حبشی رضی اللہ عنہ۔

58۔ حضرت نعیم بن عبداللہ (بنوعدی) رضی اللہ عنہ۔

59۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ۔

60۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ۔

61۔ حضرت طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ۔

62۔ حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ۔

63۔ حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ۔

64۔ حضرت ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ۔

65۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

66۔حضرت ہشیم بن عتبہ رضی اللہ عنہ۔

67۔حضرت عامر بن ربیعہ الفقری رضی اللہ عنہ۔

68۔حضرت سہیل بن بیضاء فہری رضی اللہ عنہ۔

69۔حضرت اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا۔

70۔حضرت سعید بن یربوع مخزومی رضی اللہ عنہ۔

71۔حضرت مصیعب بن ابی فاطمہ الدوسی رضی اللہ عنہ۔

72۔حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ۔

73۔حضرت حنظلہ بن ابی عامر انصاری رضی اللہ عنہ۔

74۔حضرت عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ۔

75۔حضرت ابوسائب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ۔

76۔حضرت ہند بنت عمرو (بنت حرام السلمی) رضی اللہ عنہ۔

77۔حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ۔

78۔حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

79۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔

80۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ۔

81۔حضرت کعب بن زُہیر مزنی رضی اللہ عنہ۔

82۔حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ۔

83۔حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ۔

84۔حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ۔

85۔حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ۔

86۔حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ۔

87۔حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ۔

88۔حضرت شماس بن عثمان مخزومی رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

89۔حضرت خالد بن سعید اموی رضی اللہ عنہ۔

90۔حضرت سیدنا ابوسلمہ عبداللہ مخزومی رضی اللہ عنہ۔

91۔حضرت سیدنا ارقم بن ابی الارقم مخزومی رضی اللہ عنہ۔

92۔حضرت عبیدہ بن حارث مطلبی رضی اللہ عنہ۔

93۔حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ۔

94۔حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ۔

95۔حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ۔

96۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔

97۔حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ۔

98۔حضرت خزیمہ بن ثابت خطمی رضی اللہ عنہ۔

99۔حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ۔

100۔حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہ۔

101۔حضرت سلمہ بن اکوع اسلمی رضی اللہ عنہ۔

102۔حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ۔

103۔حضرت تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ۔

104۔حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ۔

105۔حضرت طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ۔

106۔حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ۔

107۔حضرت سعد الاسود رضی اللہ عنہ۔

108۔حضرت وہب بن قابوس رضی اللہ عنہ۔

109۔حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ۔

110۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ۔

111۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

112۔حضرت تمیم بن اوس رضی اللہ عنہ۔

113۔حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ۔

114۔حضرت بدیل رضی اللہ عنہ۔

حضرت آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا

نور مصطفیٰ آدم علیہ السلام سے منتقل ہوتا، پاک بطنوں سے گزرتا بالآخر حضور اقدس ﷺ کے والدین کریمین حضرت عبداللہ و آمنہ بی بی تک پہنچا۔ بہار کا مہینہ تھا۔ انسان پر سب سے بڑا احسان ہونے والا تھا۔ فضا معطر تھی۔ سہانی گھڑی پہنچ گئی۔ سحر کے وقت عالم شہادت میں نور مصطفیٰ کا ظہور ہوا اور کائنات بقعہ نور ہوگئی۔

دنیا کا سراج منیر طلوع ہو گیا۔ ظلمت نور میں بدل گئی۔ انسانیت کا شباب اور روحانیت کی بہار گلشن ہستی میں مہکنے لگی۔

آمد مصطفیٰ سے وہ گھڑی آ گئی جس کی وجہ سے تخلیق کائنات ہوئی تھی۔ مقصود کائنات حسن کائنات کے روپ میں جلوہ فگن ہوا۔ انسانیت کا چہرہ نکھر گیا۔ تکمیل ہوگئی۔ جمال اور کمال کی حد ہوگئی۔

محبوب رب کائنات رحمۃ للعالمین کی صورت میں ظہور پذیر ہوئے۔ عرش پر احمد اور فرش ارضی پر محمد کے جلوے۔ سب سے زیادہ حمد کرنے والا اور سب سے زیادہ تعریف کیا گیا۔ ربیع الاول میں جلوہ افروز ہوا۔ دوشنبہ کا روز برکت پا گیا۔

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنٍ
وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

(حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کبھی آنکھوں نے کوئی آپ ﷺ سے اچھا نہیں دیکھا
کسی آغوش مادر میں جمال ایسا نہیں اترا

Marfat.com

یہ پیکر آپ ﷺ کا ہر عیب سے ایسے مبرا ہے
بنایا رب نے گویا اس کو جیسے آپ ﷺ نے چاہا

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِیبِ عُنْصُرِهٖ
یَاطِیبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

(امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ)

''حضور نبی اکرم ﷺ کا زمانۂ ولادت آپ کے بہترین عنصر کے ساتھ ظاہر ہوا۔ سبحان اللہ! کیسی عمدہ ہے وہ ذات جس کا زمانہ ابتداء اور اختتام دونوں ہی بہت شاندار ہیں''۔

وَاَنْتَ کَمَا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَ
رْضُ وَضَائَتْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ

(حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اور آپ ﷺ جب پیدا ہوئے تو چمک اٹھی زمین اور روشن ہو گئے آفاق سماوی آپ ﷺ کے نور سے''۔

''رسول اللہ ﷺ بہ اعتبار حسب ونسب والد کی طرف سے بھی اور والدہ کی طرف سے بھی تمام اولاد آدم میں افضل واشرف تھے ﷺ'' (سیرت ابن ہشام)

حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب سے اولاد آدم کے سردار اللہ کے رسول ﷺ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب تولد ہوئے۔

صلوات اللہ وسلامہ ورحمتہ وبرکاتہ علیہ وعلی آلہ۔

آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ بنت وہب (بن عبدمناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر تھا۔) حضرت آمنہ کی والدہ کا نام برۃ بنت عبدالعزیٰ (بن عثمان بن عبدالدار بن قصی بن مرۃ بن کعب بن لوئی بن غالب

Marfat.com

بن فہر بن مالک بن نضر تھا)۔

(سیرت ابن ہشام)

"ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ دوشنبہ کا دن تھا اور صبح صادق کی ضیاء بار سہانی گھڑی تھی۔ رات کی بھیانک سیاہی چھٹ رہی تھی اور دن کا اجالا پھیلنے لگا تھا۔ جب مکہ کے سردار حضرت عبدالمطلب کی جوان سال بیوہ بہو کے حسرت و یاس کی تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے سادہ سے مکان میں ازلی سعادتوں اور ابدی مسرت کا نور چمکا۔" (ضیاء النبی از پیر محمد کرم شاہ)

حضرت بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ جس وقت محمد ﷺ متولد ہوئے اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ سجدے میں ہیں اور دونوں انگشتہائے مسبحہ آسمان کی جانب اٹھائے ہوئے اور تضرع کے مانند گریہ کناں ہیں۔" (مدارج نبوت جلد دوم صفحہ 22)

مبارک نسب نامہ

حضرت سیدنا محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصَیّ بن کلاب بن مرۃ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

احادیث صحیحہ میں یوں بھی آتا ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"کہ میں نے شب ولادت میں دیکھا کہ نور ظاہر ہوا۔ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے میں نے جنہیں دیکھا۔"

منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سات دن سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا دودھ نوش فرمایا اور چند دن ثویبہ کا دودھ پیا۔ اس کے بعد حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی۔ (مدارج نبوت)۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت حلیمہ سعدیہ مکہ مکرمہ میں سیدہ آمنہ کے پاس حضور ﷺ کو لے کر آئیں تو اس خیر و برکت کے پیش نظر جو آپ ﷺ کے قدم مبارک سے پہنچی تھی۔ ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کچھ عرصہ مزید حضور ﷺ ان کے پاس تشریف فرما رہیں۔

چنانچہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ چونکہ مکہ مکرمہ میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے

Marfat.com

میں انہیں اپنے قبیلہ میں واپس لئے جاتی ہوں۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اس پر راضی ہو گئیں۔ حلیمہ سعدیہ حضور ﷺ کو دوبارہ قبیلہ بنی سعد لے گئیں۔ اس مرتبہ دو یا تین سال یہاں رہے اور اسی دوران شق صدر کا واقعہ ہوا۔

حلیمہ سعدیہ کے بعد حضرت اُم ایمن نے حضور ﷺ کی حفاظت و پرورش کے فرائض انجام دیئے۔ ''مواہب لدنیہ'' سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا حضانت کے فرائض انجام دینا سیدہ آمنہ کی رحلت کے بعد تھا۔ حضرت اُم ایمن فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی حضور ﷺ کو بھوک و پیاس کی شکایت کرتے نہ دیکھا۔ جب صبح ہوتی تو ایک پیالہ زمزم کا نوش فرماتے اور شام تک کچھ طلب نہ کرتے۔ اکثر ایسا ہوا کہ دوپہر کے وقت کھانے کے لئے عرض کیا جاتا تو فرماتے مجھے کھانے کی رغبت نہیں ہے۔ (مدارج نبوت)

جب حضور اکرم ﷺ چار پانچ چھ یا سات سال کے ہوئے تو سیدہ آمنہ حضور ﷺ کو لے کر اُم ایمن کے ساتھ اپنے والد سے ملنے کے لئے قبیلہ بنی نجار مدینہ منورہ تشریف لے گئیں اور وہاں ایک مہینہ گزار کر مکہ مکرمہ کو واپس ہونے لگیں تو دوران سفر مقام ''ابواء'' میں انتقال فرمایا اور اسی جگہ دفن کی گئیں (ابواء مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ ان باتوں کو یاد کرتے تھے جو آپ ﷺ نے والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ کے قیام کے دوران مدینہ طیبہ میں دیکھی تھیں اور جب اس مکان کو ملاحظہ فرماتے جس میں سیدہ آمنہ نے اقامت فرمائی تھی تو فرماتے اس مکان میں میری والدہ ماجدہ نے قیام کیا تھا اور آنے جانے والے یہودی میری طرف دیکھ کر کہا کرتے یہ اس امت کا نبی ہے اور یہ شہر مدینہ ان کا مقام ہجرت ہے مجھے یہ سب باتیں یاد ہیں۔

ابونعیم زہری کی سند سے اسماء بنت جرہم سے روایت کرتے ہیں کہ اسماء بیان کرتی ہیں۔ میں اس وقت حضرت آمنہ کے پاس موجود تھی جس مرض میں انہوں نے وفات پائی۔ اس وقت حضور ﷺ پانچ سال کے بچے تھے اور اپنی والدہ کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے۔ سفر سے لوٹنے کے بعد حضرت عبدالمطلب نے غیبی اشارات کے بعد حضور

Marfat.com

اکرم ﷺ کے ساتھ دعائے استسقاء کی اور حضور ﷺ کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر بارش کی دعا مانگی تو خوب زور کی بارش ہوئی۔ جس سے کئی سالوں کی خشکی ناپید ہوگئی۔

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں، میں اس رات کعبہ میں تھا۔ میں نے بتوں کو دیکھا کہ سب بت اپنی اپنی جگہ سے سربسجود سر کے بل گر پڑے ہیں اور دیوار کعبہ سے یہ آواز آ رہی ہے:

''مصطفیٰ اور مختار پیدا ہوا۔ اس کے ہاتھ سے کفار ہلاک ہوں گے اور کعبہ بتوں کی عبادت سے پاک ہوگا اور وہ اللہ کی عبادت کا حکم دے گا جو حقیقی بادشاہ اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

آمنہ بی بی نے دنیا سے رخصت ہوتے اور اپنے نور نظر سے جدائی کے وقت اپنے فرزند کو دیکھا تو یہ اشعار پڑھے:

''میں نے جو خواب میں دیکھا ہے اگر وہ صحیح ہے تو آپ تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے جائیں گے حل اور حرام سب جگہ آپ نبی ہوں آپ کو اپنے باپ ابراہیم کے دین اسلام پر مبعوث کیا جائے گا۔ میں آپ کو بتوں سے خدا کا واسطہ دے کر روکتی ہوں کہ آپ دوسری قوموں کے ساتھ مل کر ان کی دوستی نہ کریں۔''

اس کے بعد آپ نے فرمایا:

''ہر زندہ موت کا مزہ چکھے گا۔ ہر نئی چیز پرانی ہو جائے گی اور ہر بڑی چیز فنا ہو جائے گی۔ میں تو مر رہی ہوں لیکن میرا ذکر ہمیشہ باقی رہے گا۔ میں نے ایک پاکباز بچہ جنا ہے۔''

حضرت آمنہ بی بی کا اکلوتا بیٹا اپنی شفیق والدہ کے سرہانے تشریف فرما یہ دل گداز منظر دیکھ رہا ہے۔ والد محترم ومکرم پہلے جا چکے ہیں اور اب آغوش مادر سے جدائی کا عظیم ترین صدمہ کم ترین عمر (بچپن) میں برداشت فرما رہے ہیں۔ رب العالمین نے رحمۃ للعالمین کو کن کن صبر آزما مراحل سے گزارا اور کائنات کے لئے مرہم بنا کر بھیجا۔

اس حادثہ نے عبدالمطلب کے دل میں آپ پر شفقت کا احساس اور بھی سوا کر دیا کہ

Marfat.com

جب سیدہ آمنہ آپ کو ہمراہ لے کر اپنے میکے قبیلہ بنی نجار میں لائیں اور اس سفر میں بی بی ایمن (کنیز) بھی ہمرکاب تھیں تو مدینہ پہنچ کر آپ کی والدہ نے پہلے آپ کو وہ مکان دکھایا جہاں آپ کے گرامی قدر والد نے داعی اجل کو لبیک کہا تھا۔ اس کے بعد ان کے مزار پر لے گئیں جس سے آپ کے دل میں پہلی مرتبہ اپنی یتیمی کا احساس موجزن ہوا۔ جناب آمنہ پہلے بھی آپ کے والد کے حالات اور موت کا سانحہ آپ کو سنایا کرتیں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے اس پہلے سفر کے واقعات صحابہ کرام کو اپنی زبان مبارک سے سنائے۔

(حیات محمد ﷺ از محمد حسین ہیکل)

والدین کو اولاد سے فطری محبت ہوتی ہے اور اولاد بھی والدین سے والہانہ محبت کرتی ہے۔ حضرت عبداللہ (والد گرامی) حضور اقدس ﷺ کے جلوہ افروز ہونے سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تھے مگر آپ ﷺ کے دل میں ان کی محبت عطر بیز رہی۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کے والد گرامی کو بھرپور حسن و جمال سے آراستہ کیا تھا اور سونے پہ سہاگہ نور مصطفیٰ کے جلوے حضرت عبداللہ کی شخصیت کو مزید دلربا بنا چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا کہ اپنا محبوب حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ بی بی کے نصیب ہو۔

آمنہ بی بی کے لعل بے مثل و مثال و حضرت عبداللہ کا نور نظر نور علی نور۔ اللہ کا احسان عظیم حسن کائنات و کائنات حسن رحمۃ للعالمین کے روپ میں جلوہ افروز ہوا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عاشق اول پروانہ رسالت مآب ابتدا سے حضور پاک ﷺ سے ایک گونہ محبت و وابستگی رکھتے تھے۔ قبل از اسلام دور میں حضور پاک ﷺ کی ذات مبارک ان کی محبوب شخصیت تھی۔

"ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قیام مکہ کے اس محلّہ میں تھا جہاں حضرت خدیجہ بنت خویلد اور دوسرے بڑے بڑے تاجر سکونت پذیر تھے اور جن کی تجارت یمن اور شام تک پھیلی ہوئی تھی۔ اسی محلے میں رہنے کے باعث رسول اللہ ﷺ سے ان کا رابطہ پیدا ہوا۔ اور دونوں

Marfat.com

ایک دوسرے کے گہرے دوست بن گئے۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کے بعد انہیں کے گھر منتقل ہو گئے تھے۔"

(ابوبکر، صدیق اکبر از محمد حسین ہیکل)

خود رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"میں نے جس کسی کو اسلام کی طرف بلایا اس نے کچھ نہ کچھ تردد اور ہچکچاہٹ کا اظہار کیا سوا ابوبکر بن ابی قحافہ کے۔ جب میں نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے بغیر کسی تامل کے فوراً میری آواز پر لبیک کہی۔" (ابوبکر، صدیق اکبر)

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے

دل مرتضیٰؓ سوز صدیق دے

(علامہ محمد اقبال)

"جب سے ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کر کے آپ کے دین میں داخل ہوئے اسی وقت سے ان کی رگ رگ میں ایمان رچ گیا تھا۔ تجارت، خاندان، خواہشات غرض دنیا کی کوئی چیز جو لوگوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتی ہو ان کی نظر میں اللہ اور اس کے رسول کے مقابلے میں بالکل ہیچ تھی۔ ان کا جسم دل و دماغ اور ان کی روح خالص اللہ اور اس کے رسول کے لئے تھی۔ یہی جذبہ ایمانی تھا۔ جس نے انہیں روحانیت کے اعلیٰ ترین مقام تک پہنچا کر صدیقین کے زمرے میں شامل کر دیا۔" (ابوبکر، صدیق اکبر)

آغاز اسلام میں مکہ مکرمہ میں جب کفار اور مشرکین کا زور تھا۔ ایذا رسانی کا معمول تھا۔ ایک روز بیت اللہ شریف میں جو کچھ ہوا۔ تاریخ کے اوراق میں یوں رقم ہے:

"بیت اللہ شریف میں جب کفار حضور اقدس ﷺ پر حملہ آور ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عتبہ بن ربیعہ نے اتنا پیٹا کہ چہرہ سوج گیا۔ مشرکین کو قبیلہ بنو تیم نے دور ہٹایا پھر ایک کپڑے میں آپ کو ڈالا اور اٹھا کر گھر لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس وقت حالت ایسی تھی کہ ان کو موت کے بارے میں کوئی شک ہی نہ تھا۔ کہیں دن کے آخری حصہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے۔

Marfat.com

انہوں نے پہلی بات یہ کہی ''رسول اللہ ﷺ کا کیا ہوا؟'' جب والدہ اُم الخیر کچھ کھانے پینے کے لئے اصرار کرنے لگیں تو حضرت ابوبکر بار بار کہتے ''رسول اللہ ﷺ کا کیا ہوا؟'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی اور عہد کیا کہ جب تک رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ جالوں اس وقت تک کچھ نہ کھاؤں پیوں گا۔ اُم الخیر اور اُم جمیل نے انتظار کیا جب رات کی چہل پہل کم ہوئی اور لوگ آرام کرنے لگے تو وہ دونوں خواتین اس حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر نکلیں کہ آپ رضی اللہ عنہ زخموں سے چور ان خواتین کے سہارے چل رہے تھے۔ یہاں تک کہ یہ قافلہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نیچے جھکے اور رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیا۔ مسلمان بے تابی سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف لپکے ان کی حالت دیکھ کر خود رسول اللہ ﷺ پر رقت طاری ہوگئی۔ اس عالم میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''میرے والدین آپ ﷺ پر نثار ہوں مجھے تو بس ذرا سی وہی تکلیف ہے جو اس فاسق نے میرے چہرے کو پہنچائی یہ میری والدہ ہیں۔ اپنے والدین سے حسن سلوک کرتی ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ آپ کی ذات بابرکت ہے آپ ﷺ انہیں اللہ کی طرف دعوت دیجئے اور اللہ سے ان کیلئے دعا فرمایئے۔ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ آگ سے انہیں نجات دے دے۔''

آنحضرت ﷺ نے دعا مانگی اور اُم الخیر مسلمان ہوگئی۔'' (ابوبکر صدیق اکبر)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ خود صحابی والدین صحابی۔ آپ کے صاحبزادے اور پوتے صحابی ہیں۔ چار پشت صحابیت کا درجہ آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ زہے نصیب۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کا لمحہ لمحہ حضور پاک ﷺ کے عشق میں بسر ہوا۔ بیت اللہ شریف سے مسجد نبوی تک اور غزوات میں قریب ترین، سفر ہجرت میں مشکل مقامات پر۔ مصائب کی گھڑیوں میں، ہر منزل و مقام پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہم رکاب رسالت مآب ﷺ رہے حتیٰ کہ وصال کے بعد گنبد خضریٰ کی رحمت بھری گھٹاؤں

Marfat.com

میں بھی ساتھ۔اور روز آخرت میں بھی ساتھ ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے اس سے پہلے معلوم نہ تھا کہ خوشی سے بھی آنسو آ جاتے ہیں۔اس روز میں نے دیکھا کہ جب حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ چلنے کی خوش خبری سنائی تو خوشی سے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

(سیرت ابن ہشام)

رفاقت رسول ﷺ کا شوق تھا ورنہ یہ سفر جان لیوا اور ہر وقت موت کا خطرہ لاحق تھا۔ یہ ہے عشق کہ جان کی پرواہ نہیں۔محبوب کا قرب نصیب رہے۔جب سفر شروع ہوا تو غار کی طرف جاتے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی حضور ﷺ کے آگے چلنے لگتے،کبھی پیچھے،کبھی دائیں اور کبھی بائیں۔حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ کیا معاملہ ہے؟انہوں نے گزارش کی۔یارسول اللہ ﷺ!یہ خیال آتا ہے کہ دشمن آگے گھاٹ میں نہ بیٹھا ہو تو آگے چلنے لگتا ہوں پھر خیال آتا ہے کہ تلاش میں کوئی پیچھے سے آ کر نقصان نہ پہنچائے تو پیچھے چلنے لگتا ہوں پھر چین نہیں آتا تو کبھی دائیں چلنے لگتا ہوں اور کبھی بائیں۔

پروانۂ رسالت شمع رسالت کا طواف کرتے کرتے حضور اقدس ﷺ کے نرم و نازک پاؤں مبارک سے خون رستا دیکھتے ہیں تو آپ ﷺ کو کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں اور غار تک لے آتے ہیں۔

جب وہاں پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں گزارش کی کہ پہلے اس کے اندر میں جاؤں گا کہ اگر اس میں کوئی اذیت والی چیز ہو تو آپ اس سے محفوظ رہیں۔

یارِ غار غار کے اندر گئے۔اس کا اچھی طرح جائزہ لیا۔اس میں سوراخ تھے آپ نے اپنا تہبند پھاڑ کر اس سے سوراخ بند کر دیئے مگر دو بچ رہے۔جن کے لئے کپڑا نہ تھا۔آپ نے اپنے دونوں پاؤں ان کے اوپر رکھ دیئے۔پھر حضور ﷺ کی خدمت میں گزارش کی کہ اندر تشریف لے آئیں۔حضور ﷺ اندر داخل ہو گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ران پر سر رکھ کر سو گئے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو کسی چیز نے ڈسا لیکن آپ نے اپنے

Marfat.com

پاؤں کو اس خیال سے بالکل حرکت نہ دی کہ اس سے حضور ﷺ کی نیند میں خلل آئے گا۔ شدت درد سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر حضور ﷺ کے رخسار مبارک پر گرے۔ آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور دریافت فرمایا کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کیا معاملہ ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کسی چیز نے ان کو ڈس لیا ہے۔ حضور ﷺ نے اپنا لعاب دہن اس جگہ لگایا تو درد جاتا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے سوراخ کی طرف پھونک ماری تو موذی چیز اندر ہی مرگئی۔ صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: کہ ابوبکر تمہاری تہبند کہاں ہے؟ انہوں نے اس کا معاملہ بتایا۔ حضور ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اے اللہ! قیامت کے دن ابوبکر کو بھی میرے ساتھ درجہ دینا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ یہ دعا قبول ہوگئی ہے۔

(حیات ابوبکر صدیق اکبر از الاثنا علی الطنطاوی سابق جج ہائی کورٹ دمشق)

تین دن، تین راتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایسی نصیب ہوئیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کا چہرہ انور تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عاشق صادق کی آنکھیں۔ اس فضیلت میں آپ کا کوئی شریک نہ ہے۔

واقعہ معراج ماورائے عقل واقعہ تھا۔ عاشق صادق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کفار نے بیان کیا تو کفار حیرت زدہ ہو گئے جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلاتردد تصدیق فرما دی۔ آپ کا ایمان لانا بھی بلاتردد تھا۔ تمام زندگی حضور اکرم ﷺ کے اشارہ کے منتظر رہے۔ قلب سلیم جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے کہ روز محشر نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے بلکہ قلب سلیم والا ہی بامراد ہوگا تو قلب سلیم کی علامت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾

(الشعرآء:88/89)

”جس دن (انسان کے) نہ مال کام آئے گا نہ اولاد مگر جو اللہ کے پاس (شرک و کفر سے) پاک دل لے کر آئے گا (سلامتی پایا ہوا قلب یا اسلام کی محبت سے

Marfat.com

معمور دل لے کر آئے گا اللہ اسے بخش دے گا۔)'' (فیوض القرآن)

غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک دفعہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر (اپنے پسر، جبکہ وہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے) کی زد میں آ گئے۔ عبدالرحمٰن ابن ابوبکرؓ جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ تھے۔ مسلمان ہوئے تو اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے۔ آپ جنگ بدر میں میرے نشانے کی زد میں آ گئے تھے لیکن میں ہٹ گیا اور آپ کو قتل نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تم میری زد میں آئے ہوتے تو میں نہ چھوڑتا۔''

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے پیار کی یہ کیفیت تھی کہ اپنے بیٹے کی محبت ان پر غالب نہ آئی۔ ایمان مکمل ہونے کی یہ ایک روشن نشانی ہے۔

صلح حدیبیہ میں شرائط صلح سے بظاہر کفار کی کامیابی ثابت ہوتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے اضطراب ہوا اور وہ جھپٹ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور فاروقی لہجے میں اپنا خیال ظاہر کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سن کر جواب دیا:

''آپ ﷺ کی رکاب تھامے رہو۔''

حضرت ابوبکر صدیق صدیقیت کے بلند و ارفع مقام پر فائز تھے۔ کبھی کسی معاملہ میں انہیں تردد نہیں ہوا۔ حضور پاک ﷺ کے عشق میں ڈوبے ہوئے تھے۔

حضرت سرور عالم ﷺ نے مسلمان دولتمندوں کو لشکر تبوک کی تیاری میں مدد دینے کی ترغیب فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود بیان کیا ہے کہ جس وقت لشکر تبوک کے انفاق (چندہ) کا ارشاد ہوا۔ اس وقت میں خوب مالدار تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ سکتا ہوں تو وہ یہی موقعہ ہے۔ گھر گیا اور بہت سامال لا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ فرمایا: عمر بال بچوں کے واسطے کیا چھوڑا؟ جواب دیا: اسی قدر۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا انفاق (چندہ) پیش کیا۔ استفسار ہوا۔ ابوبکر! بال بچوں کے لئے کیا رکھا۔ عرض کی:

اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

Marfat.com

"ان کے واسطے اللہ اور رسول رکھ لیا ہے۔(یعنی مال ظاہری کچھ نہیں چھوڑا)"

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کبھی بازی نہیں لے جاسکتا۔ (سیرۃ صدیق از محمد حبیب الرحمٰن خان شروانی)

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں یہ عرض کر رکھی تھی کہ میرے مال سے جب چاہیں لے کر مجھے نواز سکتے ہیں۔ چنانچہ حضور پاک ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف فرماتے۔ یہ محبت کی انتہا تھی۔

وصال رسول ﷺ کے موقع پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس سانحہ ہوش رُبا کی خبر سنی تو فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور مسجد کے دروازے پر پہنچ کر گھوڑے سے اتر کر سیدھے حجرہ مبارک میں پہنچے۔ چہرۂ انور سے بردیمانی ہٹا کر بوسہ دیا اور رو کر کہا:

"آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ کی حیات اور وفات دونوں پاک ہیں۔ جو موت آپ ﷺ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے لکھ دی تھی اس کا ذائقہ آپ نے چکھ لیا۔ اب اس کے بعد آپ ﷺ کبھی وفات نہ پائیں گے۔" (ایضاً)

بیماری کے دوران ہی میں ایک روز رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

"اللہ نے اپنے ایک بندے کو یہ حق دیا کہ خواہ وہ دنیا کو اختیار کرے خواہ آخرت کو لیکن اس نے آخرت میں اللہ کے قرب کو اختیار کیا۔"

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ رسول اللہ ﷺ خود اپنا ذکر فرما رہے ہیں۔ اس لئے زاروقطار رونے لگے یہاں تک کہ ہچکی بندھ گئی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ پر ہماری جانیں اور ہماری اولاد قربان ہو کیا ہم آپ کے بعد زندہ رہ سکیں گے؟

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:

"مسجد میں لوگوں کے گھروں کے جس قدر دروازے ہیں وہ بند کر دیئے جائیں سوا ابوبکر کے دروازے کے۔" پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

"میں نے اپنے صحابہ میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل کسی کو نہیں پایا اور اگر میں بندوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ لیکن ابوبکر سے میرا تعلق ہم نسبتی بھائی چارے اور ایمان کا ہے یہاں تک کہ اللہ ہمیں اپنے پاس اکٹھا کرے۔"

(ابوبکر صدیق اکبر)

وفات کے بعد حالت یہ ہوگئی تھی کہ زبان پر نام مبارک آیا اور آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ وفات نبی کے دوسرے برس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو ابھی اتنا ہی کہا تھا۔ "رسول اللہ ﷺ پہلے سال جب خطبہ دینے کھڑے ہوئے" کہ حضور ﷺ کی وفات کا سانحہ یاد آ گیا اور بلک بلک کر رونے لگے۔ سنبھل کر پھر خطبہ شروع کیا لیکن ہچکی بندھ گئی۔ آخر تیسری بار ضبط سے کام لے کر خطبہ تمام کیا۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج1 ص8)

ڈاکٹر طٰہٰ حسین اپنی کتاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں صفحہ نمبر 23,22 پر شخصیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر یوں تبصرہ کرتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ جب تک مکہ میں تشریف فرما رہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر صبح وشام تشریف لے جاتے تھے۔ اور پھر مکہ سے مدینہ جاتے وقت یعنی ہجرت کے انتہائی نازک اور کٹھن گھڑی میں آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو ہمسفری کا عظیم شرف بخشا۔ اس طرح آنحضرت ﷺ اپنے تمام معاملات میں (مشورہ کے لئے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو ترجیح دیتے تھے۔ ان سب باتوں کا وہی ایک جواب ہے یعنی یہ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں صدیقی صفات موجود تھے۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ظاہری حیات میں حضور اقدس ﷺ کے قریب

Marfat.com

رہے بعد وصال بھی یہ قرب برقرار رہا۔ گنبد خضرا کی رحمت بھری چھاؤں میں آسودہ حال ہیں۔

علامہ جامی قدس سرہ العزیز شواہد النبوت میں تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بوقت وفات وصیت فرمائی تھی کہ مرنے کے بعد میرا جنازہ تیار کر کے روضۂ اقدس کے سامنے رکھ دینا اور حضور سے حضور کے پہلو میں دفن کیے جانے کی اجازت چاہنا تو اگر روضۂ اقدس سے اجازت مرحمت ہو جائے تو مجھے میرے رسول کے پہلو میں دفن کر دینا بصورت دیگر مقابر مسلمین میں پہنچانا۔ جب حضور ﷺ سے اجازت طلب کی گئی تو روضۂ اقدس سے آواز آئی:

اَدْخِلُو الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ۔

"حبیب کو اس کے حبیب کے پاس آنے دو۔"

چنانچہ حضور ﷺ کی صریح اجازت کے بعد پہلوئے نبوت میں آپ کو دفن کیا گیا۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پروانہ رسالت مآب ﷺ تھے۔ آپ کی محبت رسول بلند ترین اور اتباع رسول درجۂ کمال کو پہنچ چکی تھی۔ علامہ اقبال نے عشق رسول صدیق اکبر کا اشارہ کیا:

معنیٔ حرفم کنی تحقیق اگر　　بنگری با دیدۂ صدیق اگر

قوت قلب و جگر گردد نبی　　از خدا محبوب تر گردد نبی

اسلام لانے سے پہلے ابوقحافہ (والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے بے ادبی کے الفاظ رسالت مآب ﷺ کے بارے کہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو زور سے دھکا دیا وہ نیچے گر گئے۔ حضور ﷺ نے پوچھا تو ابوبکر نے عرض کیا میرے آقا اس وقت میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اس کو قتل کر دیتا۔ بعد میں حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ مشرف باسلام ہو گئے تھے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ "کشف المحجوب" میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:

"صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی تعظیم آپ کے شایان شان کی۔ اپنا

Marfat.com

دل بجز خدا کسی چیز سے وا! سۃ نہ کیا اپنی نظر کو خلقت سے بچایا بقول کسے:

مَنْ نَظَرَ اِلَی الْخلقِ هَلکَ وَمَنْ رَجعَ اِلَی الْحَقِ مَلَکَ

''جس نے مخلوق کو دیکھا ہلاک ہوا اور جس نے حق کو دیکھا مالک ہوا''۔

کہ مخلوق کی طرف دیکھنا نشان ہلاکت ہے اور حق کی طرف دیکھنا نشان بادشاہت۔ اور صدیق اکبر کا متاع دنیا سے انقطاع یہ تھا کہ انہوں نے اپنا تمام مال و متاع راہ خدا میں دے دیا اور خود ایک کمبل اوڑھ کر حضور رسالت پناہ ﷺ میں آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: مَا خَلَّفْتَ لاَ هْلِکَ اپنے بال بچوں کے لئے کیا چھوڑا۔ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ کہا اللہ اور اس کا رسول۔ یعنی دو خزانے بے انتہا اور نہ ختم ہونے والے۔ پوچھا گیا۔ تو عرض کی خدا کی محبت اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی۔ جب دل صفات دنیا سے خالی ہو گیا۔ میں نے اس کی کثافت سے بھی ہاتھ دھو لئے۔''

بدر کے دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو للکارا اور حضور ﷺ سے جنگ کی اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کیا: دَعْنِیْ اَکُوْنُ فِی الرِّحْلَةِ الْاُوْلٰی۔ میرے آقا مجھے اجازت دیجئے تا کہ میں شہداء کے پہلے گروہ میں داخل ہو جاؤں۔ حبیب کبریا علیہ اطیب التحیۃ والثناء نے فرمایا:

مَتِّعْنَا بِنَفْسِکَ یَا اَبَابَکْرٍ مَاتَعْلَمُ اَنَّکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ۔

''اے ابوبکر ہمیں اپنی ذات سے فائدہ اٹھا لینے دے تو نہیں جانتا کہ تو میرے نزدیک میرے کان اور میری آنکھ کی طرح ہے۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کا محور ذات مصطفیٰ ﷺ تھی۔ سرکار دو عالم ﷺ جو بھی فرماتے آپ دل و جان سے قبول کرتے ذرا بھر تردد نہ ہوتا۔ انسانی عقل سے ماوراء فیصلے بھی آپ دل و جان سے قبول کرتے۔ حضور پاک ﷺ کی تعلیمات ہی کی روشنی میں اپنی زندگی بسر کی۔ منکرین زکوٰۃ کا مسئلہ آیا تو بلا تردد وہی موقف اختیار کیا بلکہ ڈٹ گئے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے وقت جو نظام نافذ تھا اس سے سر موانحراف نہ ہو گا۔ اس

Marfat.com

نازک مرحلہ پر بھی ذرہ بھر خوف زدہ نہ ہوئے۔ منکرین زکوٰۃ سے جہاد کیا اور دین کے ایک رکن کو منہدم ہونے سے بچا لیا۔ لشکر کا سالار اسامہ کو حضور پاک ﷺ فرما گئے تھے۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد کچھ لوگوں نے انتخاب سالار پر حرف زنی شروع کی اور لشکر کی روانگی پر بھی مختلف آراء ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ڈٹ گئے۔ رسالت مآب ﷺ کے فیصلے ہی ہمارا دین وایمان ہیں۔ لہٰذا فنا ہو جائیں گے لیکن کریں گے وہی جو حضور پاک ﷺ فرما گئے ہیں۔

عشق رسول میں سراپا ڈوبا ہوا صدیق ہر امتی کو سبق دے گیا۔ محبت رسول کا تقاضا اتباع رسول ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت رسول اللہ ﷺ کی چند جھلکیاں پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

حقیقت میں تو کسی کو یارا نہیں کہ سوز صدیق کماحقہٗ بیان کر سکے۔ شمع رسالت کا پروانہ قرآن حکیم اور صاحب قرآن کے مقرر کردہ معیار محبت پر پورا اترا۔ عملی زندگی میں محبت رسالت کے وہ رنگ بھرے جو تمام امت مسلمہ کے لئے نشان راہ بن گئے۔ عشق مصطفیٰ کا عملی مظاہرہ کر کے صدیقیت کا بلند ترین مقام حاصل کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت عشق رسول ﷺ کے حوالے سے ایک آئیڈیل (Ideal) ہے جو عملی صورت میں پیکر صدیق میں جلوہ گر ہوئی۔ آپ کا طرز حیات راہ مستقیم ہے جو انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے۔ یہ وہ مینارۂ نور ہے جس کی روشنی میں جنت کا جادہ ملتا ہے۔ صدیقیت کی چھاؤں میں جہنم کے شعلوں سے پناہ ملتی ہے اور بہشت کے باغوں میں بسیرا ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی۔ انسانیت کا بلند ترین مقام جو ایک امتی پاتا ہے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا طرز حیات اپنا کر قلب سلیم کا حامل ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

عمر بن خطاب سے فاروق اعظم عشق رسول کا فیضان تھا عمر بن خطاب تلوار لئے خاکم

Marfat.com

بدہن برے ارادے سے تیز تیز جا رہے تھے۔ راستہ میں کسی نے توجہ دلائی اپنے گھر کی خبر لے تیری بہن اور بہنوئی تو سرکار دو عالم کے شیدائی ہو چکے ہیں۔ چنانچہ سن کر آگ بگولہ ہو کر بہن اور بہنوئی کی خبر لی۔ لہولہان بہن نے کہا عمر تو جو بھی کر اب ہمارے دل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت نہیں نکل سکتی۔ ایمان نصیب ہو چکا ہے۔ اب جان تو جا سکتی ہے مگر ایمان نہیں جا سکتا۔ بہن کو خون میں رنگا دیکھ کر جوش ٹھنڈا ہوا۔ بولے مجھے وہ اوراق دکھاؤ جو تم پڑھ رہی تھیں۔ سورۂ طٰہٰ کی ابتدائی آیات تھیں۔ عمر کی کایا پلٹ گئی۔ مجھے رسول اللہ کے پاس لے چلو۔

ایک رات پہلے حضور سرور کائنات رحمۃ للعالمین نے دعا فرمائی۔

نافع نے ابن عمر اور ابن عمر نے رسالت مآب کے حوالے سے بیان کیا۔ پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت عمر کے لئے یہ دعا مانگی تھی:

"خداوند! ابوجہل بن ہشام اور عمر بن الخطاب دونوں میں جسے تو زیادہ عزیز رکھتا ہو۔ اس کے ذریعہ سے اسلام کی دستگیری فرما۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مرید نہیں مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مانگے گئے اور مل گئے۔ تاریخ شاہد ہے کہ غلبہ اسلام میں فاروق اعظم کا کتنا بڑا حصہ ہے۔

"میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔"

یہ کلمات سن کر حضور ﷺ نے نعرۂ تکبر بلند کیا اور صحابہ کرام نے اس زور سے تکبیر کے نعرے بلند کئے کہ جس کی آواز مسجد الحرام تک پہنچی مکہ کی زمین اور پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ آپ کا مسلمان ہونا اسلام کی فتح تھی۔

عشق رسول ابتدا سے آخری سانس تک راہنما رہا۔ بے خوف و خطر دنیا سے بے نیاز ایک ہی دھن قلب پر چھائی رہی کہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا محبوب رسول ناراض نہ ہو جائیں۔ خوف خدا اور عشق رسول کا سرمایہ راس دار العمل سے سرخرو ہو کر گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں میں محو استراحت ہوئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعا مانگا کرتے:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ

''یا اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول ﷺ کے شہر میں موت دیجیو۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سرور کائنات ﷺ سے تمام دنیا کی چیزوں بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت تھی۔ اس لئے وہ ہر وقت آپ کی حفاظت کے لئے ساتھ رہتے اور جب کبھی کوئی شخص سرور کائنات ﷺ سے گستاخانہ لہجہ میں یا بے ادبی سے بات کرتا یا تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتا تو آپ تلوار نکال کر رسول اللہ ﷺ سے کہتے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا سر قلم کردوں۔ چنانچہ ایک یہودی اور منافق کا آپس میں لین دین پر تنازعہ ہو گیا۔ یہودی حق پر تھا اس نے تجویز کی کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے فیصلہ کرا لیتے ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔

منافق نے سوچا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کفار پر بہت سخت ہیں۔ لہٰذا یہودی کو کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنا تنازعہ پیش کرتے ہیں۔ ان کا فیصلہ مجھے منظور ہو گا۔ یہودی مان گیا اور عمر فاروق کے پاس دونوں پہنچ گئے۔ دونوں کی باتیں سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے اور تلوار لے کر منافق کا سر قلم کر دیا اور فرمایا میرا فیصلہ تو یہ ہے۔

عہد رسالت میں ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ قریش کی چند عورتیں آپ کے پاس آ کر بیٹھ گئیں اور بلند آواز سے گفتگو کرنے لگیں۔ اتفاق سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے اور باہر سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضور ﷺ نے اجازت دی تو وہ عورتیں جلدی سے اٹھیں اور پردہ میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو حضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر تبسم تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! خدا آپ کو ہمیشہ ہنسائے کیا معاملہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان عورتوں پر مجھے تعجب ہوا۔ یہ یہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ تمہاری آواز سنتے ہی جلدی سے اٹھیں اور پردہ میں ہو گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں سے کہا: ''اے اپنی جان کی دشمنو!

Marfat.com

تم مجھ سے خوف کھاتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ عورتوں نے کہا:

بیشک۔ آپ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت طبیعت رکھتے ہیں۔

حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس رستہ پر تم چلتے ہو شیطان اس راہ پر قطعاً نہیں چل سکتا۔ وہ تم کو دیکھ کر دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے۔"

اہل بیت سے محبت بھی حضور پاک ﷺ کی محبت کا پرتو تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے باری تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی۔

غزوۂ احد، غزوہ حنین میں جب لشکر کفار کا زور بڑھا تو ان جانثاروں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر سرکار دو عالم ﷺ کی حفاظت میں سینہ سپر رہے تھے۔

حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں جب ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو حضور پاک ﷺ کا زہد دنیا دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور اجازت چاہی کہ تھوڑی سی آسائش کا سامان مہیا کر دیا جائے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ آخرت کی پائیدار نعمتیں دنیا کی فانی آسائشوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ قیصر و کسریٰ دنیا میں عیش کر لیں۔ آخرت میں محروم ہوں گے۔

ایک مرتبہ قریباً پچاس انصار و مہاجرین نے آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ حق تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قیصر و کسریٰ کے ممالک اور مشرق و مغرب کی ولایتیں فتح کرا دیں۔ عرب و عجم کے قاصد آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ وہ پیوند لگی کملی کو دیکھ کر آپ کے بارے میں کیا خیال کرتے ہوں گے۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا جائے کہ وہ عمدہ کپڑے پہنیں اور دستر خوان کو وسیع فرما دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بات چیت کے لئے منتخب کیا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کا مشورہ سن کر رو پڑے اور فرمایا:

میرے آقائے نامدار سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے کبھی

Marfat.com

گیہوں کی روٹی کی صورت نہ دیکھی، کبھی ان کو دونوں وقت کا کھانا میسر نہ ہوا۔ آپ ہمیشہ پھٹے پرانے کپڑے پہنتے۔ ان کا اون کا جبہ ایسا تھا جس کی سختی کی وجہ سے کئی دفعہ جسم مبارک چھیل جاتا تھا، کبھی گرم بستر پر نہیں سوئے۔ حالانکہ آپ ﷺ سراپا رحمت تھے مگر اس کے باوجود بھوک، بیداری، رکوع وسجود اور گریہ وزاری میں رات دن گزارتے تھے۔ اس لئے وہ (عمرؓ رضی اللہ عنہ) نہ اچھا کھانا کھائے گا اور نہ اچھا کپڑا پہنے گا۔ یہ تھی محبت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اور یہ تھا عشق رسول اللہ ﷺ سے محبوب کی ہر ادا پر مرمٹنا ان کا نصب العین تھا۔

جب حضور اقدس ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس صدمہ کو نہ برداشت کر سکے۔ پہلے تو تلوار سونت کر کھڑے ہو گئے کہ جو یہ بات کہے گا کہ حضور ﷺ رحلت فرما گئے ہیں۔ میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآنی آیات تلاوت فرما کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ڈھارس بندھائی تو آپ ﷺ کے وصال پر یقین آتے ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی والہانہ محبت اور عشق رسول ﷺ نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے گنبد خضراء کے سایہ میں آخری آرام گاہ کے لئے وہ جگہ مانگ لی جو اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عشق صادق کا صلہ اور حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بے مثال ایثار تھا کہ قرب رسالت بعد وصال بھی نصیب ہوا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حُبِ اللہ اور حُبِ رسول کی مثالی شخصیت تھی۔ قرآن پاک واحادیث پاک کی روشنی میں جو معیار محبت اللہ اور اس کے رسول کا ہے اس پر یقیناً پورے اترے۔ ایک قابل رشک عاشق رسول جس کی شان محبوبی قابل بیان نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان سے راضی اور وہ ان سے راضی۔ انسانیت کے بلند ترین مقام پر فائز تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پیکر حیا و وفا پر جب سخت آزمائش کا وقت آیا تو صحابہ کرام

Marfat.com

نے دو تجاویز پیش کیں۔ مدینہ منورہ چھوڑ دیں یا ایک حفاظتی دستہ شام سے مدینہ شریف بھیجا جائے۔ اس عاشق رسول نے دونوں تجاویز مسترد کر دیں۔ مدینہ منورہ تو کسی صورت چھوڑ نہیں سکتا۔ حفاظتی لشکر آئے گا تو کہیں اہل مدینہ کو اشیاء ضرورت کے حصول میں قلت کا سامنا نہ ہو جائے۔ یہ عاشقانہ فیصلے مصلحت اندیش انسان نہیں کر سکتے۔ جو دنیاداری کی عینک لگا کر جائزہ لیتے ہیں وہ سمجھ نہیں سکتے۔ عقل کی مصلحت اندیشی اور عشق کی جان نثاری کا فرق دل کا اندھا کیا جانے۔ مدینۃ الرسول کے آداب ملحوظ خاطر رہے۔ شہادت کا اعلیٰ مقام میسر ہوا۔

اس عاشق صادق کے انتظار میں محبوب خدا ہیں۔ بشارت ملی اور باغ باغ ہو گئے۔ قرآن پاک پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاک خون کے قطرے گرے جان دے دی مگر محبوب خدا ﷺ کے ادب واحترام کا پاس رکھا۔

ذوالنورین کا لقب حضور اقدس ﷺ سے والہانہ عشق کا ثمرہ ہے۔ جب اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری تیسری بیٹی بھی بغیر نکاح ہوتی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بیاہ دیتا۔ عزت افزائی کی حد ہے۔

صلح حدیبیہ کے مقام پر جب مکہ تشریف لے گئے تو مشرکین مکہ نے طواف کعبہ کی اجازت دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے طواف نہ کیا۔ بعد ہی کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمارے آقا حضور پاک ﷺ مقام حدیبیہ پر ہوں اور میں طواف کر لوں۔ ایک سال بھی مجھے قیام کرنا پڑے میں حضور اقدس ﷺ کے بغیر طواف نہیں کروں گا۔

یہ تھا عقیدہ جو اصحاب الرسول کا سرمایہ حیات تھا۔ یہ فہم دین ہمیں بھی نصیب ہو۔ یہ ادب، تعظیم، محبت رسول دین کی جان ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی تمام زندگی رسول اللہ ﷺ کی محبت اور اتباع میں بیت گئی۔ ایک دفعہ وضو فرمایا اور بغیر کسی سبب کے تبسم فرمایا تو کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا سرکار دو عالم ﷺ کو ایسا کرتے میں نے دیکھا تھا:

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

Marfat.com

مدینہ منورہ میں پانی کی قلت کے سبب حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو بیئر رومہ خریدتا ہے اور مسلمانوں کے لئے وقف کرتا ہے اسے جنت ملے گی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پیش قدمی کی اور 35 ہزار درہم میں اسے خرید کر وقف عام کر دیا۔

غزوۂ تبوک میں جو خدمت سر انجام دی اس کا ثمرہ حضور پاک ﷺ کا یہ ارشاد عالیہ ہے:

"اب آج کے بعد عثمان پر کوئی اور عمل لازم نہیں ہوگا۔"

یہ پیکر مہر و وفا ہر ہر قدم پر جنت خریدتے گئے۔

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اطلاع پہنچی کہ سامان خورد و نوش کی کمی ہو گئی ہے تو آپ نے کئی اونٹوں پر کھانے پینے کا سامان لادا اور قافلہ کی شکل میں ان کو روانہ کیا۔ آنحضرت ﷺ کو دور سے قافلہ کی سیاہی اس طرف آتی ہوئی نظر آئی تو اندازہ سے فرمایا:

"لو اے مسلمانو! سرخ اونٹ تمہارے لئے سامان رسد لا رہے ہیں۔"

اتنے میں اونٹوں کا یہ قافلہ پہنچ گیا۔ جب اونٹ حضور ﷺ کے سامنے بٹھائے گئے تو آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دعا کی:

"اے اللہ میں عثمان سے خوش ہوں تو بھی اس سے راضی رہ۔"

اللہ ان پر راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ تھا طرز حیات اصحاب رسول کا۔ محبت رسول اللہ سے سرشار کوئی موقعہ اللہ تعالیٰ کا رضا کا نہ گنواتے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

چشم علی وا ہوئی تو رخ مصطفیٰ پر نگاہ پڑی

وہ مبارک رُخ انور جس کی ایک ایک ادا پر کائنات رقصاں ہے وہ چہرۂ اقدس جس کے اوپر اٹھنے سے کعبہ قبلہ بنا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ تمام زندگی چہرہ اقدس کو تکتے رہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا: علی کیا آپ نے ہمیں دیکھا ہے؟ حضرت علی کرم

Marfat.com

اللہ وجہہ نے فرمایا: ہاں جی، دیکھا ہے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اب دیکھو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی اب دیکھا ہے۔

حجابات مزید سرکائے گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے معرفت رسول میں مزید ترقی فرمائی۔ حضور اقدس ﷺ کو ابوجہل اور ابولہب نہ دیکھ سکے۔ حضرات ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دیکھا اور شیدائی ہوئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ولادت سے ہی حضور اکرم ﷺ سے وابستہ ہوئے۔ کبھی حضور اقدس ﷺ ابوطالب کے گھر یعنی علی رضی اللہ عنہ کے گھر اور کبھی علی حضور اقدس ﷺ کے گھر اور کبھی جگر گوشۂ رسول خاتون جنت علی کے گھر۔ آج بھی وہ گھر جہاں علی رضی اللہ عنہ اور خاتون جنت رہے۔ گنبد اخضراء کی ٹھنڈی چھاؤں میں ضوفشاں ہے۔

ولادت سے شہادت تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی کا لحہ لحہ عشق رسول میں مہکتا رہا۔ ریاض جنت میں ستونِ علی گواہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضل ترین عبادت قرب رسول تھا۔ یہاں بیٹھ کر حضور پاک ﷺ کی پاسبانی فرماتے۔

ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اگر مجھے قدرت ہوتو تمام تر عبادت درود شریف پر ختم کرلوں۔ جس سے پیار ہوتا ہے اس کا ذکر زبان پر ہوتا ہے۔ عاشقان رسول درودوسلام اس لئے کثرت سے پڑھتے ہیں۔

ہجرت کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس جگہ سوئے جہاں حضور اقدس ﷺ آرام فرما ہوتے تھے۔ یہ موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا مگر حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے جانثاری اور بے خوفی کا اعلیٰ ترین مظاہرہ فرمایا۔

غزوۂ خیبر کے وقت سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا صبح علم اس کو دیا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ ورسول اللہ سے محبت ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کو اس سے محبت ہے۔ فتح خیبر اس کے ہاتھ سے ہوگی۔ اس اعلان کے بعد تمام رات اصحاب الرسول رضی اللہ عنہم بے چین اور بے تاب تھے کہ یہ سعادت ان کا نصیب ہو۔ صبح ہوتے ہی سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یاد فرمایا۔ آپ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔

Marfat.com

مبارک لعاب دہن چشم علی پر لگایا اور علم عطا فرمایا۔ خیبر شکن کی سعادت خدا کے محبوب کے محبوب کو ملی۔

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے والہانہ عشق کا ایک اور ثمرہ جو اصحاب الرسول کے لئے قابل رشک تھا۔ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا نکاح تھا۔ یہ انعام کسی بھی فضیلت سے کم نہ تھا۔ عاشق رسول کا ہر قدم اتباع رسول میں اٹھا۔ ایک روز محبوب خدا ﷺ درخت کے نیچے تشریف لے جاتے سر مبارک قدرے جھکا لیا کہ درخت کی ٹہنی نہ لگ جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے آ رہے تھے اگرچہ آپ کا قد مبارک کم تھا مگر آپ نے بھی سر جھکا لیا۔ اقتداء رسول میں، اتباع رسول میں، انداز محبت میں، ہر ادا پر فدا ہونا شیوہ اصحاب الرسول تھا۔

اسی لئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی میرے اصحاب کی پیروی کرے گا گمراہ نہیں ہوگا۔ یہ جادۂ حق اور راہ مستقیم کے درخشاں ستارے ہیں۔ انعام یافتہ لوگ جن کی پیروی کرنے والا یقیناً راہ راست پر ہے۔

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ظاہر آنکھ سے بطور صاحب ایمان دیکھا، پیروئ رسول کی۔ اہل بیت تو صحابیت کے اعلیٰ ترین مدارج پر فائز تھے کیونکہ ان کے تو لیل و نہار فیضان نبوت سے روشن تھے۔ زیارت رسول کا ایک لمحہ صحابیت کا درجہ عطا کرتا ہے۔ کجا وہ نفوس قدسیہ جن کا ایک لمحہ بھی دیدار رسول سے محروم نہ گیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اپنا فرمان ہے کہ قرآن پاک کی ہر آیت کا شان نزول جانتا ہوں۔ صاحب قرآن کا قرب وہ سعادت ہے۔ جو بندہ کو معبود کا محبوب بناتی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سرور کائنات ﷺ سے انتہا درجہ کا عشق تھا اور سرکار دو عالم ﷺ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حد درجہ محبت اور شفقت فرماتے تھے۔ ایک مثالی تعلق تھا۔ ولادت، بچپن، لڑکپن، جوانی اور پختہ عمر زیر تربیت رسول گزری۔ جو کام بھی آقا نے سپرد کیا بخوبی سرانجام دیا۔ تمام عمر حضور ﷺ کی رضا جوئی اور خوشنودی پر صرف کر دی۔ رنگ مصطفائی چڑھتا گیا بالآخر علی کا نام نور مصطفیٰ سے روشن ہو گیا۔ قیامت تک علی علی کا آوازہ بلند ہوتا رہے گا۔

Marfat.com

اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو یہ شرف حاصل ہے کہ بعثت سے پہلے آپ نے حضور پاک ﷺ کو پیغام نکاح بھیجا اور پچیس سال بلاشرکت غیرے بطور زوجہ طاہرہ ازدواجی زندگی گزاری۔ خدمت گزاری وجانثاری کی اعلیٰ ترین مثال قائم کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس مال و دولت سے نوازا تھا۔ وہ تمام رسول اللہ ﷺ کے مبارک قدموں پر نچھاور کر دیا۔ طاہرہ آپ کا لقب تھا۔ طہارت باطنی کی بناء پر امیر سرداران قریش کے پیغامات نکاح کو درخور اعتناء نہ سمجھ کر مسترد فرماتی رہیں۔ جب وہ گھڑی آئی جو سعادت دارین کی معراج تھی تو سرکار دو عالم ﷺ کو نکاح کا پیغام خود بھیجا۔ زہے نصیب زہے قسمت کہ سرکار دو عالم ﷺ نے قبول فرما کر خدیجۃ الکبریٰ کو وہ اعزاز بخشا کہ فرش سے عرش تک کسی کو یہ نعمت میسر نہ ہوئی۔ طاہرہ کے بطن سے گلشن رسول کے پھول مہکے جو ابد تک کائنات کو روشن کرتے رہیں گے۔

فخر موجودات سرور کائنات رحمۃ للعالمین ﷺ نے ایک روز فرمایا تھا جب دیگر لوگوں نے میری تکذیب کی خدیجہ نے میری تصدیق کی۔ اس نے زر و مال مجھ پر قربان کر دیا۔ جب دوسروں نے مجھے محروم رکھا اور اللہ نے اس کے بطن سے مجھے اولاد دی۔

حضور پاک ﷺ سے آپ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ آسودہ زندگی کو چھوڑ کر ایثار اور قربانی کو ترجیح دی۔ مال و دولت لٹا دیا۔ سکون و آرام نچھاور کر دیئے۔ شعب ابی طالب کی تین سالہ مصائب بھری زندگی کو صبر و استقامت سے برداشت کیا۔ حضور پاک ﷺ کے اظہار نبوت پر جو جو مصیبت کے پہاڑ آگرے ان کو خندہ پیشانی سے اٹھایا۔ چالیس سال کی عمر سے پینسٹھ سال کی عمر تک یعنی پچیس سال کی رفاقت رسول میں ایک لمحہ بھی حضور پاک ﷺ کی محبت سے خالی نہ گزرا۔ تمام تر زندگی حضور پاک ﷺ کے قدموں میں نثار کر دی۔ آپ ﷺ نے بھی کبھی بھی خدیجۃ الکبریٰ کو فراموش نہ کیا اور ہمیشہ محبت سے یاد فرماتے رہے۔ اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ کی زندگی ہر عورت کے لئے ایک مثالی زندگی ہے۔ جس نے بھی آپ کا طرز حیات اپنایا فوز عظیم کو پایا۔

Marfat.com

سیدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے محبوب کے بارے فکرمند رہتی تھیں اگر غیر معمولی دیر ہو جاتی تو فکرمند ہو جاتیں۔ ایک دفعہ حضور پاک ﷺ کو دیر ہوئی تو آپ تلاش میں نکلیں۔ راستے میں ایک شخص ملا اس سے حضور اکرم ﷺ کے متعلق دریافت کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ڈر گئیں کہ کہیں کوئی بدخواہ نہ ہو جو آپ ﷺ کو نقصان پہنچانا چاہتا ہو۔

اس واقعہ کا ذکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آقا و مولا ﷺ سے کیا، فرمایا:

''وہ جبریل تھے۔ مجھ سے کہہ گئے ہیں کہ تم کو ان کا سلام پہنچا دوں اور جنت میں ایسا گھر ملنے کی بشارت سنا دوں جو موتیوں سے بنا ہوگا۔ جس میں شور و شغب، محنت و تکلیف کا گزر نہ ہوگا۔''

اُم المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

فرمان نبی ﷺ:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔''

(مبشرات صحابیات از محمود احمد)

سودہ بنت زمعہ کے علاوہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھے یہ خیال نہیں ہوا کہ اس کے قالب میں میری روح ہوتی۔ (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

ازدواج مطہرات میں سب سے زیادہ دراز قامت جسے دیکھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کاش میری روح اس خوبصورت قالب میں ہوتی۔

ابتدائی مراحل میں اسلام قبول فرمایا۔ پہلا نکاح چچا کے بیٹے سکران بن عمرو سے ہوا۔ وہ فوت ہوا تو خواب میں حرم نبوی میں داخل ہونے کی بشارت مل گئی تھی۔ خواب میں اپنی گود میں چاند اترتے دیکھا۔

سخاوت کا یہ عالم تھا کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ درہم و دینار سے بھری ہوئی تھیلی بھیجی تو غرباء و مساکین میں تقسیم کر دی اور ایک درہم بھی اپنے پاس نہ رکھا۔ آپ کی طبیعت میں فیاضی اور سخاوت کا عنصر غالب تھا۔

حبشہ کی جانب ہجرت کی سعادت بھی حاصل کی۔ (نسائی، تحفة الاشراف،

Marfat.com

المواهب اللدنیه اور مجمع الزوائد میں منقول ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"ایک روز میں، سودہ بنت زمعہ اور رسول اقدس ﷺ ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کھانے کے لئے حریرہ تیار کیا ہوا تھا۔ سودہ سے کہا تم بھی کھاؤ۔ اس نے کھانے سے انکار کر دیا۔ میں نے ازراہ مذاق کہا کہ کھاؤ گی یا تمہارے منہ پر مل دوں۔ وہ خاموش بیٹھی رہی اور کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا۔ رسول اقدس ﷺ یہ منظر دیکھ کر محظوظ ہو رہے تھے میں نے پیالے سے تھوڑا سا حریرہ لیا اور اس کے منہ پر مل دیا۔ رسول اقدس ﷺ یہ دیکھ کر مسکرائے اور سودہ بنت زمعہ سے کہا تم بھی اس کے چہرے پر حریرہ مل کر اپنا بدلہ لو۔ اس نے بھی سرتاج کا حکم مان کر حریرہ میرے چہرے پر ملا۔ رسول اقدس ﷺ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا یہ رہا بدلہ۔ آپس میں اس قسم کا ہلکا پھلکا مذاق خوشگوار گھریلو ماحول کی علامت ہوتی ہے کیونکہ اس قسم کے مزاح سے ماحول میں چاشنی پیدا ہوتی ہے۔" (صحابیات مبشرات از محمود احمد غضنفر)

طبقات ابن سعد میں مذکور ہے کہ ایک روز حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کل رات میں نے آپ کے پیچھے نفلی نماز کی نیت باندھ لی تھی۔ آپ دیر تک رکوع میں رہے مجھے زیادہ دیر رکوع میں جھکے ہوئے یوں محسوس ہوا کہ جیسے ابھی ناک سے نکسیر پھوٹ نکلے گی۔ میں نے اس اندیشہ سے کہ کہیں خون کے قطرے نیچے گرنے نہ شروع ہو جائیں اپنی ناک کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ آپ یہ بات سن کر بے ساختہ ہنس پڑے۔ ازواج مطہرات گھریلو ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے بسا اوقات ایک دوسری سے ہنسی مذاق بھی کر لیا کرتی تھیں۔

جب حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے رسول اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے فتنہ دجال کے بارے سنا آپ دجال کے تذکرے سے بہت زیادہ خوف زدہ ہو جایا کرتی تھیں۔ تمام ازواج مطہرات کو ان کی عادت کا علم تھا۔ جونہی دجال کا تذکرہ ہوا بس حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت غیر ہو جاتی۔ ایک روز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے سامنے دجال کی آمد

Marfat.com

کا تذکرہ کر دیا۔ پھر کیا تھا کہ وہ سنتے ہی بھاگ کر ایک ایسے کمرے میں چھپ گئیں جو دھوئیں اور جالوں سے اٹا پڑا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر دونوں مسکرا رہی تھیں کہ رسول اقدس ﷺ تشریف لے آئے پوچھا کیوں مسکرا رہی ہو؟ بتایا یہ ماجرا ہے۔ سودہ اس کمرے میں ڈر کے مارے چھپی ہوئی ہے۔ رسول اقدس ﷺ نے اسے تسلی دی کہ باہر آ جاؤ کوئی دجال وغیرہ نہیں آتا۔ وہ آپ ﷺ کی آواز سن کر کمرے سے باہر آئیں اور خود بھی صورت حال معلوم ہونے پر مسکرانے لگیں۔ ایسا منظر اسی گھر میں دکھائی دیتا ہے جہاں رہنے والوں کے دل پاکیزہ اور صاف ہوں۔ باہمی تعلقات خوشگوار ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت، شفقت اور ہمدردی کا رویہ اختیار کیا ہوا ہو۔ (صحابیات مبشرات)

حج الوداع کے بعد حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا پھر کبھی حج کے لئے تشریف نہیں لے گئیں۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بھی ایسے ہی کیا۔ مستقل مدینہ میں رہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے دنیائے فانی سے کوچ کر جانے کے بعد ان دونوں نے سفر پر جانا ترک کر دیا تھا۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:

''میں نے حج بھی کر لیا ہے اور عمرہ کی سعادت بھی حاصل کر لی ہے۔ اب میں اپنے گھر میں رہوں گی۔ جیسا کہ اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ (احزاب:33)

''اپنے گھروں میں ٹھہری رہا کرو''۔

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے زندگی بھر اس حکم پر بڑی سختی سے عمل کیا۔

آپ کو پاکیزہ مذاق اور مزاح کا ملکہ قدرتی طور پر ودیعت ہوا تھا۔ اکثر آنحضرت ﷺ کو اپنی گفتار سے ہنسا دیتی تھی۔ (طبقات ابن سعد)

حضور اقدس ﷺ کی محبت اور اتباع اور آپ ﷺ کی خوشنودی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا مقصد حیات تھا۔

Marfat.com

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

جس طرح رسول اللہ ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت و الفت تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی آپ ﷺ سے ایسی شدید محبت تھی جو عشق کے درجہ تک پہنچی ہوئی تھی۔

رات کو جب کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیدار ہوتیں اور آپ ﷺ کو نہ پاتیں تو بے قرار ہو جاتیں۔ اس بیقراری کے عالم میں آپ ﷺ کو تلاش کرتیں۔ ایک مرتبہ بیدار ہوئیں تو آپ رضی اللہ عنہا کو نہ پایا دل میں خیال کیا کہ شاید آپ کسی اور بیوی کے ہاں تشریف لے گئے ہوں۔ اٹھ کر ادھر ادھر تلاش کرنے لگیں۔ دیکھا کہ آپ ﷺ تسبیح و مناجات میں مصروف ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی بدگمانی پر نادم اور پشیمان ہوئیں۔ اسی حالت میں بے اختیار زبان سے نکل گیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میں کس خیال میں ہوں اور آپ کس حالت میں ہیں۔ (نسائی)

اس طرح ایک بار آدھی رات کو آنکھ کھلی تو رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا۔ تلاش کرنے پر بھی نہ ملے آخر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تلاش کرتی ہوئی قبرستان تک پہنچ گئیں۔ دیکھا تو آپ ﷺ دعاء و استغفار میں مصروف ہیں۔ الٹے پاؤں واپس آئیں اور صبح کو آپ ﷺ کے سامنے رات کا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا رات کو کوئی چیز سامنے سے جاتی ہوئی معلوم ہوئی تھی۔ (نسائی)

رسول اللہ ﷺ اکثر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے زانوں پر سر رکھ کر سو جاتے تھے۔ ایک بار اس طرح آرام فرما رہے تھے کہ ایک خاص واقعہ سے متاثر ہو کر آپ کے والد مکرم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غصہ میں اندر تشریف لائے اور بیٹی کے پہلو میں کونچے دیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے صرف اس لئے حرکت نہیں کی کہ رسول اللہ ﷺ کے آرام میں خلل واقع ہوگا۔ (صحیح بخاری)

صدیقہ کائنات کو حضور نبی اکرم ﷺ سے انتہائی محبت تھی۔ سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جس حد تک اپنے آپ کو نبی علیہ السلام سے وابستہ کر لیا تھا۔ اس کی نظیر دوسری ازواج

Marfat.com

النبی میں نہیں پائی جاتی تھی۔ آپ حضور نبی کریم ﷺ کی حرکات وسکنات کا بغور جائزہ لیتی رہتی تھیں۔ اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات کو بغور سنتیں اور ان کے جزئیات تک پہنچنے کی کوشش فرماتیں۔

ایک دفعہ کسی شخص نے عرض کی کہ نبی علیہ السلام گفتگو کس طرح فرماتے تھے۔ حضرت سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور ﷺ تم لوگوں کی طرح باتیں نہ کیا کرتے تھے بلکہ اس طرح کلام کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص چاہتا تو بہ آسانی آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے الفاظ گن سکتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی ہر بات کا بغور مطالعہ فرمایا کرتی تھیں۔

ایک دفعہ جبکہ شدید گرمی کا موسم تھا اور آنحضرت ﷺ اپنی نعلین کی مرمت فرما رہے تھے۔ گرمی کی شدت سے جبیں مقدس سے پسینے کے قطرے بہہ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کاش عروہ (شاعر) اس حالت میں آپ ﷺ کو دیکھتے آپ ہو بہو ان اشعار کے مصداق ہیں۔

"اگر اہل مصر آپ کے حسن کا شہرہ سن لیتے تو یوسف کی خریداری کے لئے کبھی اپنی پونجی خرچ نہ کرتے۔"

اگر زلیخا کی سہیلیاں آپ کی منور پیشانی کا جلوہ دیکھ لیتیں تو ہاتھ کاٹنے کی بجائے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کو ترجیح دیتیں۔

ایک اور موقعہ پر حضرت صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا نے ابوبکر کے یہ اشعار خدمت میں پیش کئے جو شاعر نے اپنے محبوب بیٹے کی تعریف میں کہے تھے۔

"وہ اپنی ماں کے تمام عوارض شکم سے اور دودھ پلانے والی دایہ کی تمام بیماریوں سے پاک ہے اور جب اس کے چہرہ کی لکیروں کو دیکھو تو وہ برستے بادل کی چمکیلی بجلیوں کی طرح چمکتی ہوئی نظر آئیں۔"

یہ شعر پڑھ کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان اشعار کے حقیقی مستحق تو آپ ہیں۔

Marfat.com

حضور ﷺ یہ سن کر مسرور ہوئے اور حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کی پیشانی چوم لی۔
(صدیقہ کائنات، از فیض عالم صدیقی)

حضرت صدیقہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے ان گنت احسانات ہیں۔ ان میں سے بڑا احسان یہ ہے کہ حضور ﷺ نے میرے حجرے میں اور میری باری کے دن میرے سینے اور گردن کے درمیان وصال فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لعاب دہن اور حضور ﷺ کے لعاب دہن کو آپس میں ملا دیا وہ اس طرح کہ اس دن میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ میرے گھر آئے۔ ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ میں حضور ﷺ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ میں نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی طرف غور سے دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھ گئی کہ حضور ﷺ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ ارشاد ہو تو حضور ﷺ کے لئے عبدالرحمٰن سے مسواک لے لوں۔ آپ ﷺ نے سر مبارک سے اشارہ فرمایا۔ چنانچہ میں نے اپنے بھائی سے مسواک لی۔ میں نے دیکھا کہ وہ سخت تھی۔ میں نے عرض کی ارشاد ہو تو میں اس کو حضور ﷺ کے لئے نرم کر دوں؟ حضور انور ﷺ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا کہ ہاں۔ تو میں نے اس کو اپنے دانتوں میں چبا کر نرم کیا اور حضور ﷺ نے مسواک لے لی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کو حضور پاک ﷺ کی آخری آرام گاہ کا شرف حاصل ہوا۔

جن کپڑوں میں حضور پاک ﷺ نے وصال فرمایا تھا۔ ان کو آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے پاس محفوظ رکھ لیا تھا جب یاد محبوب ﷺ ستانے لگتی تو انہیں نکال کر محبت سے دیکھ لیتی تھیں۔ ایک دن انہوں نے صحابی رسول ﷺ کو ایک یمنی تہبند اور ایک کمبل دکھا کر فرمایا:

"اللہ کی قسم میرے حضور ﷺ نے انہی کپڑوں میں داعی اجل کو لبیک کہا تھا۔"

ان کپڑوں کے علاوہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک جبہ مبارک بھی محفوظ تھا جسے تبرکاً بڑا سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ جب اسے دیکھتی تھیں تو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بسر کیے ہوئے ایام کی یادیں تازہ ہو جاتی تھیں۔

Marfat.com

جب حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو یہ جبہ مبارک حضرت سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لے لیا اور اپنے پاس محفوظ رکھ لیا۔ چنانچہ جب کوئی شخص ان کے خاندان میں بیمار ہوتا تھا تو شفا حاصل کرنے کے لئے اس کو دھو کر اس کا پانی پلاتی تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فیضان امت یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ کی 2210 احادیث مبارکہ روایت فرمائیں۔

اُم المومنین سیدہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا

ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام رسول اقدس ﷺ کے پاس تشریف لائے اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے ارشاد فرمایا یہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی اور عبادت گزار خاتون ہے اور یہ جنت میں بھی آپ کی بیوی ہوگی۔" (مستدرک للحاکم 15/4)

وہ خوش اطوار خوش خصال خاتون جس کی عظمت و اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ "ازواج مطہرات میں صرف حفصہ ہی ایک ایسی خوش نصیب خاتون تھی جو کبھی کبھار میرے مقابلہ میں آتی۔"

عابدہ، زاہدہ، قاریہ، ادیبہ، زود فہم، صاف گو۔

مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ خاوند خنیس بن خذامہ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت خنیس رضی اللہ عنہ دونوں میاں بیوی راضی خوشی مدینہ منورہ میں زندگی بسر کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور ہونے لگے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے خاص طور پر یہ التزام کیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام جو قرآنی آیات لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لاتے یہ انہیں سن کر زبانی یاد کر لیتیں اور آیات کے معانی و مطالب پر خوب غور و خوض کرتیں۔

لشکر اسلام غزوہ بدر میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ چچا زید بن خطاب، تین ماموں اور ماموں زاد بھائی اور ان کے خاوند خنیس بن خذافہ شریک تھے۔ بڑی بہادری سے لڑے، شدید زخمی ہوئے اور چند روز بعد مدینہ منورہ میں شہادت عظمیٰ کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوئے۔

Marfat.com

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ تھا لیکن اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھتے ہوئے کمال صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا اور اسے قضا وقدر کا معاملہ گردانتے ہوئے ہمہ تن اللہ کی عبادت میں مصروف ہوگئیں۔ کثرت تلاوت اور کثرت صیام کو اپنا معمول بنالیا تھا۔

ان مقدس نفوس کا مرنا جینا اسلام کے لئے تھا۔ نخل اسلام کو اپنے اور اپنے عزیز و اقارب کے خون سے سینچا۔ دنیا میں رہ کر دنیا سے بے نیاز اور آخرت سنوارنے کی دھن لگی رہی۔ محور حیات اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی رضا جوئی تھا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو حرم نبوی میں داخل ہونے کا اعزاز وشرف اس طرح حاصل ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے بات کرنے کے بعد یہ شکایت لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ساری صورتحال سے آپ کو آگاہ کیا۔

آپ ﷺ نے پوری داستان سننے کے بعد مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"عمر گھبراؤ نہیں۔ غم نہ کرو۔ پریشان نہ ہو۔ حفصہ سے شادی وہ کرے گا جو عثمان سے بہتر ہے اور عثمان کی شادی اس سے ہوگی جو حفصہ سے بہتر ہے۔"

شاہ امم سلطان مدینہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ بات سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خوش بھی ہوئے اور حیران بھی۔

پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح حضور پاک کی صاحبزادی اُم کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہوا پھر اس کے بعد اُم المومنین کا درجہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو عطا ہوا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہا نے اپنی بیٹی کو یہ نصیحت کر کے رخصت کیا کہ بیٹی دیکھنا کسی طرح بھی عائشہ سے مقابلہ نہ کرنا۔ وہ تجھ سے کہیں بہتر ہے۔ میری اس بات کو پلے باندھ لینا۔ عائشہ کی دل سے قدر کرنا۔ دیکھنا میری یہ بات بھلا نہ دینا۔

حضور پاک ﷺ کے ادب کے لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کو تلقین کرتے کہ ہمیشہ ادب، احترام، اطاعت گزاری اور سلیقہ شعاری کو ملحوظ خاطر رکھنا۔

آپ نے تمام زندگی حضور پاک ﷺ کی محبت اور اتباع میں بسر فرمائی۔ وفات کے

Marfat.com

وقت بھی روزہ تھا۔

اُم المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

حضرت زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا کا خاوند عبداللہ بن جحش جب غزوہ احد میں شہید ہوا تو ان کے دل پر غم کے بادل چھا گئے اور انہوں نے اپنا وقت عبادت و ذکر الٰہی میں صرف کرنا شروع کر دیا۔

حضور پاک ﷺ نے ان کو پیغام نکاح بھیجا تو ان کی خوشی کی انتہا ہو گئی۔ اُم المساکین لقب تھا۔ خیرات اور غریب پروری میں کمال حاصل تھا۔ وہ مساکین کو کثرت سے کھانا کھلانے کی شائق تھیں۔

آنحضرت ﷺ کی زندگی میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد یہی ایک بی بی تھیں جنہوں نے وفات پائی۔ حضور ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھی اور وہ جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا چونکہ بیعت رضوان میں شامل تھیں اس لئے جنت کی مستحق ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔
(فرمان نبی ﷺ)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد ابوامیہ بن عبداللہ بہت مالدار اور سخی انسان تھے۔ پہلا نکاح عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی سے ہوا۔ جس کی کنیت ابوسلمہ تھی جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی برہ بنت عبدالمطلب کا بیٹا تھا۔ شجاعت، سخاوت اور صبر و تحمل کا پیکر تھا۔ ان سے پہلے صرف دس افراد نے اسلام قبول کیا۔ رضاعی بھائی ہونے کا شرف حاصل تھا۔

حبشہ ہجرت کی۔ پھر مدینہ منورہ کی ہجرت کا شرف حاصل ہوا۔ خاوند، بیٹا سے جدا کر دی گئیں۔ ظلم ہوا، خاوند کے مدینہ شریف جاتے وقت اُم سلمہ اور اس کے بیٹے سلمہ کو چھین لیا گیا۔ اُم سلمہ اور سلمہ کو بھی جدا کر دیا گیا۔

Marfat.com

پورا ایک سال آپ روزانہ صبح ٹیلہ پر جا کر بیٹھ جاتیں اور رو رو کر اپنے اہل خانہ کی جدائی میں وقت گزارتیں آخر کار اہل قصبہ کو ترس آ گیا۔ لڑکا بھی واپس مل گیا۔

آپ تنہا مدینہ منورہ روانہ ہوئیں۔ عثمان بن طلحہ نے آپ کو مدینہ منورہ پہنچایا۔

غزوۂ احد میں ان کے خاوند زخمی ہوئے بعد ازاں شہید ہو گئے۔

آخر وقت ابو سلمہ نے دعا کی:

''الٰہی میرے بعد اہل خانہ کو میرا نعم البدل عطا کرنا۔''

پھر یہ دعا کی:

''الٰہی میرے بعد اُم سلمہ کو ایسا خاوند عطا کرنا جو مجھ سے بہتر ہو۔ جو اسے نہ کوئی غم دے اور نہ ہی تکلیف۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے ان کی آنکھیں بند کیں۔

پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیغام نکاح آیا۔ اُم سلمہ نے منظور نہ کیا۔ حضور پاک ﷺ کے پیغام نکاح پر اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں ایک غیرت منداور غصے والی عورت ہوں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی گستاخی نہ ہو جائے اور میرے جملہ نیک اعمال ضائع ہو جائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک عمر رسیدہ عورت ہوں اور تیسری بات یہ ہے کہ میں کثرت اولاد والی ہوں۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

''جہاں تک تیرے غصے کا تعلق ہے۔ میں دعا کروں گا تیرا غصہ جاتا رہے گا۔ جہاں تک تیرے عمر رسیدہ ہونے کا تعلق ہے۔ میں بھی تیری طرح عمر رسیدہ ہوں۔ تیسری بات اولاد زیادہ ہونے کی۔ میں نے اس لئے پیغام نکاح بھیجا ہے کہ بچوں کی کفالت اپنے ذمے لے کر تمہارا ہاتھ بٹایا جائے۔''

یہ جواب سن کر اُم سلمہ بے حد مسرور ہوئیں۔ آپ کے حبالہ عقد میں آنے کا، اُم المومنین بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔

فرماتی تھیں کہ:

Marfat.com

''اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا۔''

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا حسن و جمال اور علم وفضل کے اعتبار سے ممتاز حیثیت کی حامل تھیں۔ بہت زیرک اور دانشور خاتون تھیں انہیں لکھنا بھی آتا تھا۔

انہیں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

(الاحزاب:33)

نازل ہوئی تو آپ ﷺ اس وقت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف فرما تھے۔

سورۂ توبہ کی آیات توبہ جس سے کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارۃ بن الربیع کی توبہ قبول ہوئی۔ بھی حجرہ اُم سلمہ میں نازل ہوئیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مصروف گفتگو ہیں۔ میں زیارت کے لئے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ دحیہ کلبی سے باتیں کر رہے ہیں اور اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بھی وہاں تشریف فرما ہیں۔ جب باتیں ختم ہوئیں تو رسول اقدس ﷺ نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جانتی ہو یہ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ آپ ﷺ کے جان نثار صحابی دحیہ کلبی ہیں۔ آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ جبریل علیہ السلام دحیہ کلبی کے روپ میں تشریف لائے ہیں۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو دینی علوم میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ تین سو ستاسی احادیث رسول زبانی یاد تھیں۔ رضاعت اور طلاق کے مسائل پر ان کی گہری نظر تھی۔ جن صحابہ کرام کا فتویٰ چلتا تھا ان میں سرفہرست اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا نام آتا ہے۔

اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فصاحت و بلاغت میں بھی اعلیٰ مقام پر فائز تھیں۔ بہت سے صحابہ کرام اور تابعین نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

Marfat.com

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے لمبی عمر پائی۔ خلافت راشدہ کا پورا دوران کی نظروں کے سامنے گزرا۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ میری نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔ چنانچہ انہوں نے پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

آپ نے تمام عمر آپ کی محبت، ادب اور اتباع میں گزار دی۔ حدیث پاک کا بے حد شوق تھا۔ ایک روز بیٹھی بال گندھوا رہی تھیں کہ ہادی برحق ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے مسجد نبوی میں کھڑے ہوئے۔ جب آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا "یاایھا الناس" تو سیدہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فوراً بال باندھ کر اٹھ کھڑی ہوئیں اور بڑے ادب و پیار سے بحالت قیام سارا خطبہ مبارک سنا۔

جب رسالت مآب ﷺ استراحت فرما ہوتے تو سیدہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بڑی محبت سے اپنے محبوب آقا و شوہر ﷺ کی جبیں انور سے پسینہ مبارک پونچھ کر ایک شیشی میں محفوظ کر لیا کرتی تھیں۔

ایک روز کسی لڑکی کی شادی تھی۔ جب اس کو سیدہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے شیشی میں سے تھوڑا سا پسینہ مبارک نکال کر اس لڑکی کے بدن پر لگایا۔ جب تک وہ لڑکی بقید حیات رہی خوشبو اس کے بدن سے نہ گئی اور پھر جب اس کے بطن سے ایک لڑکی نے جنم لیا تو اس نوزائیدہ میں بھی وہی خوشبو تھی حتیٰ کہ اس کی ساری اولاد میں یہ خوشبو قائم رہی۔ اس لئے اس خاندان کا نام عطار پڑ گیا۔

ایک مرتبہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو محبوب رب ودود ﷺ کے چند موئے مبارک مل گئے۔ انہیں چاندی کی ڈبیہ میں بڑی محبت و پیار سے سنبھال کر رکھ لیا۔ بروایت صحیح بخاری شریف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف یا بیماری لاحق ہوتی تو پانی کا بھرا پیالہ لے کر وہ اُم المومنین رضی اللہ عنہا کے در اقدس پر حاضر ہوتا۔ آپ رضی اللہ عنہا موئے مبارک کو ڈبیہ سے نکال کر پانی میں ملا دیتی تھیں لہٰذا ان کی برکات سے تکلیف رفع ہو جاتی تھی۔

وقت وصال نبی پاک ﷺ وفور محبت و عشق سے اپنا ہاتھ حضور اکرم ﷺ کے سینہ

Marfat.com

مبارک پر رکھ دیا۔ اس کے بعد کئی جمعے گزر گئے۔ آپ رضی اللہ عنہا کھانا پکاتیں، وضو کرتیں مگر ہاتھ سے اس دن کی خوشبو نہ گئی۔ یہ خوشبو اور محبوب ﷺ کی یادوں کی خوشبو تمام عمر آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رہی۔

اُم المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ازواج مطہرات کو یہ بات بتائی کہ تم میں سب سے پہلے مجھے آخرت میں وہ ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہیں۔

آپ ﷺ کے وصال کے بعد ازواج مطہرات میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا سب سے پہلے فوت ہوئیں اور خلد بریں جنت الفردوس کی مہمان بنیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سخاوت و فیاضی میں یدطولیٰ رکھتی تھیں۔ سخاوت کو لمبے ہاتھوں سے تعبیر کیا گیا ہے۔

پہلا نکاح حضرت زید بن حارثہ سے ہوا۔ پہلے نکاح سے غلامی کو مساوات کا درجہ ملا بلکہ اعزاز ملا۔

دوسرا نکاح سید المرسلین ﷺ سے وحی الٰہی کی بنیاد پر ہوا۔ یہ بہت بڑی فضیلت تھی۔

دوسرے نکاح سے ایک غلط رسم ختم ہوئی۔ متبنیٰ کو حقیقی بیٹا کا درجہ دیا جاتا تھا۔ اس نکاح سے وہ غلط بات ختم ہوئی۔

نیک خو، عبادت گزار، شب زندہ دار، متقی، اللہ کی رضا جو حضرت ابوسلمہ نے ان کے متعلق فرمایا: كَانَتْ زَيْنَبُ صَالِحَةً صَوَّامَةً، قَوَّامَةً۔

زینب نیک خصلت، کثرت سے روزے رکھنے والی، کثرت سے نماز پڑھنے والی۔

رسول اقدس ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا زینب خوف خدا کی خوگر، طبعاً تواضع اور انکساری اور عاجزی کا پیکر، مساکین و غرباء اور فقراء کی مربی اور محسن ہے۔ جسے لسانِ رسالت سے جنت کی بشارت ملی۔

حسن و جمال، عقل و دانش، فہم و فراست کے اعتبار سے قریشی خواتین میں قابل رشک مقام پر فائز تھیں۔ حبشہ ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔

Marfat.com

قرآن پاک نے فرمایا:

یَانِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔

''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں جیسی نہیں ہو۔''

اُم المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر کے ایک کونے میں چھوٹی سی ایک مسجد بنا رکھی تھی۔ جس میں وہ اکثر اوقات عبادت میں مصروف رہتیں۔ گاہے بگاہے رسول اقدس ﷺ بھی اس مسجد میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا معمول یہ تھا کہ کوئی کام کرنے سے پہلے استخارہ ضرور کیا کرتی تھیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

اُم المومنین حضرت جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا

اُم المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا اکثر اوقات عبادت اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتیں۔ انہوں نے اپنے گھر میں ایک جگہ عبادت کے لئے مخصوص کر رکھی تھی۔ ایک دفعہ رسول اقدس ﷺ نے انہیں وہاں صبح کے وقت ذکر الٰہی میں منہمک بیٹھے دیکھا۔ آپ ﷺ دوپہر کو تشریف لائے تو وہ اسی طرح مراقبے میں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا صبح سے اسی حالت میں بیٹھی ہو۔ کہا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے چند کلمات سکھاؤں تم وہ کہہ لیا کرو تمہارے لئے کافی ہوں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِهٖ تین مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَا نَفْسِهٖ تین مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَةَ عَرْشِهٖ تین مرتبہ

سبحان اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاته تین مرتبہ (مسلم شریف/ابوداؤد)

امام بیہقی نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں یہ روایت نقل کی ہے:

''اُم المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اقدس ﷺ کی آمد سے تین راتیں پہلے خواب میں دیکھا کہ چاند یثرب کی جانب سے چلتا

Marfat.com

ہوا آیا اور میری گود میں گر گیا۔ میں نے یہ خواب کسی کو بتانا پسند نہ کیا۔ جب ہم گرفتار ہوئے تو میں نے خواب کے پورا ہونے کی امید کی تو آپ ﷺ نے مجھے آزاد کیا اور میرے ساتھ شادی کر لی۔ کچھ عرصہ بعد ان کا باپ حارث بن ابی ضرار اپنے قبیلے کے ان تمام افراد کے ساتھ جنہیں اس کی بیٹی جویریہ کے اُم المومنین بننے کے سبب آزاد کر دیا گیا تھا۔ رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ سب لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔''

اس طرح حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو یہ دوسرا اعزاز حاصل ہوا۔ پہلا اعزاز یہ تھا کہ ان کے سب قوم کے افراد آزاد ہوئے۔ دوسرا یہ کہ انہیں اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''ہم نے کوئی خاتون اس سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے باعث برکت نہ دیکھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ بنو مصطلق کے سینکڑوں افراد خانہ کو آزادی عطا کی۔''

حضور پاک ﷺ نے پہلا نام ''برۃ'' بدل کر جویریہ رکھا۔

اُم المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

''بے شک تو نبی کی بیٹی ہے۔ تیرا چچا نبی ہے اور تو نبی کی بیوی ہے۔''

(فرمان نبوی ﷺ)

حضرت صفیہ بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھی۔ صفیہ بنت حیی کا پہلا نکاح سلام بن شکم سے ہوا۔ علیحدگی ہوئی۔ پھر دوسرا نکاح کنانہ بن ربیع سے ہوا۔ یہ غزوہ خیبر میں مارا گیا۔

خیبر میں جو مال غنیمت لشکر اسلام کے ہاتھ لگا۔ اس میں صفیہ بھی شامل تھی۔ دحیہ کلبی نے رسول اقدس ﷺ سے کنیز کا مطالبہ کیا تو آپ نے اسے خود ہی انتخاب کی اجازت دے دی۔ اس نے صفیہ کو اپنے لئے منتخب کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ صفیہ سردار کی بیٹی ہے۔ آپ ﷺ اگر اسے اپنی تحویل میں لے لیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کی تجویز کو منظور کرتے ہوئے پہلے اسے آزاد کیا اور پھر اس

Marfat.com

سے شادی کر لی۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر نشان دیکھ کر حضور اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے تمام ماجرا سنایا کہ ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ یثرب سے ایک چاند طلوع ہوا اور ان کی آغوش میں آ گرا ہے۔ اس کا ذکر انہوں نے اپنے شوہر کنانہ بن ربیع سے کیا۔ وہ خواب سنا رہی تھی اور کنانہ لعین کا خون کھولتا جا رہا تھا اور پھر اچانک نہایت زور سے ان کے چہرہ پر طمانچہ مارا جس کا نشان پڑ گیا۔ غضبناک لہجے میں بولا:

''اچھا تو مدینے کے بادشاہ کی ملکہ بننے کے خواب دیکھ رہی ہے۔''

درحقیقت حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے جبکہ آپ گیارہ سال کی تھیں اپنے والد اور چچا کی گفتگو سن لی جس میں چچا نے اس کے والد کو کہا کہ حضور پاک ﷺ میں تمام نشانیاں مرسل آخر زماں کی موجود ہیں۔ جو تورات میں ہیں۔ بہتر ہوگا ہم حق کو مان جائیں۔ حیی ابن اخطب نے کہا:

''میں مرتے دم تک ان کی مخالفت کروں گا۔''

حضور پاک ﷺ کے متعلق جو سنا ان کے ذہن میں نقش ہو گیا اور حق کی کرن ان کے دل کو روشن کر گئی۔ دل ہی دل میں آرزو مہکتی رہی۔ آخر کار خواب و خیال حقیقت کا روپ اختیار کر گیا۔

آپ اکثر و بیشتر کھانا تیار کر کے حضور اقدس ﷺ جہاں بھی تشریف فرما ہوتے بھیج دیتیں۔

جب وصال کا وقت آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے نہایت حسرت سے کہا:

''کاش آپ ﷺ کی بیماری مجھ کو ہو جاتی۔''

یہ سن کر دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''واللہ یہ سچ کہہ رہی ہے۔''

یہ محبت ہی مومنین و مومنات کا سرمایہ ایمان ہے اور امہات المومنین اعلیٰ درجہ کے

Marfat.com

معیار محبت پر پورا اترتی ہیں۔

اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا

حیرت کی بات ہے کہ مخالفین کے سردار ابوسفیان اور اس کی بیٹی رملہ نے اسلام قبول کر لیا۔ بڑے ظلم سہے مگر اسلام کا دامن نہ چھوڑا۔ خاوند عبیداللہ بن جحش بھی مسلمان ہوا۔ پھر نصرانیت قبول کر لی۔ حبشہ ہجرت ہوئی وہاں ان کی بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام حبیبہ رکھا گیا۔ اسی نسبت سے اپنی کنیت ام حبیبہ رکھ لی۔

ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کے خاوند عبیداللہ بن جحش کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا ہے۔ جب آنکھ کھلی تو بہت گھبرائی۔ چند دن بعد عبیداللہ بن جحش نے اپنی بیوی سے دل کی بات کرتے ہوئے کہا:

دیکھو میں پہلے نصرانی تھا پھر میں نے اسلام قبول کر لیا۔ یہاں حبشہ میں آ کر میں نے بہت غور وخوض کیا۔ میرے دل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ نصرانیت ہی بہتر مذہب ہے لہٰذا میں نے اسلام کو خیر باد کہتے ہوئے دوبارہ نصرانیت کو قبول کر لیا ہے۔

میرا مشورہ ہے کہ تم بھی نصرانیت قبول کر لو۔ خاوند کی زبان سے بدباطنی سن کر رملہ بنت ابی سفیان کو اپنا خواب یاد آیا کہیں اس کی یہ تعبیر تو نہیں۔ اس نے اپنے خاوند کو اپنا خواب سنایا کہ شاید وہ ڈراؤنا خواب سن کر اپنے ارادے سے باز آ جائے۔ اس کے چہرے کے ساتھ اس کا دل بھی مسخ ہو چکا تھا۔ اس نے پرواہ نہ کی بلکہ اس نے شراب نوشی شروع کر دی۔ شراب کے نشے میں ہر وقت دھت رہتا۔ یہ صورت حال دیکھ کر اُم حبیبہ پریشان ہوئیں کہ اب کیا ہوگا۔ میرا کیا بنے گا؟

دیار غیر میں یہ مصیبت اللہ ہی خیر کرے۔ اللہ تعالیٰ سے صبر واستقامت کی دعا کی۔ کچھ عرصہ بعد شراب نوشی کی بناء پر عبیداللہ بن جحش فوت ہو گیا۔ دل کو اندر سے اطمینان ہوا۔ اب عبادت میں مزید وقت صرف کرنے لگیں۔

ایک رات نیند کی آغوش میں محو استراحت تھیں۔ خواب آئی کیا دیکھتی ہیں کہ کسی نے انہیں اُم المومنین کہہ کر پکارا۔ آنکھ کھلی تو طبیعت پر خوش گوار اثرات مرتب ہوئے۔ رگ و

Marfat.com

ریشہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ کسی نے حضور اکرم ﷺ کو حبشہ میں آئے مہاجرین کے حالات سے آگاہ کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! اُم حبیبہ مشکلات میں گھر چکی ہے۔ خاوند مرتد ہو کر فوت ہو چکا ہے اور ایک بچی ہے۔ غم واندوہ میں مبتلا ہے۔ عمرو بن امیہ الضمری کو نجاشی کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ ام حبیبہ اگر پسند کرے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیا جائے۔ چنانچہ پیغام نجاشی نے اپنی کنیز ابرھہ کے ذریعے بھیجا۔ خوشی کی انتہا ہوئی۔ وکیل خالد بن سعید بن عاص الوی کو مقرر کیا گیا۔ کنیز کو اس خوشی کے موقعہ پر اپنے خاوند کے کنگن، پازیب اور انگوٹھیاں اتار کر پہنا دیں۔

چار صد دینار حق مہر ہوا اور نکاح ہو گیا۔ نجاشی نے حق مہر ادا کیا اور ولیمہ بھی دیا۔

اُم المومنین حضرت میمونہ بنت حارث الہلالیہ رضی اللہ عنہا

''میمونہ ہم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والی اور ہم سے زیادہ صلہ رحم کرنے والی تھی۔''

(اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

پہلا نام برۃ تھا۔ رسول اقدس ﷺ نے میمونہ رکھا۔ والدہ حضرت میمونہ ہند بنت عوف مکہ معظّمہ کی وہ تاریخی خاتون ہے جسے رسول اقدس ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت امیر حمزہ، عباس بن عبدالمطلب، جعفر بن ابی طالب اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی خوش دامن ہونے کا اعزاز ہوا۔ ہند بنت عوف کا ایک نواسہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہے۔

پہلا نکاح مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی سے ہوا لیکن جلد ہی علیحدگی ہوئی۔ پھر دوسرا نکاح ابو وہم بن عبدالعزیٰ عامری قریشی سے ہوا وہ بھی فوت ہو گیا۔ جوانی میں بیوہ ہو گئیں۔

سات ہجری میں رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ معظّمہ تشریف لے گئے۔ میمونہ کے دل میں یہ خیال انگڑائیاں لے رہا تھا کہ کاش مجھے حرم نبوی میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہو جائے۔ یہ خیال اس کے دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا۔ اپنی اس دلی رغبت کا تذکرہ اس نے اپنی بہنوں سے بھی کیا۔ اس نے کہا میرے قبیلہ بنو ہلال کی بھی رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نسبت قائم ہونی چاہئے جو اس

Marfat.com

سے پہلے بنو تیم، بنو عدی، بنو امیہ، بنو مخزوم، بنو اسد اور بنو مصطلق قبائل کو حاصل ہو چکی ہے۔ چونکہ دیگر ازواج مطہرات کا تعلق ان قبائل کے ساتھ تھا۔ میمونہ کی بہن لبابۃ الکبریٰ نے اپنے خاوند حضرت عباس بن عبدالمطلب سے تذکرہ کیا کہ میری بہن میمونہ کی یہ دلی خواہش ہے کہ اس کی شادی رسول اقدس ﷺ سے ہو۔ آپ ان کے چچا ہیں۔ آپ کو وہ احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ بات کر کے دیکھیں شاید یہ کام بن جائے اور ہماری بہن کے دل کی مراد پوری ہو جائے۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے اس موضوع پر رسول اقدس ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو یہ کام سپرد کیا تاکہ میمونہ سے نکاح کا اہتمام کرے۔

رسول اقدس ﷺ عمرۃ القضاۃ سے فارغ ہو چکے تھے۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار تھیں۔ جب ان کی نگاہ چہرہ نبوت پر پڑی تو بے ساختہ پکار اٹھیں:

الْبَعِيْرُ وَمَا عَلَيْهِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

"اونٹ اور اس پر جو سوار ہے۔ یہ سب اللہ اور اسکے رسول کے لئے وقف ہے"

اس طرح حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آپ کو رسول اقدس ﷺ کے لئے ہبہ کر دیا۔ ان کا یہ انداز دیکھ کر لوگوں میں چہ میگوئیاں بھی ہوئیں۔ لیکن رسول اقدس ﷺ نے اس کی پیشکش کو خندہ پیشانی سے قبول کر لیا۔ آسمان سے سورۂ احزاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت کا حکم موجود ہے (الاحزاب:50)۔

عمرۃ القضاۃ کی ادائیگی کے لئے رسول اقدس ﷺ نے تین دن مکہ معظمہ میں قیام کیا۔ مکہ مکرمہ سے دوران سفر مقام سرف پر رخصتی ہوئی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات کی فہرست میں سب سے آخر میں شامل ہونے والی تھیں۔ ان کے بعد آپ ﷺ نے کسی بھی خاتون سے شادی نہیں کی۔ شادی کے وقت حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی عمر چھبیس سال تھی۔ مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو مسجد نبوی کے ساتھ متصل بسایا گیا۔ حجرہ تفویض کر دیا گیا۔ اس میں رہائش پذیر ہوئیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نماز مسجد نبوی میں پڑھا کرتی تھیں کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک

Marfat.com

سے یہ فرمان سن لیا تھا:

''میری اس مسجد میں نماز دوسری مساجد کی نسبت ایک ہزار درجہ افضل ہے۔ سوائے مسجد حرام کے۔''

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا تقویٰ اور صلہ رحمی کے اعتبار سے ممتاز مقام پر فائز تھیں۔ حافظہ تیز تھا۔ احادیث کو زبانی یاد کر لیتی تھی۔

اُمہات المومنین میں آپ کا تیسرا نمبر ہے۔ احادیث کی روایت میں:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا= 2210

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا = 378

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا = 76

51 ہجری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس وقت میت اٹھائی گئی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''یہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی ہے جن کو زیادہ حرکت نہ دو بہ آدب آہستہ لے چلو۔''

مکہ معظّمہ گئی ہوئی تھیں، طبیعت ناساز ہوئی تو فرمایا یہاں سے کہیں اور لے چلو چنانچہ ان کے عزیز و اقارب ان کو اس مقام پر لے گئے جہاں ان کی شادی ہوئی تھی (مقام سرف) وہاں آخری سانس نکلا جہاں پہلی رات گزاری تھی۔ محبت کے کرشمے ہیں تمام عمر حضور اقدس ﷺ کی محبت سے سرشار اتباع سے سرخرو ہو کر فوز عظیم کو پالیا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ (ﷺ)

زینب نام ہے۔ جناب سرور کائنات خاتم المرسلین کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں جو راہ الٰہی میں شہید ہوئیں۔ آپ کی نسبت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ میری سب سے اچھی لڑکی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی۔''

(زرقانی بحوالہ طحاوی وحاکم ترجمہ زینب)

بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئیں۔ اس وقت حضور پاک ﷺ کی عمر مبارک تیس

Marfat.com

(30) سال تھی۔

نکاح حقیقی خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن ربیع سے ہوا۔ (طبقات)

جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن ہالہ بنت خویلد کے بیٹے تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جہیز میں منجملہ سامان عقیق یمنی کا ایک ہار بھی تھا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا۔

آنحضرت ﷺ منصب نبوت پر فائز ہوئے تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا بھی اسلام لے آئیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر ابوالعاص کے اسلام نہ لانے سے پہلے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ان کو شرک کی حالت میں ہی مکہ میں چھوڑ دیا۔

آنحضرت ﷺ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور ابوالعاص کے باہمی تعلقات ارتباط اور شریفانہ طرز عمل کی اکثر تعریف فرمایا کرتے تھے۔

مشرکین مکہ کے دباؤ کے باوجود ابوالعاص نے طلاق نہ دی۔ ابوالعاص جب بدر میں اسیر ہوئے تو فدیہ میں جو ہار پیش ہوا ہار واپس ہوا آپ کو رہا کر دیا گیا۔ یہ ہار حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے مکہ سے فدیہ میں بھیجا تھا۔ حضور پاک ﷺ نے جب ہار دیکھا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ یاد آ گیا۔ یہ ہار انہوں نے اپنی بیٹی کو دیا تھا چنانچہ ہار واپس ہوا اور ان کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ بھیجنے کے بدلہ رہا کیا گیا۔ ابوالعاص مکہ پہنچ کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ساتھ مدینہ منورہ جانے کی اجازت دے دی۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ لینے آئے تھے۔

غرض جب سامان سفر سے فراغت ہوگئی تو اپنے دیور کنانہ بن ربیعہ کے ساتھ اونٹ پر سوار ہو کر روانہ ہوئیں۔ چونکہ کفار کا غلبہ تھا اور ان کے تعرض کا خوف تھا اس لئے آپ کے دیور نے اپنے ساتھ ترکش اور کمان وغیرہ بھی رکھ لیا۔ جب وہ لوگ روانہ ہوئے تو قریش میں کھلبلی مچ گئی اور گرفتاری کی فکر پڑ گئی۔ چنانچہ قریش کی ایک جماعت ان کی جستجو میں نکلی اور مقام ذی طویٰ میں ان دونوں کو گھیر لیا۔

Marfat.com

اس جماعت میں ہبار بن اسود یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی کے لڑکے تھے اور اس رشتہ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے۔

اس بے جا حرکت پر فتح مکہ کے دن آنحضرت ﷺ نے ان کے قتل کی اجازت دے دی تھی لیکن انہوں نے اپنی تقصیر کی معافی چاہی اور مشرف بہ اسلام ہوا اور ان کے ساتھ ایک اور دوسرا شخص بھی تھا۔ ان دونوں میں سے کسی ایک نے ایک نیزہ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر حملہ کیا وہ اونٹ سے زمین پر گر پڑیں۔ وہ حاملہ تھیں حمل ساقط ہو گیا۔ چوٹ بہت زیادہ آئی۔ اس پر کنانہ نے ترکش سے تیر نکالا اور کہا اب جو کوئی میرے قریب آئے گا وہ تیروں کا نشانہ بنے گا۔ لوگ منتشر ہو گئے۔ ابوسفیان سرداران قریش کے ساتھ آگے بڑھے اور کہا: ''تم اپنے تیروں کو تھوڑی دیر روکے رکھو کہ ہم تم سے کچھ باتیں کریں۔ کنانہ رک گئے اور ان سے بات کرنے کا کہا۔ ابوسفیان نے کہا:

محمد ﷺ کے ہاتھوں جو مصیبتیں، تکالیف رسوائی اور ذلت کی صورت میں ہم لوگوں کو پہنچی ہیں اس سے تم بے خبر نہیں ہو۔ اب اگر تم محمد ﷺ کی بیٹی کو علانیہ ہمارے سامنے سے لے جاؤ گے تو لوگ اسے ہماری کمزوری اور بزدلی پر محمول کریں گے۔ لہٰذا اب واپس لوٹ آؤ کسی وقت خفیہ طور پر چلے جانا۔ اس بات پر کنانہ مطمئن ہو گیا اور وہ واپس آ گئے۔ جب یہ واقعہ عام طور پر مستور ہو گیا۔ ایک روز پوشیدہ طور پر روانہ ہو گئے۔ مقام بطن میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے واپس چلے آئے۔ جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو لے کر مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔

چونکہ ابوالعاص کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی اور دونوں کے تعلقات بہت خوشگوار رہے تھے۔ جب آپ مدینہ تشریف لے گئیں تو ابوالعاص بہت مغموم رہنے لگے۔

ایک تجارتی قافلہ میں پھر مدینہ پہنچے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ابوالعاص کو اسلام کا کہا۔ آپ مسلمان ہوئے۔ مدینہ منورہ سے ایک دفعہ جا کر واپس آئے اور تقریباً سال سوا سال کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔ 8 ہجری تھی۔

Marfat.com

آنحضرت ﷺ خود قبر میں اترے، سپرد خاک کیا۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک پر رنج و ملال کے آثار نمایاں تھے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے لئے دعا مانگی:

"اے خدا تو زینب کی مشکلات کو آسان کر دے اور اس کی قبر کی تنگی کو کشادگی سے بدل دے۔"

آنحضرت نے ایک تہبند عنایت فرمایا تھا۔ جس کا کفن پہنایا گیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے انتقال کے تھوڑے دن بعد حضرت ابو العاص کا بھی انتقال ہو گیا۔

دین کی خاطر کیسی کیسی تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ صبر و استقامت کا لبادہ اوڑھ کر رضاء الٰہی حاصل کی۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ

اظہار نبوت سے سات سال قبل ولادت ہوئی۔ منجھلی صاجزادی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی نبوت سے پہلے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا پہلا عقد ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوا تھا۔ عتبہ کو قریش نے کہا کہ طلاق دے دو تو اس نے طلاق دے دی اور کہا کہ سعید ابن العاص کی لڑکی سے میرا نکاح کر و اس پر قریش راضی ہو گئے۔ صرف عقد ہوا تھا، رخصتی نہیں ہوئی تھی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ بعد میں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ کے ساتھ ایمان لائیں۔ ہجرت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے کفار کی ایذاء رسانی کے باعث معہ اپنی بیوی کے وطن کو خیر باد کہہ کر ہجرت کی۔

(اصابہ طبقات)

واپس آئے مکہ کے حالات خراب تھے پھر واپس حبشہ گئے۔ حبشہ میں ایک عرصہ قیام فرما کر واپس مکہ آئے اور جلدی مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ 2ھ میں بیمار ہوئیں۔ حضرت

Marfat.com

عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی تیمار داری کے لئے چھوڑ کر سرکار دو عالم ﷺ غزوہ بدر کیلئے تشریف لے گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری پر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا حال بیان کیا گیا۔ آپ نے فرمایا عثمان بن مظعون پہلے جا چکے ہیں اب تم بھی ان سے جا ملو۔ عثمان بن مظعون ایک جلیل القدر اور مقتدر رکن ملت صحابی تھے مہاجرین میں سب سے پہلے مدینہ میں انہیں کا انتقال ہوا تھا۔ (طبقات اصابہ)

آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد پر تمام عورتیں رونے لگیں۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے کنارہ آنحضرت ﷺ کے پہلو میں بیٹھ کر رونے لگیں تو آنحضرت ﷺ اپنی چادر کے کناروں سے ان کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

عرب میں مقولہ ہے جو ضرب المثل ہے:

اَحْسَنُ الزَّوْجَیْنِ رَاٰھُمَا الْاِنْسَانُ رُقَیَّہ وَ زَوْجِھَا عُثْمَان۔ (اصابہ)

یہ قابل رشک جوڑا آنحضرت ﷺ کی آنکھ کا تارا اور دل کی ٹھنڈک تھا۔

حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ (ﷺ)

اُم کلثوم نام ہے۔ تیسری صاحبزادی، والدہ اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ۔ وہ چھ سال قبل اظہار نبوت پیدا ہوئیں۔

پہلا نکاح ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے قبل بعثت کر دیا تھا۔ ابوجہل کے اصرار پر طلاق ہوئی۔ طلاق رخصتی سے پہلے ہوئی۔

2 ہجری میں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہا اس وفات کے بعد بہت مغموم اور محزوں رہنے لگے تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ اے عثمان میں تم کو غم والم میں مبتلا پاتا ہوں۔ اس کا کیا سبب ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا حضرت ﷺ غمگین و پریشان نہ ہوں تو کیا کروں۔ مجھ پر وہ مصیبت پڑی جو کبھی کسی پر نہ پڑی ہوگی۔ حضور ﷺ کی صاحبزادی

Marfat.com

کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات سے میری کمر ٹوٹ گئی۔ حضور ﷺ سے جو رشتہ و قربت وابستہ تھی منقطع ہو گیا۔ اب کیا چارہ ہے ابھی ان کی گفتگو ختم نہ ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ حکم پہنچایا ہے کہ میں اپنی بیٹی اُم کلثوم کو اسی مہر پر جو رقیہ (رضی اللہ عنہا) کا تھا تمہارے عقد میں دوں۔ (طبقات)

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ربیع الاول 2 ہجری میں حضرت اُم کلثوم کا عقد حضرت عثمان رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ نکاح کے دو مہینے بعد جمادی آخر 3 ہجری میں رخصتی عمل میں آئی۔

حضرت اُم کلثوم اپنی والدہ کے ساتھ اسلام لائیں۔ بیعت دیگر عورتوں کے ساتھ کی۔ ہجرت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ دیگر اہل خانہ کے ساتھ کی۔ (طبقات)

حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کہ اگر میری دس لڑکیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی سے رشتہ تزویج میں منسلک کر دیتا۔ (استیعاب)

شادی کے پانچ سال بعد (شعبان 9 ہجری) انتقال ہوا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو حضرت اُم کلثوم کی وفات سے سخت صدمہ پہنچا۔ آپ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

خاتون جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

لخت جگر رسول

حضور پاک ﷺ کی محبت میں ایک اعلیٰ مقام رکھتی ہیں۔ حضور پاک ﷺ بھی آپ پر جو شفقت فرماتے وہ بھی بے مثال تھی۔ حضور پاک ﷺ آپ کا کھڑا ہو کر استقبال فرماتے۔ دربار رسالت میں آپ کی سفارش کبھی خالی نہ جاتی۔ اظہار نبوت کے بعد مشرکین مکہ نے جب ظلم و ستم کی حد کر دی تو آپ کم سن تھی۔ حساس دل مجروح ہوتا۔ رحمۃ للعالمین کی تربیت نے آپ کو پیکر مہر و وفا، شرم و حیا، زہد اور تقویٰ کا اعلیٰ ترین مقام عطا کیا۔ اسوۂ بتول مسلمان عورت کا صراط مستقیم ہے۔

Marfat.com

محبت رسول ﷺ تو آپ کی گھٹی میں تھی۔ وصال سے پہلے سرور کائنات ﷺ نے آپ سے سرگوشی فرمائی آپ بے حد مغموم ہو گئیں۔ دوسری سرگوشی پر آپ مسرور ہو گئیں۔ استفسار پر فرمایا: پہلی خبر حضور پاک ﷺ کے وصال کی تھی اور دوسری خبر یہ تھی کہ میرے اہل خانہ سے سب سے پہلے آپ آ کر ملیں گی۔ آپ نے محبت رسول کا عملی مظاہرہ یہ کیا کہ تمام تر زندگی تعلیمات رسول پر کاربند ہو کر گزار دی۔ ہر لمحہ اطاعت رسول میں گزارا۔ لیل و نہار محبت رسول سے عطر بیز رہے۔ حضور پاک ﷺ کی نسل پاک آپ سے جاری رہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی بلند و ارفع شخصیت کے شرف و عزت میں اضافہ آپ کے نکاح سے ہوا۔ حضرت امام حسن و امام حسین کریمین بہشت کے نوجوانوں کے سردار کی ماں کا شرف آپ کو حاصل ہوا۔ یہ انعامات حُبِ رسول کی بدولت تھے۔ آپ کی زندگی کا محور رسول پاک ﷺ سے والہانہ محبت تھی۔

عبادت کا ذوق و شوق اس قدر کہ رات کی تنہائی پہنائی آپ کے ایک سجدہ کی متحمل نہ ہو سکتی۔ آپ فرماتیں اے اللہ تیری شب اس قدر مختصر ہے کہ میرا ایک سجدہ بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ سرور کائنات مختار دو عالم ﷺ کی لخت جگر ہو کر تمام زندگی سادگی، فقر، زہد، بے نفسی کے اعلیٰ ترین معیار پر گزار دی۔ چکی چلاتیں، مشکیزہ سے پانی لاتیں۔ گھر کا تمام کام اپنے ہاتھوں سے فرماتیں۔ دو جگ کے سردار کی صاحبزادی ہو کر کام سے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے اور مشکیزہ سے پانی لاتے لاتے جسم مبارک پر نشان پڑ گئے۔ ایثار کا یہ عالم کہ خود بھوکا رہ کر بھوکوں کو کھلانا دستور حیات تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا حلیہ رسول اللہ ﷺ سے ملتا جلتا تھا۔ فاطمہ کی گفتگو لب و لہجہ اور نشست و برخاشت کا طریقہ بالکل آنحضرت ﷺ جیسا تھا اور رفتار بھی آپ ﷺ کے ساتھ ملتی تھی۔"

ایک مثالی کردار اور عورتوں کے لئے ایک اعلیٰ ترین نمونہ جس کی پیروی سے ہر عورت اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول اللہ ﷺ کو راضی کر سکتی ہے۔

Marfat.com

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

شعبہ مولائے ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس سے سنا ہے کہ ان کے والد عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اصحاب فیل کے آنے سے تین سال پہلے پیدا ہوئے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ سے تین سال زیادہ عمر رکھتے تھے۔

مدینہ منورہ سے آئے ہوئے انصار جن کی تعداد ستر تھی۔ بیعت کی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کے ہمراہ موجود تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تھا مگر پوشیدہ رکھا ہوا تھا۔ وہ بہ امر مجبوری مشرکین کے ساتھ بدر میں گئے تھے لیکن ان کا دل نور اسلام سے منور تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ بدر میں حضور سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ بنی ہاشم کے کچھ لوگ زبردستی جنگ میں لائے گئے تھے۔ ان کو اس جنگ سے قطعاً سروکار نہیں۔ تم میں سے کوئی شخص بنی ہاشم کے کسی شخص سے ملے تو اسے قتل نہ کرے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے غزوۂ بدرر میں قوم نے اس حالت میں شام کی کہ قیدی بیڑیوں میں محبوس تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابتدائی رات شب بیداری میں گزاری۔ اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کیوں نہیں سوتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: عباس رضی اللہ عنہ پابہ زنجیر ہیں اور میں ان کی آہیں سن رہا ہوں۔ اس پر چند صحابہ اٹھ کر عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کی بیڑیاں کھول دیں۔

ظاہری حالت کے پیش نظر فدیہ لے کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا گیا مگر خفیہ طور پر آپ مسلمان ہو چکے تھے۔

سلیمان بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے مروی ہے کہ عباس بن عبدالمطلب و نوفل بن الحارث جب ہجرت کر کے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔

مدینے میں ایک ہی جگہ زمین عطا فرمائی۔ وسط میں ایک دیوار ہٹا دی گئی اور دونوں

Marfat.com

ایک ہی جگہ پڑوسی بن گئے۔

عباس بن عبدالمطلب زمانہ جاہلیت میں قریش کے سردار تھے۔ کعبہ کی خدمت اور حاجیوں کو آب زمزم پلانے کی ذمہ داری ان ہی کے سپرد تھی۔ مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد حضور کی خدمت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ حضور ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی بے حد تکریم کرتے تھے۔ زمانہ قحط سالی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کا واسطہ دے کر پانی برسنے کی دعا مانگی تھی اور خوب پانی برسا تھا۔

حضرت علی، عبداللہ، عبیداللہ اور قثم فرزندان عباس نے غسل دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ مجھے حیرہ کی چادروں میں کفن دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی حیرہ کی چادروں میں کفن دیا گیا تھا۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بڑے فیاض، مہمان نواز اور رحمدل تھے۔ قد بلند و بالا تھا، چہرہ خوبصورت، رنگ سفید اور حلیہ مبارک نازک۔ تدفین کے وقت بھی آپ کے سراپا میں کوئی فرق نہ آیا۔

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا درحقیقت رسول پاک ﷺ سے محبت کا نتیجہ تھا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جب شکار سے واپس آئے تو عبداللہ بن جدعان کی کنیز نے بتایا:

"اے ابوعمارہ! آج تمہارے بھتیجے کے ساتھ ابوجہل نے یہ وحشیانہ سلوک کیا ہے پہلے گالیاں دیتا رہا جب حضور ﷺ نے خاموشی اختیار کئے رکھی پھر مار مار کر لہولہان کر دیا۔"

جذبات محبت انتقام کی صورت میں بھڑکے اور جا کر ابوجہل کو لہولہان کر دیا اور اعلان کر دیا کہ میں نے محمد ﷺ کا دین اختیار کر لیا ہے۔

آپ کی والدہ ہالہ بنت وہیب حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی چچازاد بہن تھیں۔ اس نسبتی تعلق کے علاوہ آپ حضور اکرم ﷺ کے رضاعی بھائی بھی

Marfat.com

تھے۔ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ عمر میں آپ اللہ کے محبوب ﷺ سے صرف دو سال بڑے تھے۔

جسم مضبوط و توانا تھا۔ چہرے پر خوب گھنی داڑھی تھی۔ آپ بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ محبوب کبریا ﷺ نے آپ کو اسد اللہ و اسد رسولہ یعنی اللہ اور رسول کا شیر کا لقب عطا فرمایا تھا۔ آپ کی تمام تر توانائیاں اسلام کی سربلندی کے لئے وقف تھیں۔

غزوہ بدر میں بھرپور حصہ لیا۔ غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ شہداء اسلام کی تجہیز و تکفین شروع ہوئی۔ جب چچا کی لاش کا دل خراش منظر دیکھا تو دل بھر آیا۔ فرمایا:

''تم پر اللہ کی رحمت ہو تم رشتہ داروں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے۔ اور نیک کاموں میں پیش پیش رہتے تھے اگر صفیہ رضی اللہ عنہا کا خیال نہ ہوتا تو تمہیں اسی طرح چھوڑ دیتا کہ درندے اور پرندے کھا جائیں اور تم روز قیامت انہیں کے شکم سے اٹھائے جاؤ اگر مجھے موقعہ ملا تو کفار کے ستر افراد قتل کروں گا۔''

چنانچہ آپ کا ارشاد فرمانا حرف بہ حرف سچ ثابت ہوا اور فتح مکہ والے دن ستر کفار مارے گئے۔ ایک دفعہ کھدائی کے وقت آپ کی قبر میں پاؤں مبارک پر پھاوڑہ لگ گیا تو خون جاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا شہید زندہ ہے اسے مردہ نہ کہو۔

حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا

حضور پاک ﷺ کی خدمت کا شرف حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو ملا۔ ناموافق حالات میں آپ نے ہر لمحہ حضور اقدس ﷺ کا ساتھ دیا۔ اور جب آپ کی رحلت ہوئی تو حضور پاک ﷺ نے آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر فرمایا:

''اے میری ماں خدا آپ پر رحم کرے۔ آپ میری ماں کے بعد ماں تھیں۔ آپ خود بھوکی رہتی تھیں مگر مجھے کھلاتی تھیں۔ آپ کو خود لباس کی ضرورت ہوتی تھی لیکن آپ مجھے پہناتی تھی۔''

10 نبوت میں حضور ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو آپ کی سرپرستی کی ذمہ داری حضرت فاطمہ نے اٹھالی۔ وہ اپنے فرزندوں سے بھی بڑھ کر

Marfat.com

آپ ﷺ پر شفیق تھیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابوطالب کے بعد ان سے زیادہ میرے ساتھ کسی نے مہربانی نہیں کی۔ میں نے اپنی قمیص ان کو اس لئے پہنائی کہ جنت میں انہیں حلہ ملے اور قبر میں اس لئے لیٹا کہ شدائد قبر میں آسانی ہو۔“

حضور پاک ﷺ نے اپنی قمیص بطور کفن عطا فرمائی اور لحد میں اپنا جسم مبارک مس کر کے قبر کو جنت کا باغ بنا دیا۔

کیا زمانہ ہوگا جب یہ بابرکت خاتون سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین اور شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی پرورش پر معمور تھیں۔ لحہ لحہ نور برستا ہوگا۔ خوش نصیبی کی حد ہے۔

حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے بچپن، لڑکپن اور جوانی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت، نگہداشت اور شفقت میں کوئی کسر بھی نہ اٹھا رکھی۔

تاریخ میں پانچ ایسی خوش نصیب شخصیات ہیں۔ جن کی قبر میں رسول اقدس ﷺ جائزہ لینے کے لئے خود اترے ان کے نام یہ ہیں:

(1) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔

(2) حضرت عبداللہ مزنی جو ذوالبجادین کے نام سے مشہور تھے۔

(3) حضرت اُم رومان رضی اللہ عنہا۔

(4) حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا۔

(5) اپنے بیٹے کی قبر میں جو خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے ہوئے اور بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند سے کہا دیگر عورتوں نے امیر لوگوں کے بچے لے لئے ہیں خالی جانے کے بجائے اس یتیم بچے کو لے جائیں تو بہتر ہوگا۔

خاوند نے حامی بھر لی اور وہ بچہ نصیب میں ملا۔ جو کونین کی دولت کا مالک تھا:

کونین کی دولت ہے آقا کے خزانوں میں

Marfat.com

انسان کی کوتاہ اندیشی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا انداز اس واقعہ سے عیاں ہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے نہایت پیار اور محبت سے خدمت کی۔ حضور پاک ﷺ کی برکت سے حلیمہ سعدیہ کے دن پھر گئے۔ آسودہ حال ہو گئے بلکہ نہال ہو گئے۔ جب کبھی حلیمہ سعدیہ یا اس کی اولاد شیماء سعدیہ حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ حضور اقدس ﷺ بے پناہ محبت کا اظہار فرماتے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا ننھے حضور کو کھلاتے وقت یہ لوری دیا کرتی تھیں:

یارب اذا اعطیتہٗ فابعہٖ

وَاعلمہ اے لعلٰی ارقہٖ

وَادحض اباطیلٰ لعدیٰ بحقہٖ

"اے خدا اگر تو نے ان کو میرے سپرد کیا ہے تو ان کی حسب طلب مدد فرما اور انہیں علم و بزرگی کی بلندی اور ارتقاء نصیب فرما۔ نیز انہیں شیطانوں اور ان کی برائیوں سے محفوظ رکھ جتنا کہ ان کا حق ہے۔"

حضرت اُم ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا

سرور عالم ﷺ سے بہت عقیدت اور محبت رکھتی تھیں۔ حضور ﷺ کو بھی ان کا بے حد لحاظ اور خیال تھا۔

چنانچہ جن مشرکوں کو حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر میں پناہ دی۔ حضور ﷺ نے بھی ان کو پناہ دی۔

(اس واقعہ کے بعد حارث بن ہشام اور زہیر بن امیہ دونوں صدق دل سے مسلمان ہو گئے۔)

حضور پاک ﷺ نے مشروب پیا اور باقی ام ہانی رضی اللہ عنہا کو دیا مگر آپ نفلی روزہ سے تھیں وہ پی لیا۔ حضور ﷺ نے سبب پوچھا تو عرض کی آپ کا جھوٹا واپس نہیں کر سکتی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نفلی روزہ میں روزہ توڑا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ اُم ہانی نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! اب میں بوڑھی ہوگئی ہوں۔ چلنے پھرنے میں کمزوری محسوس ہوتی ہے کوئی ایسا وظیفہ بتادیجئے جسے بیٹھے ہی پڑھ سکوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک سو مرتبہ سبحان اللہ ایک سو مرتبہ الحمدللہ اور ایک سو مرتبہ اللہ اکبر اور ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہہ لیا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (ترجمان القرآن)

"الٰہی اس لڑکے کو علم کثیر عطا فرما اور اس کو زیادہ فہم و فراست سے نواز۔"

"الٰہی اس پر اپنی برکت نازل فرما اور اس کو علم کا نور پھیلانے کا ذریعہ بنا۔" (اصابہ)

"اللہ! اس کو تفقہ فی الدین عطا کر اور تاویل کا طریقہ سیکھا۔"

حضور اقدس ﷺ کی ان دعاؤں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نصیب کو چار چاند لگا دیئے۔ تاریخ اسلام میں اس نوجوان کو علم و فضل اور قرآن فہمی میں وہ مقام حاصل ہوا جو قیامت تک قابل رشک ہی رہے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو رحمۃ للعالمین ﷺ سے والہانہ محبت اور دلبستگی انتہا کی تھی۔ عہد رسالت میں اکثر وقت حضور پاک ﷺ کی خدمت گاری میں صرف ہوتا۔ نہایت مستعدی سے جانفشانی اور بے انتہا عقیدت سے حضور ﷺ کے احکامات کی تعمیل کرتے اور بعض اوقات آپ کے حکم کے بغیر بھی ایسے کام کر دیتے تھے جن سے حضور ﷺ خوش ہوتے تھے اور ان کو دعائیں دیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سعادت مند تھے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ولادت کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کو گود میں اٹھا کر سرور دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ حضور ﷺ نے اپنا لعاب دہن نومولود کے منہ میں ڈالا اور ان کے لئے دعائے خیر و برکت فرمائی۔

Marfat.com

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ خود رحمت عالم ﷺ فرمایا کرتے تھے: "جعفر تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔"

مزید ارشاد فرمایا: "مجھ سے پہلے جس قدر نبی گزرے ہیں ان کے ساتھ سات رفیق ہوتے تھے لیکن میرے رفقائے خاص کی تعداد چودہ ہے۔ ان میں ایک حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ہیں۔"

ایک دن سرور کائنات ﷺ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ اپنے بھتیجے اور فرزند کا خشوع اور خضوع دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا بیٹے تم بھی اپنے ابن عم کے پہلو میں کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فوراً حضور ﷺ کے بائیں پہلو میں کھڑے ہو گئے۔ نماز میں ان کو ایسی روحانی لذت حاصل ہوئی کہ دنیا، دل و جان رسول پاک ﷺ پر نثار کر بیٹھے اور حضور ﷺ کے حضرت ارقم بن ابی الارقم کے گھر میں پناہ گزیں ہونے سے پہلے سعادت اندوز اسلام ہو گئے۔

نجاشی شاہ حبشہ کے نام جو خط دیا اس میں اس کو دعوت اسلام دینے کے بعد یہ بھی لکھا کہ "میں اپنے ابن عم جعفر کو چند دوسرے مسلمانوں کے ساتھ تیرے پاس بھیج رہا ہوں جب وہ تیرے پاس آئیں تو ان کی مہمانداری کرنا۔"

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جعفر کی شہادت کے بعد ان کی لاش کو دیکھا تو نوے سے زیادہ زخم تھے اور ان میں سے کوئی بھی زخم پیٹھ پر نہ تھا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو غریب نوازی کی بناء پر سرور کائنات ﷺ نے ابوالمساکین (مسکینوں کے باپ) کا لقب عطا فرمایا تھا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حبشہ سے واپس ہو کر پہلے تو مدینہ منورہ پہنچے لیکن حضور ﷺ غزوہ خیبر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ خیبر پہنچے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بے انتہا مسرور

Marfat.com

ہوئے گلے لگا کر ان کی پیشانی چومی اور فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ مجھ کو خیبر کے فتح سے زیادہ خوشی ہوئی یا جعفر کے آنے سے۔''

سرور عالم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے دوران مسجد نبوی میں رونق افروز تھے یکا یک آپ ﷺ نے فرمایا:

''نشان لیا زید نے اور وہ شہید ہوئے۔ نشان لیا اب جعفر نے اور وہ شہید ہوئے۔ نشان لیا اب اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے اور اس کو فتح دی گئی۔''

آپ کی آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا۔ حضور ﷺ نے اس وقت کھڑے ہو کر حضرت زید، جعفر اور عبداللہ رضی اللہ عنہم کے محاسن بیان فرمائے اور پھر فرمایا:

''اے اللہ زید کو بخش دے اے اللہ جعفر کو بخش دے، اے اللہ عبداللہ بن رواحہ کو بخش دے۔''

''یہ میرے بھائی، میرے مونس اور میرے جلیس تھے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ مجھے حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر حضور ﷺ کے چہرے کا ایک رخ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر حضور ﷺ کے رخ انور کا دوسرا رخ یاد آجاتا ہے۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں فریاد و فغاں کرتے تھے اور پکار پکار کر کہتے تھے:

''لوگو! آج خوب رو لو کہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب دنیا سے اٹھ گیا۔''

حضرت ابو بکرۃ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ منبر پر تھے اور حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں بیٹھے تھے۔ آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک دفعہ حسن رضی اللہ عنہ کی طرف (اسی حال میں) فرمایا۔ یہ میرا بیٹا سردار ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔'' (بخاری شریف)

Marfat.com

آنحضرت ﷺ انہیں سید شباب اہل الجنۃ بھی کہا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کوئی شخص حسن بن علی سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہ نہ تھا۔

(بخاری شریف)

صلح کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ چلے گئے اور باقی عمر رسول اللہ ﷺ کے جوار میں گزار دی۔ وقت کا بڑا حصہ عبادت الٰہی میں صرف ہوتا تھا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے آپ کے حالات دریافت کیے تو اس نے کہا فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مصلے پر رہتے ہیں پھر ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے ہیں اور آنے جانے والوں سے ملتے ہیں۔ دن چڑھے، چاشت کی نماز ادا کر کے امہات المومنین کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ (ابن عساکر، دائرہ معارف اسلامیہ)

صدقہ وخیرات میں بڑے دریادل تھے۔ تین مرتبہ کل مال کا نصف حصہ خدا کی راہ میں دے دیا۔ یہاں تک کہ اگر دو جوڑے ہوتے تھے تو ایک پاس رکھا اور دوسرا خیرات کر دیا۔ (اسد الغابہ) دو بار پورا مال اسباب اٹھا کر بانٹ دیا۔ (اسد الغابہ)

ایک دفعہ اعتکاف اور ایک دفعہ طواف کو چھوڑ کر ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کیا۔ یہ ہے فہم دین۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا۔ وہ خوب جانتے تھے کہ کس عمل سے وہ زیادہ راضی ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ امام حسن رضی اللہ عنہ کو جنت کا پھول سمجھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کم وبیش آٹھ سال تک آنحضرت ﷺ کی آغوش مبارک میں رہے۔ اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ انہیں اپنے کاندھے پر بٹھا کر مدینہ طیبہ میں پھرتے۔ (الترمذی شریف)

گود میں بٹھاتے اور پیار کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نماز میں پشت پر بیٹھتے تو حضور ﷺ سجدہ اتنا طویل کر دیتے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خود اتر آتے۔

جب حضور پاک ﷺ امام حسن رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مباہلہ کے لئے لے کر نکلے تو پادری نے کہا: "میں ایسے

Marfat.com

پاک چہرے دیکھ رہا ہوں جن کی دعا پہاڑوں کو اپنی جگہ سے سرکا سکتی ہے۔ ان سے مباہلہ کر کے ہلاک نہ ہو ورنہ ایک نصرانی زمین پر باقی نہ رہے گا۔ آخر انہوں نے مباہلہ چھوڑ کر جزیہ دینا قبول کرلیا اور صلح کر کے واپس چلے گئے۔ (الاصابہ)

سرورِ کونین علیہ السلام کو سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے غیر معمولی محبت تھی۔ آپ ﷺ روزانہ اپنے نواسے کو دیکھنے کے لئے تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ نے بڑے ناز و نعمت کے ساتھ ان کی پرورش کی اور ہمیشہ دعا بھی کرتے کہ یا الٰہی اس کو خاصوں میں شمار فرمائیں ارشاد نبوی:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمَا۔

حضرت سیدنا حسن و حضرت سیدنا حسین مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

دوسری جگہ ارشاد نبوی:

یا الٰہی میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ (بخاری شریف)

جنت کے سردار اور دنیا میں میرے پھول ہیں۔

رسول مکرم ﷺ کے وصال کے وقت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عمر صرف سات سال اور چھ ماہ تھی انہوں نے اپنے محبوب نانا جان کا بے حد غم کیا اور اداس اداس پھرتے تھے ابھی یہ غم کافور نہ ہوا تھا کہ والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا اس دنیا فانی سے رحلت کر گئیں۔ ان پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اس وقت آپ کی عمر صرف آٹھ سال تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم ﷺ ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں خطبہ پڑھ رہے تھے اس حالت میں امام حضرت حسن، امام حضرت حسین رضی اللہ عنہم گھر سے باہر آئے۔ سرخ کرتے پہنے ہوئے چلے آرہے تھے اور ان کے پاؤں لڑکھڑا رہے تھے۔ رسول مکرم ﷺ منبر سے اتر پڑے اور ان کو گود میں اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا۔

(اسد الغابہ)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے رسول پاک ﷺ کا پیار مثالی تھا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بھی سرکار دو عالم ﷺ کے شیدائی تھے۔

Marfat.com

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے محبوب نواسے)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی آغوش میں پرورش پائی۔
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سر سے سینہ تک اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے قدم تک۔ دونوں حضور پاک ﷺ کی تصویر تھے۔

حُسَیْنُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ۔

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ جو حسین سے محبت کرے اللہ اس سے محبت کرے۔ حسین میری اولاد کی اولاد ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پہلے رسول اللہ ﷺ کے مزار اور والدۂ ماجدہ کی قبر پر آئے اور دل کھول کر زیارت کی۔

عبداللہ بن جعفر نے دو فرزندوں عون و محمد کے ساتھ امام سے ملاقات کی اور واپس چلنے کو کہا تو آپ نے فرمایا: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے اور اب میں ان کا حکم پورا کروں گا۔"

پوچھا وہ خواب کیا تھا فرمایا نہ وہ خواب میں نے بیان کیا ہے اور نہ ملاقات باری تعالیٰ تک کسی سے بیان کروں گا۔"

ولادت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور نومولود کو اپنے لعاب دہن کی اولیں مقدس غذا مرحمت فرماتے ہوئے حسین نام رکھا۔

رسول پاک ﷺ اپنے دونوں نواسوں سے یکساں محبت فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ الزہرا کے ہاں تشریف لائے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سب کو ایک چادر میں لے کر دعا فرمائی۔ کہ اے میرے پروردگار! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ہر قسم کے عیب و رجس کو دور رکھنا اور انہیں کما حقہ پاک رکھنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ابھی بچے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے اس کے دونوں

Marfat.com

ہاتھوں کو پکڑا اس وقت سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدم رسول مکرم ﷺ کی پشت مبارک کے برابر تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

اوپر کو چڑھو! حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اوپر کو چڑھتے جاتے یہاں تک کہ سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاؤں آپ ﷺ کے سینہ مبارک کے برابر تھے اور منہ کے برابر منہ تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا منہ کھولو انہوں نے منہ کھولا تو آپ نے منہ چوم لیا اور ارشاد فرمایا: یاالہ العالمین یہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔(عظمت صحابہ، محمد ادریس)

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ محبّ رسول، فنا فی الرسول، سید شباب اہل الجنۃ، الحسین منی وانا منہ۔شانہ نبوت پر سوار ہونے والے، شب بیدار، صالح، قناعت پرور، پروقار، حلیم الطبع، خشیت الٰہی، ریاضت، عبادت، فیاضی اور سخاوت میں بیمثل سمندر۔مستجاب الدعا، غریبوں محتاجوں کے سہارا، مہمان نواز اور سخی، رقیق القلب، درگزر کرنے والے، زاہد، عابد، متقی نمایاں اوصاف والے تھے۔ (عظمت صحابہ، محمد ادریس)

آن امام عاشقان پور بتولؓ
سرو آزادے زبوستان رسول
رمز قرآن از حسین آموختیم
شعلہ ہائے از آتش او اندوختیم

(علامہ محمد اقبال)

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ عاشق رسول وہ منظورِ نظر رسول اللہ ہستی ہے جن کا تذکرہ کئے بغیر داستان عشق رسول مکمل نہیں ہوتی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو خرید کر آزاد کیا۔آپ نے دور غلامی میں ہی اسلام قبول کیا۔اس عاشق رسول پر دور غلامی میں وہ وہ مظالم ڈھائے گئے جن کی مثال نہیں ملتی۔

Marfat.com

آپ کا جذبہ ایمان عشق رسول سے مستحکم تھا ذرہ بھر بھی کمزوری نہ دکھائی۔ محبت رسول کا تحفہ یہ ملا کہ حضور اقدس ﷺ بھی آپ پر بے حد شفقت فرماتے۔ قرب رسول کا عظیم مرتبہ حاصل رہا۔ خانہ رسول کے امور ہوں یا بیت المال کے آپ نگران اور خدمت گزار تھے۔ مسجد نبوی کی فضائیں اب بھی انوار اذان بلالی سے معطر ہیں۔ آج بھی مؤذن اسی جگہ جب کھڑا ہو کر اذان دیتا ہے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا تصور آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے۔

بندۂ عاجز کو اذان کے چبوترہ کے زیر سایہ متعدد بار عبادت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ صفہ پر بیٹھے ہوئے خادم حرم شریف حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی تصویر پیش کرتے ہیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں رہے۔ تمام زندگی دیدار رسول میں گزار دی۔ جب آپ ﷺ کا وصال ہوا۔ مدینہ منورہ چھوڑ کر جانے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ جہاد کی خاطر شام کی طرف نکل گئے۔

حضور پاک ﷺ کی شفقت اور محبت کا یہ عالم تھا کہ خواب میں بلال (رضی اللہ عنہ) کو یاد فرمایا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیتاب ہو گئے۔ فوراً مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچے تو مطالبہ ہوا بلال اذان سے نوازیں۔ مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینا بعد وصال النبی بند کر چکے تھے۔ انکار کر دیا۔

لوگوں کو ایک ترکیب سوجھی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے سفارش کرائی۔ اب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے لئے تیار ہوئے اور اذان شروع کی۔ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے روضہ اطہر کی طرف اشارہ کر کے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ کی تکرار کی تو مدینہ طیبہ میں کہرام مچ گیا۔ اہل مدینہ جو اذان بلالی کے لئے ترس رہے تھے۔ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنی تو بیساختہ گھروں سے نکل آئے اور یاد رسول ﷺ نے ان کو رلا دیا۔ ایک دفعہ اس سے پہلے دمشق میں جب قیام پذیر ہوئے تو شام میں 16 ہجری کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو جابیہ کے

Marfat.com

مقام پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اصرار پر اذان دی۔ اصحاب الرسول اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یاد رسول ﷺ سے تڑپ گئے۔ آنسو رواں ہوئے۔ عہد رسالت مآب آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان دو وقت کے علاوہ پھر کبھی اذان نہیں دی۔ ان میں فراق رسول کا یارانہ تھا۔ اس عاشق رسول نے اپنی تمام زندگی زیارت رسول میں بسر فرمائی۔ جب فراق رسول کا خیال آتا بے چین ہو جاتے:

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

موت کے وقت جب اہلیہ نے غم کا اظہار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بہت خوش ہوں رسول اللہ ﷺ کا دیدار ہوگا۔ آخر فراق کی گھڑیاں بیت گئیں اور حضرت پروانہ رسول وصال رسول سے مشرف ہوئے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ فتح مکہ پر انہیں حکم ملا کہ خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دو حضرت بلال رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھے اور اذان بلالی سے مکہ کی تطہیر ہوئی۔ کیا عجب منظر ہوگا۔ عاش رسول نغمہ توحید الاپ رہا ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ اونٹنی پر سوار اور اصحاب الرسول پا پیادہ محو اذان بلالی توحید و رسالت کی شہادت کا اعلان سن رہے تھے۔ یہ تاریخ ساز دن جس میں باطل سرنگوں ہے۔ حق کا بول بالا ہے۔ عاشق رسول کو وہ شرف حاصل ہوا جو قیامت تک تاریخ کے صفحات پر جگ مگ کرتا رہے گا۔

سفر و حضر وعظ و تبلیغ کی مجالس اور میدان جنگ وہ ہمیشہ رسول مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے۔ یہ سعادت کیا کم ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ بلال کو مخاطب فرماتے:

قُمْ یَا بِلَالُ اَرِحْنِیْ بِالصَّلٰوۃِ۔

بلال اٹھو اور اذان پڑھ کر نماز شروع کرو اور میرے دل کو راحت پہنچاؤ۔

Marfat.com

حضرت زید بن حارثہ بن شرجیل رضی اللہ عنہ

لقب حب رسول (محبوب رسول) کو جب ان کے والد اور چچا نے پالیا تو زید بن حارثہ نے اپنے نصیب کا وہ فیصلہ کیا جس سے وہ تاریخ اسلام کا ایک درخشندہ ستارہ بن گئے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے زید سے جو غلام تھا۔ پوچھا ان کو تو پہچانتا ہے عرض کیا: ہاں۔ یہ میرے باپ اور چچا ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تو آزاد ہے چاہو تو ان کے ساتھ جا سکتے ہو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں والدین کے ساتھ جانے کی آزادی کی بہ نسبت آپ ﷺ کی غلامی میں رہنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ حضور پاک ﷺ نے زید کو وہ اعزاز دیا کہ دو عالم میں زید کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا: "زید آج سے میرا فرزند ہے۔"

اس اعلان کو سن کر حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والد حارثہ بن شرجیل اور چچا کعب بن شرجیل کے افسردہ دل گل شگفتہ کی مانند کھل اٹھے اور وہ اپنے لخت جگر کو حضور ﷺ کا نور نظر بنا کر بصد اطمینان و مسرت واپس چلے گئے۔

حضور ﷺ کو اپنی آیا اور کنیز حضرت ام ایمن بہت عزیز تھیں۔ ایک دن حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی جنتی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اس کو ام ایمن سے عقد کرنا چاہیے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خوشنودی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے فوراً نکاح پر آمادہ ہو گئے۔

چنانچہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو اپنے والد کے بعد حب رسول ﷺ کے لقب سے مشہور ہوئے انہی کے بطن سے مکہ میں تولد ہوئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس فوج کشی میں حضرت زید رضی اللہ عنہ شریک ہوتے تھے اس میں امارت کا عہدہ آپ ہی کو عطا ہوتا تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو نو مرتبہ سپہ سالار بنایا گیا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی تمام تر زندگی وفا شعاری رسول اللہ ﷺ میں بسر ہوئی۔ آخر کار شہادت سے نوازے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی کا محور حضور ﷺ کی خدمت اور رضامندی کے سوا کچھ نہ تھا۔

Marfat.com

غلامی (Slavery) کو اس طرح ختم کیا گیا کہ غلام کا درجہ (Status) اس قدر بلند ہو گیا کہ وہ رشک منیر بن گئے۔ تاریخ انسانیت میں غلاموں کو بادشاہ اسلام نے بنایا۔ خاندان غلاماں سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ (محبوبِ رسول)

اسامہ بن زید کا والد متبنیٰ رسول اور والدہ رسول اکرم ﷺ کے عہد طفلی میں آپ ﷺ کی کھلائی تھیں اور ان کو ''امی'' کہہ کر مخاطب فرمایا کرتے تھے۔

طبقات ابن سعد میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا شانہ نبوی میں بیٹھے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ حضور ﷺ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''عائشہ اگر یہ لڑکی ہوتا تو میں اس کو خوب زیور پہناتا اور بناتا سنوارتا تا کہ اس کے حسن و جمال کی شہرت ہوتی اور لوگ جگہ جگہ سے اس کے رشتے کے لئے پیغام بھیجتے۔''

صحیح بخاری میں ہے کہ حضور ﷺ وضو فرماتے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اکثر پانی ڈالنے کی سعادت نصیب ہوتی تھی۔ حضور ﷺ ان کو اکثر سفر میں بھی اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضور ﷺ مکہ معظمہ کی فتح کے بعد بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی سواری (ناقہ) پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

حضور پاک ﷺ کی تربیت اور صحبت کے فیضان سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اسوہ حسنہ سے پرنور تھے۔

دوشنبہ اور پنجشنبہ کا پابندی سے روزہ رکھا۔ آخر عمر میں اس کی پابندی کی کسی نے عرض کیا آپ اس بڑھاپے میں کیوں یہ روزے رکھتے ہیں حالانکہ فرض نہ ہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان دنوں میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سایہ عاطفت میں جوان ہوئے اس

Marfat.com

لئے آپ کا دل حضور اکرم ﷺ کی محبت، شفقت اور عنایت سے لبریز تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ تمہارے صالحین میں سے ہوں گے اس لئے ان کی نسبت بھلائی کی وصیت کو قبول کرو۔''

بقول صاحب تہذیب التہذیب آپ جانتے تھے تو صرف اسلام (لَمْ یَعْرِفْ اِلَّا الْاِسْلَامِ)۔

عہد فاروقی میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت زیادہ مقرر کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اس پر اعتراض ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''وہ رسول اللہ ﷺ کو تجھ سے زیادہ عزیز تھے اور ان کا باپ تیرے باپ سے زیادہ عزیز تھا۔''

معیار حُبِ رسول تھی یہ تھا انداز اصحاب الرسول کا۔

''ان کی ساری تربیت کاشانہ نبوی میں ہوئی۔ آنحضرت ﷺ کے محبوب رازدار اور معتمد علیہ تھے لہٰذا اصحابہ رضی اللہ عنہم میں آپ کی ذات ایک طرح منفرد تھی۔''

(دائرہ معارف اسلامیہ)

یہ سب سے بڑا اعزاز تھا اس کم عمری میں آخری مرتبہ بھی سپہ سالار مقرر ہوئے جس میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور متعدد کبار صحابہ شریک لشکر تھے۔ اسی انتظام کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصال نبی ﷺ کے بعد برقرار رکھا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی تجہیز و تکفین میں شریک ہونے اور حضور ﷺ کا جسد اطہر قبر میں اتارنے کا شرف بھی حاصل کیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ وفات پر کوئی مال و زر نہیں چھوڑا۔ عمر بھر دین کے خدمت گزار رہے۔ حضور پاک ﷺ سے محبت اور حضور ﷺ کی محبت نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو وہ روشنی بخشی جو قیامت تک ماند نہ پڑے گی۔

Marfat.com

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (رجل صالح)

یَاسَعد اِرمِ فِدَاکَ اَبِیْ و اُمِّیْ۔

"اے سعد تیر چلا۔ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سوا، کسی کے حق میں ایسے الفاظ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نہیں سنے۔

جب 10 ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حج الوداع کا قصد فرمایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہم رکاب تھے۔ لیکن مکہ پہنچ کر سخت علیل ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو مدینہ سے اس قدر محبت ہو گئی تھی کہ مکہ میں مرنا بھی پسند نہ تھا۔ بیماری جس قدر طول پکڑتی جا رہی تھی آپ کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اشکبار دیکھ کر پوچھا روتے کیوں ہو؟ عرض کی:

"معلوم ہوتا ہے کہ اس سرزمین کی خاک نصیب ہو گی جس کو خدا اور رسول ﷺ کی محبت میں ہمیشہ کے لئے ترک کر چکا ہوں۔"

آنحضرت ﷺ نے ان کو تسلی دی اور ان کے دل پر ہاتھ رکھ کر تین دفعہ دعا فرمائی:

"اے خدا سعد کو صحت عطا کر۔ سعد کو صحت عطا کر۔"

آنحضرت ﷺ کی دعا نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ایک نئی زندگی عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ صحیح اور تندرست ہو گئے۔ ساتھ ہی حضور سرور عالم ﷺ نے بشارت سنائی:

"اے سعد تم اس وقت تک نہ مرو گے جب تک تم سے ایک قوم کو نقصان اور دوسری کو نفع نہ پہنچ جائے۔"

یہ پیشگوئی عجمی فتوحات کے ذریعہ پوری ہوئی۔

"آپ نے 55 ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہا اور باغ رضوان کو سدھارے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے اُسی اونی کپڑے کا کفن پہنایا جائے جو جنگ بدر میں میرے جسم پر تھا۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا اور میت مدینہ لائی گئی۔"

یہ عاشقان رسول کا انداز زیست تھا:

Marfat.com

تو فرمودی راہ بطحا گرفتیم
وگرنہ منزل ما جز تو نیست

آپ ابتداء بعثت ہی سے اسلام لے آئے تھے۔آپ کا اپنا بیان ہے کہ اسلام کے وقت میں سترہ سالہ نوجوان تھا۔

ایک روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسلام لانے سے پہلے خواب دیکھا تھا کہ میں کسی تاریک جگہ پر کھڑا ہوں جہاں کچھ بھی نظر نہیں آتا اور گھبراہٹ بھی محسوس ہوئی کہ یکا یک ایک چاند روشن ہو گیا۔اس کی روشنی دور دور تک پھیل گئی۔ میں اس کی طرف چلا اور یہ دیکھ رہا ہوں کہ کون کون سبقت لے گئے ہیں میں نے حضرت زید بن حارثہ، حضرت علی المرتضیٰ بن ابی طالب اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم کو دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ کس وقت پہنچے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ابھی ابھی آئے ہیں۔ اس خواب سے چند روز بعد سننے میں آیا کہ رسول مکرم ﷺ پوشیدہ دعوت اسلام دے رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے رسول مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اجیاد کی گھاٹی میں اسلام قبول کیا۔ اور اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کی مقدس جماعت میں شامل ہو گئے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی والدہ سے والہانہ محبت تھی۔ جب آپ کی والدہ کو علم ہوا کہ بیٹے نے اسلام قبول کر لیا ہے تو سن کر سخت رنجیدہ ہوئی اور کھانا پینا ترک کر دیا۔ اور یہی اصرار تھا کہ نئے دین کو چھوڑ دو مگر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا ایک ہی جواب تھا کہ میں حُبِ رسول میں فنا ہو چکا ہوں۔ اس محبت کے سامنے والدین، اولاد اور اپنی جان کی محبت بھی ہیچ ہے۔ میری پیاری ماں تم مجھے بے حد عزیز ہو لیکن تمہارے قالب میں خواہ لاکھوں جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تب بھی میں دین حق کو نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ کا استقلال اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایسا مقبول ہوا کہ تمام مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نافذ العمل ہوا۔

وَاِنْ جَاهَدَاکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا۔

Marfat.com

"اور اگر ماں باپ تجھ کو میرے ساتھ شرک پر مجبور کریں جس کی تجھ کو کچھ کو خبر نہیں تو اس میں ان کا کہا مت مان۔"

حضور پاک ﷺ سے محبت اس قدر تھی کہ جب رسول مکرم ﷺ شعب ابی طالب میں تین سال محصور رہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی رفاقت رسول ﷺ میں محصور رہے۔ حالانکہ یہ محصوری بنی ہاشم اور بنو مطلب سے مخصوص تھی۔ آپ نہ ہاشمی اور نہ مطلبی تھے۔ اس جگہ جو لوگ بھی محصور تھے ان سب کو رسول مکرم ﷺ نے شفقت سے منزلیں طے کروادیں۔

اگر چہ اس جگہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے ہوتے تھے مگر وہ خشک یا ابلے ہوئے پتے رحمت دو عالم ﷺ کے دست مبارک سے ملتے تھے ان پتوں کے مقابلہ میں دنیا کی اعلیٰ ترین چیزیں بھی ہیچ تھیں۔ اس تین سالہ کورس میں جو صحابہ شامل تھے کندن بن کر باہر نکلے دنیا اور آخرت میں کامران ہوئے حکم خدا تعالیٰ:

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ۔
(عظمت صحابہ)

ہم مسلمان اسلام کی نعمت کی قدر نہیں کرتے جن ہستیوں نے بلا کی مصیبتیں اور مشکلات کا سامنا کیا درحقیقت تمام انسانوں کے محسن ہیں۔ خون جگر دے کر نخل اسلام کی آبیاری کی۔ آج انسان اس کی ٹھنڈی چھاؤں تلے آسودہ حال ہے اور ان کے نقش قدم پر چل کر جنت الفردوس حاصل کرے گا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

"سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔" (فرمان نبی ﷺ)

جب شام کا وقت ہوا تو میں نے کھجوروں کا تھیلا بغل میں لیا اور تلاش کرتے کرتے وہاں پہنچ گیا جہاں رسول اکرم ﷺ جلوہ افروز تھے۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ آپ ﷺ ایک صالح اور خدا ترس انسان ہیں اور آپ ﷺ کے ہمراہ کچھ مسافر ساتھی بھی ہیں۔ یہ میرے پاس صدقہ کی کھجوریں ہیں یہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے وہ

Marfat.com

کھجوریں لیں اور اپنے ساتھیوں سے ارشاد فرمایا: یہ کھجوریں کھالو اور اپنا ہاتھ روک لیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کوئی کھجور نہ کھائی میں نے اپنے دل میں کہا یہ ایک نشانی پوری ہوئی پھر میں واپس آ گیا۔

دوسرے دن اور کھجوریں لیں اور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا اور عرض کی چونکہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ اس لئے یہ بطور تحفہ کچھ کھجوریں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے تحفہ قبول کیا۔ خود بھی کھجوریں کھائیں اور اپنے صحابہ کو بھی کھلائیں۔ میں نے دل میں سوچا یہ دوسری نشانی پوری ہوئی۔

پھر میں تیسری مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس دفعہ آپ جنت البقیع میں اپنے ایک صحابی کی تدفین کے سلسلہ میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت آپ ﷺ نے دو چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ میں آپ ﷺ کی مہر نبوت دیکھنے کی کوشش میں تھا جو عموریہ کے پادری نے مجھے بتائی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے جب دیکھا تو آپ ﷺ بھانپ گئے کہ میں کیا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک کندھوں سے نیچے سرکا دی میں نے مہر نبوت دیکھی تو پہچان گیا۔ میں اسے چومنے کے لئے جھکا اور زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب میری یہ حالت دیکھی تو شفقت سے مجھے تھپکی دی اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا۔ روتے کیوں ہو؟

میں نے اپنی پوری درد بھری داستان آپ ﷺ کو سنائی جسے آپ ﷺ نے اسے بڑی دلچسپی سے سنا اور مجھے فرمایا کہ ان ساتھیوں کو بھی یہ داستان سنائیں۔ میں نے انہیں اپنی تمام داستان سنائی۔ وہ سن کر بہت خوش ہوئے کہ میں نے بڑی محنت کے بعد اپنی اصل منزل کو پا لیا ہے۔

(''حیات صحابہ کے درخشاں پہلو'' الاستاذ دکتور عبدالرحمٰن راحت، (پاشا) ترجمہ، محمود اختر غفنفر)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ سے بڑا قرب حاصل تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

Marfat.com

''سلمان رات کو دیر تک آپ ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کو یہ ڈر ہو گیا کہ کہیں ہمارے حصوں کا وقت بھی حضور ﷺ سلمان کی معیت میں نہ گزار دیں۔''

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے:

''علی، عمار اور سلمان۔''

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے علم کے متعلق پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''انہیں اول و آخر کا علم دیا گیا ہے اور وہ ایک ایسے سمندر ہیں جو کبھی خشک نہیں ہوتا۔''

سلمان الخیر کا لقب حضور پاک ﷺ نے عطا فرمایا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو سرور کائنات سے بے حد محبت تھی۔

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے ''استیعاب'' میں یہ روایت درج کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ (اللہ) بھی ان سے محبت رکھتا ہے پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ فرمایا: ''علی، مقداد، سلمان، ابوذر۔''

حضور پاک ﷺ نے ایک روز فرمایا کہ سلمان تم اپنے آقا کو معاوضہ ادا کر کے اپنی گلو خلاصی کرا لو۔ یہودی آقا نے چالیس اوقیہ سونا اور تین سو پودے لگانے کا مطالبہ کیا۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ کھجور کے درخت لگانے میں سلمان کی مدد کریں۔ سب نے حسب مقدرت ان کی امداد کی جس میں خود آنحضرت ﷺ بھی شریک ہوئے۔ ایک روز ایک شخص سونا لایا جس کی مقدار چالیس اوقیہ تھی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے سلمان کو بلا کر وہ سونا دے دیا تا کہ یہودی کو دے کر آزادی حاصل کر لے۔ سلمان نے وہ سونا یہودی کو دیا اور طوق غلامی گردن سے اتار کر اپنے حقیقی آقا کے قدموں میں آ گیا۔

اس دن کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سفر و حضر جلوت و خلوت ہر حال میں سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر رہا کرتے تھے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو حضرت سعد بن

Marfat.com

ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے گئے۔ حضرت سلمان زار زار رونے لگے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "رونے کا کون سا محل ہے؟" رسول کریم ﷺ تم سے راضی رخصت ہوئے اب تو خلد بریں میں اپنے آقا سے ملاقات ہوگی۔"

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: "خدا کی قسم موت سے نہیں گھبراتا اور نہ مجھے دنیا کی خواہش ہے بلکہ اس لئے روتا ہوں کہ سرور کائنات ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ دنیا جمع نہ کرنا اور میں دنیا سے اس طرح جا رہا ہوں کہ میرے پاس اسباب جمع ہو گیا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں اپنے آقا کے جمال سے محروم نہ ہو جاؤں۔"

یہ اسباب جس کی وجہ سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ گریہ وزاری کر رہے تھے محض ایک بڑے پیالے، ایک لوٹے، ایک بوسیدہ کمبل اور تسلہ پر مشتمل تھا۔ تکیہ کی جگہ سر کے نیچے دو اینٹیں رکھی ہوئی تھیں۔

گورنر بھی رہے تو امیری میں فقیری کی۔ حضور سرور کائنات ﷺ کی محبت اور اتباع کا نادر نمونہ قائم کر گئے۔

یہ انداز درویشانہ اور فقیرانہ فقر محمدی کا عکس ہے۔ قرآن پاک میں دنیا کی زندگی کو قلیل، دھوکا دینے والی پونجی اور لہو ولہب بمقابلہ آخرت جو کہ بہتر اور قائم رہنے والی ہے قرار دیا ہے۔ عاشقان رسول نے حقیقت دنیا کا عرفان حاصل کیا اور طالب آخرت ہو کر فوز عظیم، فوز کبیر اور فوز مبین یعنی بڑی کامیابی، بڑی کامرانی اور روشن کامیابی حاصل کر لی۔ (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو راضی کر لینا)۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک میں جب محسوس کیا کہ ان کا اونٹ سست رفتار ہے تو اونٹ کو چھوڑ دیا اور اپنا سامان اپنی پیٹھ پر لاد لیا اور پاپیادہ حضور سرور کونین ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ بعض منزلوں پر اترے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ شخص اکیلا راستے پر پیدل چل رہا ہے فرمایا: "ابوذر ہو گا" جب قوم نے غور سے دیکھا تو کہا ہاں رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ وہ ابوذر ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ابوذر پر رحم کرے تنہا چل رہا ہے۔ تنہا انتقال کرے گا اور تنہا قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔''

پھر ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے قریب ہو کر کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ!'' میرا اونٹ بہت سست رفتار نکلا اس لئے میں پیدل چل رہا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہر قدم کے برابر تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں۔''

اصحاب صفہ میں سے تھے۔ یہ آنحضرت ﷺ کے خادم بھی تھے اور ساتھی بھی۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ حضور ﷺ سفر کو تشریف لے گئے اور ان کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا۔ حضور ﷺ کو ان پر اس قدر اعتماد تھا کہ خاص خاص اسرار کی تعلیم ان کو دی تھی اس وجہ سے صحابہ کی جماعت میں یہ ''صاحب سر النبی'' کے لقب سے مشہور تھے۔

ان کے قلب میں دنیا اور متاع دنیا کی کوئی محبت نہ تھی۔ ایک دفعہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زہد کو دیکھنا چاہے وہ ابوذر کو دیکھ لے۔''

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لئے اندر داخل ہو گئے۔ سرور کائنات اپنے طلعت قدسی پر چادر ڈالے ہوئے ایک چبوترے پر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بے تابانہ دوڑ پڑے اور سلام عرض کیا۔

حضور سرور کائنات ﷺ کی آنکھ کھل گئی، سلام کا جواب دیا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ فرمایا تم کس قبیلے کے آدمی ہو۔

ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: قبیلہ غفار سے ہوں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

آپ ﷺ جو کچھ کہتے ہیں وہ مجھے سنائیے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

میں نہیں کہتا خدا فرماتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا:

Marfat.com

وہی سنایئے۔

حضور ﷺ نے قرآن مجید کی ایک سورت تلاوت فرمائی جسے سن کر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بڑے متاثر ہوئے عرض کیا:

"آپ ﷺ واقعی خدا کے نبی ہیں۔ میں آپ ﷺ پر ایمان لاتا ہوں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا۔" (سیرت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، آغا اشرف)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ درویش صحابی تھے۔ فقر میں یکتائے روزگار تھے۔ اصحاب الرسول آپ کی بے حد قدر کرتے۔ ایک ملاقات سے اندازہ لگائیں آپ کا انداز اور اصحاب الرسول کا رویہ کیا تھا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو بحرین کے ناظم اور صوبہ دار تھے جب وہاں سے آئے تو آپ سے ملنے گئے اور کمر سے لپٹ گئے۔ حسب دستور آپ نے ان کو بھی وہی کہا مگر حضرت ابوہریرہ مرحبا میرے بھائی کہتے جاتے تھے آخر حضرت ابوذر نرم ہوئے اور کہنے لگے۔ صوبہ داری تو قبول کر لی کہو کوئی اونچی کوٹھی بھی تم نے بنوائی، کوئی بڑی زمینداری بھی حاصل کی، اونٹوں اور بکریوں کے ریوڑ کے بھی تم مالک ہوئے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں نے ان چیزوں میں سے کوئی چیز حاصل نہیں کی۔" یہ سن کر خوش ہو گئے اور پھر خود گلے لگا کر فرمانے لگے:

"ہاں تم میرے بھائی ہو تم میرے بھائی ہو۔"

الغرض عموماً اصحاب نبی کریم ﷺ آپ پر ناز کرتے آپ کی ناز برداریوں میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تھے۔ آپ ہر شخص کو ڈانٹ دیتے تھے ذرا سی غلطی پر ٹوک دیتے۔ کسی سے نہ ڈرتے اور نہ کسی سے دبتے۔ حضور پاک ﷺ کا فرمان "کسی زبان والے پر آسمان نے اپنا سایہ نہ ڈالا اور نہ زمین نے اس کا بوجھ اٹھایا جو ابوذر سے بھی زیادہ سچا ہو۔"

مجاذیب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا سا طرز حیات بناتے ہیں یا ان کا عطا ہوتا ہے۔ بے نیازی، سر اور ڈاڑھی کے بال بکھرے ہوئے، جذب و مستی کی کیفیت، لیکن نماز کبھی بھی قضا نہ فرمائی۔

Marfat.com

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ سے ایک خاص خصوصیت یہ بھی تھی کہ سرور کائنات ﷺ نے بہت سے اسرار آپ کو بتائے تھے۔ لوگ جب آپ سے کوئی حدیث پوچھتے تو فرماتے:

"آنحضرت ﷺ نے جو اسرار بتائے ہیں اگر وہ پوچھتے ہو تو نہیں بتاؤں گا اس کے علاوہ جو کچھ پوچھنا ہو پوچھو۔" (مسند احمد بن حنبل)

ایک دن حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو خیال گزرا کہ آج تو ہم آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کر لیتے ہیں لیکن جنت میں کیا ہوگا۔ حضور ﷺ تو بہشت میں ہوں گے اور میرا وہاں جانا نہ جانا مشکوک ہے کہ جنت کا استحقاق تو آنحضرت ﷺ کی اتباع کامل سے ہوتا ہے اور ہم میں یہ کب ہے؟ الغرض اس کا خلجان اس قدر بڑھا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! ایک آدمی ہے جو کسی کو پیار کرتا ہے۔ اس سے اسے محبت ہے لیکن اس میں استطاعت نہیں کہ اپنے محبوب کے مانند تمام اعمال وافعال کو بجالائے پھر اس کا قیامت میں حال کیا ہوگا؟

آنحضرت ﷺ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا مقصد بھانپ گئے فرمایا:

"اے ابوذر تم تو اسی کے ساتھ رہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔"

یہ سند محبت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی زندگی کا نچوڑ ہے۔

"ایک دن بیماری ہی کی حالت میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوذر کو بلاؤ جب ابوذر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے حضور ﷺ لیٹے ہوئے تھے۔ ضعف سے اٹھ نہ سکتے تھے۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی طرف جھکے۔ اس وقت آپ کے دونوں ہاتھ بڑھے اور اپنے صدر منشرح سے چمٹا لیا۔ پھر اس کے بعد کیا ہوا۔ اس کا پورا علم ابوذر رضی اللہ عنہ کو ہوگا۔ تاہم اتنا تو دنیا کو بھی معلوم ہوا کہ اس کے بعد ابوذر رضی اللہ عنہ سے پندار وخودی آرزو و خواہش ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ پر سرور کائنات ﷺ نے شرف انسانیت کی مہر ثبت کردی۔" (سیرت ابوذر غفاری، آغا اشرف)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

کھانے پر بلایا۔آپ نے دسترخواں پر انواع واقسام کے کھانے دیکھے تو فوراً کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

''رسول اللہ کے زمانے میں ایک صاع فی ہفتہ کھانے والا یہ عمدہ غذائیں کھا کر اپنے اس خلیل ﷺ کو کیا منہ دکھائے گا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ کے ساتھ آپ کو جو محبت اور شیفتگی تھی اس کی مثال نہیں ملتی۔آپ کو ہر دم یہی آرزو رہتی تھی کہ حضور ﷺ کا دیدار کرتے رہیں۔ایک موقع پر اس کا اظہار بھی کیا کہ:

''یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا مشاہدہ جمال میری جان کا سرمایہ راحت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔'' (انسائیکلوپیڈیا اصحاب النبی، ڈاکٹر ایم ایس ناز)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام مبارک اس وقت رسول پاک ﷺ نے رکھا جبکہ آپ اسلام لائے۔علم حدیث کے بادشاہ ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

''ابو ہریرہ علم کا ظرف ہے۔'' (بخاری شریف)

تقریباً 30 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔حضور پاک ﷺ کے وصال تک آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں رہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے روایت بہت زیادہ کی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب دوسرے لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوتے تو وہ بارگاہ نبوی میں حاضر رہتے تھے اور اس لئے انہیں دوسروں کے مقابلے میں آنحضرت ﷺ کی باتیں سننے کا زیادہ موقع ملتا تھا۔

ایک دفعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ میں جو کچھ سنتا ہوں بھول جاتا ہوں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب میں کچھ کہہ رہا ہوں تو تم اپنا جبہ پھیلا دو اور جب میں کلام ختم کر چکوں تو اپنے گرد لپیٹ لو۔چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور اس کے بعد سے وہ آنحضرت ﷺ سے سنی ہوئی کوئی بات

Marfat.com

نہیں بھولے۔

(بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے علم حدیث لوگوں تک پہنچا۔ سب سے زیادہ احادیث مبارکہ بیان فرمائی ہیں۔

حضور پاک ﷺ کی محبت کا فیضان ہے کہ آج کوئی حدیث پاک کی کتاب اٹھالیں۔ ان کا اسم گرامی نورفشاں ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (خادم رسول اللہ ﷺ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمیشہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ سفر و حضر اور خلوت وجلوت کی ان کے لئے کوئی تخصیص نہ تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے تمام کام نہایت مستعدی اور تندہی سے بجالاتے اور اپنی فرمان برداری سے حضور ﷺ کو خوش رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس آنحضرت ﷺ کی خدمت کی لیکن اس مدت میں آپ کبھی خفا نہ ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کی نسبت یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہیں ہوا۔

آنحضرت ﷺ کو ان سے خاص محبت ہوگئی تھی ان کو بیٹا اور کبھی کبھی پیار میں ''انیس'' کہہ کر مخاطب فرماتے۔ اکثر ان کے گھر تشریف لے جاتے۔ چھوہارے نوش فرماتے۔ کھانا موجود ہوتا تو کھانا تناول فرماتے۔ دوپہر کا وقت ہوتا تو آرام کرتے، نماز پڑھتے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرماتے۔ اُم سلیم والدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ سے بہت محبت کرتی تھیں۔

میدان جنگ میں بھی ساتھ رہے۔ غزوہ بدر کے وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کم سن تھے مگر ساتھ تھے اور خدمت گزار کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اُم سلیم نے عرض کی: انس کے لئے دعا فرمادیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے دیر تک دعا کی اور اخیر میں یہ فقرہ زبان مبارک سے ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دو باتیں پوری ہوئیں اور تیسری کا منتظر ہوں۔
مال کی یہ حالت تھی کہ انصار میں کوئی شخص ان کے برابر متمول نہ تھا۔ اولاد بھی کثیر تھی۔
بچپن میں ان کے گیسو تھے۔ آنحضرت ﷺ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے تھے تو ان بالوں کو بھی ہاتھ سے مس فرمایا تھا۔
ایک دفعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے گیسو کٹوانے چاہے تو اُم سلیم نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ان بالوں کو چھوا ہے ان کو نہ کٹاؤ۔
آپ کا باغ سال میں دو دفعہ پھلتا تھا۔ یقیناً حضور نبی پاک ﷺ کی دعا کا اثر تھا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گلدستہ اخلاق میں چار پھول ایسے نازک لطیف اور شگفتہ ہیں جن پر گلدستہ کی خوبصورتی کا تمام تر انحصار ہے۔ حُبِ رسول، اتباع رسول، امر بالمعروف، حق گوئی۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خاص اوصاف ہیں۔
(سیر اصحابہ، مولانا سعید انصاری)
صبح کاذب کی تاریکی میں اُم سلیم کا کمسن بچہ بستر راحت سے اٹھتا تھا اور آنحضرت ﷺ کا سامان وضو مہیا کرنے کے لئے مسجد نبوی کا راستہ لیتا تھا۔
وہ محبوب دو عالم ﷺ کا ذکر کرتے تھے اور فرط محبت سے بیقرار ہو جاتے تھے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ہر مجلس آنحضرت ﷺ کے ذکر خیر سے لبریز ہوتی تھی وہ عہد نبوت کے واقعات اپنے تلامذہ کے گوش گزار کیا کرتے تھے۔
اثنائے ذکر میں دل میں ایک ٹیس اٹھتی جس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ بے چین ہو جاتے تھے لیکن یہ وہ درد تھا جس کا علاج طبیبوں کے اختیار سے باہر تھا۔ ناچار ہو کر گھر تشریف لے جاتے اور حضور نبی کریم ﷺ کے تبرکات نکال لاتے ان ظاہری یادگاروں کو دیکھ کر دل کو تسکین دیتے اور جمعیت خاطر کا سامان بہم پہنچاتے۔
ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید تھے وہ بالکل اپنے استاد کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے ہمیشہ عہد نبوت کی نسبت سوال کرتے ایک روز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ نے کبھی آنحضرت ﷺ کا دست مبارک چھوا تھا؟ حضرت انس رضی اللہ

Marfat.com

عنہ نے کہا ہاں۔ ثابت کے دل میں سوزِ محبت نے بیقراری پیدا کر دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا اپنا ہاتھ بڑھائیے میں چوموں گا۔

حُبِ رسول کے بعد اتباعِ سنت کا مرحلہ آتا ہے محبّ صادق کی یہ شناخت ہے جو چیز اس کے محبوب کے مرغوب خاطر ہو وہ بھی اس کو پسند کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ میں نے انہیں اور اُم سلیم سے بڑھ کر کسی کو آنحضرت ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سنت نبوی کو پامال دیکھ کر آپے سے باہر ہو جاتے تھے اور مجمع عام میں اُمراء کو تنبیہ کرتے تھے۔

ایک سو تین سال کی عمر میں جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو اپنے خاص شاگرد ثابت ثباتی رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر فرمایا ثابت میری زبان کے نیچے میرے محبوب ﷺ کا موئے مبارک رکھ دو۔ جب ثابت نے حکم کی تعمیل کر دی تو ان کی روح پاک نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

(سیرۃ انصار جلد اول ص 142)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ (طیب المطیب)

پہلی حاضری پر آپ نے فرمایا: ''مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ''

(خوش آمدید! پاکیزہ و مصفا انسان)

ابن سعد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کرتہ اتارتے ہوئے دیکھا تو ان کی پیٹھ پر داغ ہی داغ نظر آئے۔ پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ اس عذاب کے نشانات ہیں جو مکہ کی تپتی ہوئی ریت پر مجھے دیئے جاتے تھے۔

ایک مرتبہ مشرکین نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا دیا۔ سرور دو عالم ﷺ ادھر سے گزرے تو ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا:

''اے آگ عمار پر اس طرح ٹھنڈی ہو جا جس طرح تو ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہوئی تھی۔''

Marfat.com

حضرت عمار رضی اللہ عنہ راہ حق کے ایک جانباز سپاہی تھے اور سرور عالم ﷺ سے ان کی عقیدت اور محبت عشق کے درجے تک پہنچی ہوئی تھی۔ وہ بدر سے تبوک تک تمام غزوات میں اپنے آقا و مولا ﷺ کے ہمرکاب رہے اور ہر غزوہ میں جان ہتھیلی پر رکھ کر لڑے۔

ان کے جذبۂ فدائیت کی بناء پر حضرت اقدس ﷺ بھی ان کا خیال رکھتے تھے۔

غزوۂ بدر میں ابوجہل مارا گیا تو آپ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: "اللہ نے تمہاری ماں کے قاتل کو قتل کر دیا۔" (یعنی اس سے اس کی شقاوت کا بدلہ لے لیا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے:

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بے شک جنت مشتاق ہے۔ ان چار آدمیوں کی "عمار، علی، سلمان، مقداد۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے پُر ہے۔

حضرت ابو محمد عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ (صاحب الاذان)

خواب میں اذان اور اقامت سن کر حضور پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا آپ کا خواب سچا ہے۔ بلال بلند آواز ہے۔ آپ کلمات بتاتے جائیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے الفاظ کو بلند آواز میں بیان کرتے جائیں گے۔ ابتداءً اذان اس نیک طینت اور پاک باطن انصاری کا نصیب ہوا۔

حج الوداع کے موقعہ پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک اور مہتم بالشان شرف حاصل ہوا۔ مسند امام احمد بن حنبل میں ہے کہ حج الوداع میں سرور عالم ﷺ نے بہت سی بکریاں لوگوں میں تقسیم فرمائیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے لیکن آپ ﷺ نے انہیں کوئی بکری نہ دی۔ اس کے بعد آپ نے موئے مبارک ترشوائے تو ان میں سے کچھ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بھی عطا فرمائے۔ مہندی سے رنگے ہوئے یہ موئے مبارک حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لئے ایک ایسی

Marfat.com

نعمت تھے کہ دنیا جہاں کے خزانے اس کے سامنے ہیچ تھے۔ خود انہوں نے زندگی بھر ان موئے مبارک کو اپنے سینے سے لگائے رکھا اور ان کے بعد ان کے خاندان نے اس دولت لازوال کو اپنے پاس تبرکاً محفوظ رکھا۔

دیدار کا شوق:۔ ایک دن رسالت مآب ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا:

"خدا کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اپنی جان مال اولاد اور اہل سے زیادہ محبوب ہیں۔ اگر میں آکر آپ ﷺ کی روزانہ زیارت نہ کر پاؤں تو میری موت واقع ہو جائے۔"

(المواہب اللدنیہ، 2:94)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (صاحب مسواک و نعلین)

آپ کی اہلیہ فاطمہ بنت الخطالب ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ آپ عقبہ بن ابی معیط کا ریوڑ چرایا کرتے تھے۔ ایک روز نبی کریم ﷺ معہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے پوچھا: "لڑکے دودھ ہے" آپ نے کہا: "ہاں مگر میں انہیں میں امانت دار ہوں۔" فرمایا: ایسی بکری لے آؤ جس کے ساتھ جفتی نہ کی گئی ہو۔ آپ لے آئے نبی کریم ﷺ نے تھن کو بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ لگایا دودھ نکل آیا۔ آنحضرت ﷺ نے خود پیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا۔ بکری کا تھن پھر خشک ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے یہ کام سکھا دیا جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "ہاں تم تو معلم جوان ہو۔" بعد ازاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہنے لگے۔ حضور ﷺ کی دیکھ بھال کرتے انہیں جوتا پہناتے دوران سفر آگے آگے چلتے۔ خواب سے جگایا کرتے تھے۔ حضور سید المرسلین ﷺ کا فرمان ہے:

قرآن چار اشخاص سے سیکھو: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حلفیہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے طریق روایت اور عمل کا واقف ابن مسعود سے بڑھ کر ہم کو کوئی معلوم نہیں۔

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کو علم کی تھیلی کہا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس زمانہ میں ایمان لائے تھے جب کہ مومنین کی جماعت صرف چند اصحاب پر مشتمل تھی اور مکہ کی سرزمین میں رسول اللہ ﷺ کے سوا اور کسی نے علانیہ بلند آہنگی کے ساتھ تلاوت قرآن کی جرأت نہیں کی تھی۔ چنانچہ ایک روز مسلمانوں نے باہم مجتمع ہوکر اس مسئلہ پر گفتگو کی اور سب نے بالاتفاق کہا خدا کی قسم قریش نے اب تک بلند آواز سے قرآن پڑھتے ہوئے نہیں سنا مگر پھر یہ سوال پیدا ہوا کہ اس پُرخطر فریضہ کو کون سرانجام دے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اپنے آپ کو پیش کیا۔ لوگوں نے کہا تمہارا خطرہ میں پڑنا مناسب نہیں۔ اس کام کے لئے تو ایسا شخص درکار ہے جس کا خاندان وسیع ہو اور وہ اس کی حمایت میں مشرکین کے دست ستم سے محفوظ رہے۔ لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جوش ایمان سے برانگیختہ ہوکر کہا: ''مجھے چھوڑ دو اور خدا میرا محافظ ہے۔''

غرض دوسرے روز چاشت کے وقت جبکہ مشرکین قریش اپنی انجمن میں حاضر تھے۔ اس وارفتۂ اسلام نے ایک طرف کھڑے ہوکر ساز توحید پر مضراب لگائی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ کا سحر آفرین کا راگ چھیڑا۔ مشرکین نے غور سے سن کر پوچھا۔ ابن اُم عبد کیا کہہ رہا ہے؟

کسی نے کہا محمد پر جو کتاب اتری ہے اس کو پڑھتا ہے۔ یہ سننا تھا کہ تمام مجمع غیظ و غضب سے مشتعل ہوکر ٹوٹ پڑا اور اس قدر مارا کہ چہرہ ورم کر آیا۔ لیکن جس طرح پانی کے چند چھینٹے آگ کو اور زیادہ مشتعل کر دیتے ہیں۔ اس طرح ان کا شعلہ ایمان اس ظلم و تعدی سے اور بھڑک اٹھا۔ مشرکین مارتے رہے لیکن ان کی زبان بند نہ ہوئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب اس فرض کو سرانجام دے کر خستگی اور شکستہ حالی کے ساتھ اصحاب میں واپس آئے تو لوگوں نے کہا ہم اس ڈر سے تم کو جانے نہ دیتے تھے بولے:

''خدا کی قسم، دشمنان خدا! آج سے زیادہ میری نظر میں کبھی ذلیل نہ تھے اگر چاہو تو کل میں پھر اس طرح ان کے مجمع میں جا کر قرآن کریم کی تلاوت کروں۔ لوگوں نے کہا: بس

Marfat.com

جانے دو اس قدر کافی ہے کہ جس کا سننا وہ ناپسند کرتے تھے۔ اس کو ہم نے بلند آہنگی کے ساتھ ان کے کانوں تک پہنچا دیا۔"
(اسد الغابۃ تذکرہ عبداللہ بن مسعود)

غزوۂ حنین میں دس ہزار کی جماعت میں صرف 80 (اسّی) اصحاب ثابت قدمی کے ساتھ شمع نبوت کے اردگرد اپنی فدائیت کے جوہر دکھاتے رہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان ہی جان نثاران میں تھے۔

"حضور پاک ﷺ نے فرمایا مجھے ایک مٹھی خاک اٹھا دو۔ میں نے خاک اٹھا کر دی تو آپ نے مشرکین کے منہ کی جانب پھینک دی جس سے ان کی آنکھیں غبار آلود ہو گئیں پھر ارشاد ہوا مہاجرین وانصار کہاں ہیں؟ میں نے اشارہ سے بتایا حکم ہوا کہ تو انہیں آواز دے کر بلاؤ؟ میں نے چیخ کر پکارا تو سب ایک دم پلٹ پڑے۔ اس وقت ان کی تلواریں نور ایمان سے اس طرح چمک رہی تھیں جس طرح شعلے دہکتے ہیں۔ غرض بگڑا ہوا کام پھر بن گیا۔ مشرکین مغلوب ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا۔

32 ہجری میں جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا سن مبارک ساٹھ برس سے متجاوز ہو چکا تھا۔ ایک روز ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی۔ خدا مجھے آپ کی آخری زیارت سے محروم نہ رکھے میں نے گزشتہ شب کو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک بلند منبر پر تشریف فرما ہیں اور آپ سامنے حاضر ہیں۔ اس حالت میں ارشاد ہوتا ہے۔ ابن مسعود! میرے بعد تمہیں بہت تکالیف پہنچائی گئی۔ اوپر میرے پاس چلے آؤ۔ فرمایا: خدا کی قسم تم نے یہ خواب دیکھا ہے؟ بولا ہاں۔ فرمایا: ہاں تم میرے جنازہ میں شریک ہو کر مدینہ لے جاؤ گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور پرنور ﷺ کے خادمین خاص میں شامل تھے۔ مسواک اٹھا رکھنا، جوتا پہنانا، سفر کے موقعہ پر عصا لے کر آگے چلنا۔ آپ کی مخصوص خدمت تھی اس خدمت گزاری کے ساتھ وہ آنحضرت ﷺ کے ہمدم اور ہمراز تھے۔ قرب خاص میسر تھا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم یمن سے آئے اور کچھ دنوں تک

Marfat.com

مدینہ منورہ میں رہے۔ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کثرت سے آتے جاتے دیکھا۔ کہ ایک عرصہ تک خاندان رسالت کا فرد ہونا گمان کرتے رہے غرض اس خدمت گزاری اور ہر وقت کی حاضر باشی سے ان کو قدرۃ سب سے زیادہ خرمن کمال کی خوشہ چینی نصیب ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن پاک کے سب سے بڑے عالم تھے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ قرآن مجید میں کوئی آیت ایسی نہیں جن کی نسبت میں یہ نہ جانتا ہوں کہ کب، کہاں اور کس کے بارے میں اتری ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ تلاوت قرآن کے نہایت شائق تھے اور تنہائی کے موقع میں عموماً اس سے دل بہلایا کرتے۔ بسا اوقات خود آنحضرت ﷺ بھی ان سے قرآن کی کوئی سورۃ پڑھوا کر سنتے اور محظوظ ہوتے۔ خود کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ارشاد ہوا سورۃ النساء پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! قرآن آپ پر نازل ہوا اور آپ کو میں سناؤں ارشاد ہوا۔ کیوں نہیں۔ لیکن میں دوسرے کی زبان سے سننا چاہتا ہوں۔ تعمیل ارشاد کی۔

ایک مرتبہ حدیث بیان کرتے ہوئے اتفاقاً ان کی زبان سے قال رسول اللہ کا فقرہ نکل گیا تو دیکھا کہ ان کا تمام بدن تھرا اٹھا اور خوف و ہراس سے عرق عرق ہو گئے۔

ٹانگیں نہایت پتلی تھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کو چھپائے رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ آنحضرت ﷺ کے لئے مسواک توڑنے کے لئے پیلو کے درخت پر چڑھے تو ان کی پتلی پتلی ٹانگیں دیکھ کر لوگوں کو بے اختیار ہنسی آ گئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم ان کی پتلی ٹانگوں پر ہنستے ہو حالانکہ یہ قیامت کے روز میزان عدل میں کوہ احد سے بھی بھاری ہوں گی۔

انہیں حجرہ مبارک میں بھی آنے کی اجازت تھی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں راز دان رسول علیہ السلام کے نام سے معروف ہو گئے۔

آپ کی تربیت حضور نبی کریم ﷺ نے فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ کے متعلق یہ بات مشہور ہو گئی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے قریب تر ہیں۔

حدیث مبارک ہے "جسے یہ بات پسند آتی ہے کہ وہ قرآن مجید کو اس لہجہ میں پڑھے

Marfat.com

جس میں وہ نازل ہوا ہے تو وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت کا انداز اپنائے۔"

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ (امین الامت)

نجران کے عیسائی وفد کو حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

"میں تمہارے ساتھ ایسے امین کو بھیجوں گا جو انتہا درجے کا امانت دار ہے۔"

حضور ﷺ کا ارشاد سن کر وہاں پر موجود صحابہ رضی اللہ عنہم نہایت شوق سے دیکھنے لگے کہ یہ شرف کس خوش بخت کو نصیب ہوتا ہے۔

رحمت عالم ﷺ نے اپنے ایک جان نثار کی طرف شفقت بھری نظروں سے دیکھا اور ان کا نام لے کر فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔

هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

یہ اس امت کے امین ہیں۔

آپ نے شروع میں اسلام قبول کیا۔ ان دنوں اسلام لانا مصائب اور آزمائشوں کو دعوت دینا تھا۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی بلاخوف و خطر اسلام کی صف میں شامل ہو گئے۔

جب ایک اتفاقی غلطی سے لڑائی کا پانسہ پلٹ گیا اور سرور عالم ﷺ زخمی ہوئے تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بے تاب ہو گئے اور اپنے عشق رسول کا حیرت انگیز ثبوت دیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ:

میں نے دیکھا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کو اکیلا پا کر مشرق کی جانب سے ایک پرندے کی طرح فضاء میں پرواز کرتا ہوا تیزی سے حضور ﷺ کی طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے میں بھی آپ ﷺ کی حفاظت کے لئے تیزی سے بھاگا اور کہا کہ الٰہی خیر ہو۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ شخص جو مجھ سے پہلے پہنچ چکا تھا۔ ابوعبیدہ بن الجراح ہے اس موقع پر ایک کافر کے وار سے خود کی کڑیاں رسول اللہ ﷺ کے رخسار مبارک میں دھنس گئی تھیں۔ ابوعبیدہ نے آگے بڑھ کر یہ کڑیاں اپنے دانتوں سے پکڑ کر کھینچیں یہاں تک کہ وہ باہر آ گئیں لیکن اس کوشش میں ابوعبیدہ کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ (طبقات ابن سعد)

Marfat.com

ابن سعد کا بیان ہے کہ صلح نامہ حدیبیہ میں جن اصحاب نے بطور گواہ اپنے دستخط کئے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (عشرہ مبشرہ)

13 نمبر پر اسلام لائے

شعبان 6 ہجری سرور دو عالم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو قبیلہ بنوکلب کی جانب روانہ کیا تو چلنے سے پہلے ان کا عمامہ کھول کر خود اپنے دست مبارک سے ان کے سر پر سیاہ عمامہ باندھا اور ان کی پشت پر چار انگشت شملہ چھوڑ دیا:

''عبدالرحمٰن عمامہ اس طرح باندھا کرو کیونکہ یہ عمدہ اور پسندیدہ طریقہ ہے۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لئے جس باغ کی وصیت اپنے انتقال سے پہلے کی وہ چار لاکھ درہم میں فروخت ہوا۔ پچاس ہزار دینار اور ایک ہزار گھوڑے وفات سے قبل راہ خدا میں وقف کئے۔ اور بدری صحابہ میں سے ہر ایک کے لئے چار چار سو دینار کی وصیت کی۔ (اس وقت چار سو بدری صحابی بقید حیات تھے۔)

غزوۂ بدر میں آپ کے جسم پر 21 زخم آئے۔ ایک زخم ٹانگ پر تھا جس سے آپ لنگڑانے لگے تھے۔

قریش میں سب سے زیادہ مال دار تھے۔ اور سخی بھی بہت زیادہ تھے۔ ایک روز تیس غلام راہ خدا میں آزاد کئے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن عوف آسمان والوں میں بھی امین ہے اور زمین والوں میں بھی آپ کو یہ عظیم شرف بھی حاصل ہے کہ غزوۂ تبوک میں آنحضرت ﷺ نے آپ کے پیچھے ایک نماز پڑھی۔

بیہقی اور حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رحمت عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت دایہ کی خدمت حضرت شفاء بنت عوف رضی اللہ عنہا نے انجام دی۔ وہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی ہم جد اور قریبی رشتہ دار تھیں۔

ایک روایت میں ہے کہ جب لڑائی کی آگ پوری شدت سے بھڑک رہی تھی۔ حضرت

Marfat.com

حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ نے ان سے پوچھا تم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھا ہے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وہ پہاڑ کی طرف، کفار کے نرغہ میں تھے۔میں نے ادھر جانا چاہا لیکن آپ پر نظر پڑگئی اس لئے ادھر چلا آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: عبدالرحمٰن کو فرشتے بچا رہے ہیں۔

اب حضرت حارث رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو دیکھا کہ ان کے سامنے کافروں کی سات لاشیں پڑی تھیں۔ انہوں نے پوچھا کیا ان سب کو آپ نے قتل کیا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ارلحاط اور فلاں فلاں کو تو میں نے قتل کیا ہے۔ باقی مشرکین کے قاتل مجھے نظر نہیں آئے۔ یہ سن کر حضرت حارث رضی اللہ عنہ پکار اٹھے رسول اللہ ﷺ نے بالکل صحیح فرمایا تھا۔ (سیر انصار)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم ﷺ سے والہانہ محبت تھی۔ غزوات میں بھی وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر فیضان نبوی سے بہرہ یاب ہوتے تھے۔ مسند احمد، کنز العمال، ترمذی، مستدرک حاکم وغیرہ میں خود حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب رسول ﷺ میں سے پانچ یا چار آدمی آپ سے جدا نہ ہوتے تھے تاکہ کسی وقت آپ ﷺ کو کوئی ضرورت پیش آئے تو اس کو پورا کر سکیں۔

ایک دن میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مکان سے باہر نکلے میں آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ بلندی پر واقع ایک باغ میں داخل ہوئے وہاں آپ سربسجود ہو گئے اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے ڈر پیدا ہوا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح قبض کر لی ہے۔ یہ خیال آتے ہی میں رونے لگا۔ حضور ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا عبدالرحمٰن تجھے کیا ہو گیا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ میں سمجھا کہ آپ ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے اس لئے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جبریل نے مجھ سے کہا کہ کیا میں آپ کو بشارت نہ دے دوں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جو آپ پر درود بھیجے گا میں بھی اس پر درود بھیجوں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر سلامتی نازل کروں گا۔

Marfat.com

میرا یہ طویل سجدہ سجدۂ شکر ہے۔

ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اسد الغابہ میں اور امام سیوطی نے الجامع الصغیر میں اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج سے فرماتے تھے کہ جو شخص میرے بعد تمہاری خدمت کرے وہ صادق اور سخی ہوگا۔ الٰہی عبدالرحمٰن بن عوف کو سلسبیل (جنت کا ایک چشمہ) سے سیراب کر۔

گویا خود ذاتِ رسالت نے اشارہ فرما دیا کہ میرے وصال کے بعد عبدالرحمٰن بن عوف ازواج مطہرات کی خدمت کرے گا اور وہ صادق اور سخی ہوگا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ القرشی التیمی (عشرہ مبشرہ)

طلحہ اظہر اور طلحہ القباض

آپ کے لنگر میں ہر روز ایک ہزار دینار کے وزن کا غلہ پکا کرتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کو دیکھ کر ایک بار فرمایا تھا: "جو کوئی زندہ شہید کو دیکھنا چاہے وہ طلحہ کو دیکھ لے۔"

غزوہ احد میں سرکار دو عالم ﷺ کی سپر بن کر کھڑے رہے اور تلوار کا وار اپنے ہاتھ پر لیا جس سے آپ کا ہاتھ شل ہو گیا۔ (انسائیکلوپیڈیا اصحاب النبی، ڈاکٹر ایم ایس ناز)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے جسم پر ستر سے زیادہ زخم شمار کیے۔

(فتح الباری جلد 7 ص 66)

غزوۂ حنین میں بھی آپ ثابت قدم رہے۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ (عشرہ مبشرہ)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ 16 سال کے تھے۔ جب آپ نے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے راہ خدا میں میان سے شمشیر نکالی اور دو دفعہ (احد اور قریظہ) میں آپ کو نبی کریم ﷺ نے فداک ابی وامی فرمایا۔ حضور ﷺ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے حواریوں میں شمار کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کو "اشجع العرب" کہا کرتے تھے۔ (انسائیکلوپیڈیا)

Marfat.com

حضرت خبیب انصاری رضی اللہ عنہ (بلیغ الارض)

مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ سے والہانہ عقیدت اور محبت تھی اور ان کے دل میں دین حق پر مرمٹنے کا جذبہ ہر وقت موجزن رہتا تھا۔ حضور ﷺ بھی ان پر بڑی شفقت فرماتے تھے اور اسی بے پایاں شفقت نبوی نے انہیں مثالی مردمومن بنا دیا تھا۔ (طالب الہاشمی، شمع رسالت کے پروانے)

مشہور صحابی حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو کبھی کبھی غشی کے دورے پڑتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے ان دوروں کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے قتل کے وقت تماشائیوں میں موجود تھا مجھے جب کبھی خبیب رضی اللہ عنہ کی بددعا یاد آجاتی ہے تو میں کپکپا کر بے ہوش ہو جاتا ہوں۔ اور یہ میرے بس کی بات نہیں۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے جو دعا کی تھی اس کا اثر ایک سال کے اندر ظاہر ہو گیا۔ جو لوگ ان کے قتل میں شریک تھے نہایت بے کسی کی حالت میں مارے گئے۔

اشعار:

"میں اپنی غریب الوطنی اور بے کسی کی فریاد اپنے خالق سے کرتا ہوں۔ واللہ میں جب اللہ کی راہ میں جان دے رہا ہوں تو مجھے پرواہ نہیں کہ کس پہلو پر گرتا ہوں اور کیسے جان دیتا ہوں۔ ذات باری تعالیٰ سے امید ہے کہ اگر وہ چاہے تو میرے جسم کے ہر ٹکڑے پر برکت نازل کرے۔"

یہ اشعار پڑھنے کے بعد انہوں نے دعا مانگی:

"الٰہی ہم نے تیرے رسول ﷺ کا فیصلہ ان لوگوں تک پہنچا دیا تو اپنے رسول برحق کو ہمارے حال کی خبر پہنچا دے۔"

اس وقت حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی زبان پر اپنے قاتلوں کے لئے بے اختیار یہ بددعا جاری ہو گئی:

"اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَاتُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا۔"

Marfat.com

"اے اللہ ان میں سے ہر ایک پر اپنا قہر نازل کر اور ان کو پراگندہ کر کے ہلاک کر۔ ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ۔"

مشرکین حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی بددعا سے اتنے خوفزدہ ہوئے کہ ان میں اکثر پہلو کے بل زمین پر لیٹ گئے۔ کانوں میں انگلیاں ٹھونس دی۔

اس بددعا کے بعد حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے پھانسی کا پھندا اپنے گلے میں ڈال لیا۔ عروہ اور موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ مشرکین نے جب حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکایا تو ان کو پکارا اور قسم دے کر پوچھا کیا تمہیں پسند ہے کہ محمد ﷺ تمہاری جگہ سولی پر ہوں اور تو اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"خدا کی قسم مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے پائے اقدس میں کانٹا بھی چبھے اور میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا رہوں۔"

"انہوں نے بہت کوشش کی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا چہرہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیں لیکن ناکام رہے۔ بالآخر ایک مشرک نے ان کے سینے میں اس زور سے نیزہ مارا کہ جسم کے آر پار ہو گیا۔ وہ شہید ہو گئے۔

عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا خُبَیْبُ ٭ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا خُبَیْبُ

اے خبیب تجھ پر سلام ٭ اے خبیب تجھ پر سلام

صحابہ کرام نے حیرت سے حضور ﷺ کی طرف دیکھا کہ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔

سرورِ عالم نے ان کی حیرت کو پہچان لیا اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"خبیب کو اللہ کے دشمنوں نے قتل کر ڈالا۔ یہ جبریل مجھے اس کا سلام پہنچانے آئے تھے۔"

یہ شہید راہ حق جن کا سلام، تین سو میل دور ان کے مقتل سے روح الامین نے سرورِ عالم ﷺ کو پہنچایا اور جن پر خود سید الانام امام المرسلین ﷺ نے سلام بھیجا۔ قبیلہ اوس کے چشم و چراغ حضرت خبیب بن عدی انصاری تھے۔

Marfat.com

مرنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کی اور طویل نہ کی کہ کہیں یہ نہ سمجھیں موت سے ڈر کر نماز طویل کر رہا ہے۔

حضرت خبیب کے ساتھی حضرت زید بن الدثنہ

اس واقعہ کے عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ جب مشرکین حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید کو لائے تو وہ دونوں ایسی بشاشت اور محبت سے بغلگیر ہوئے کہ کفار حیرت زدہ ہو گئے پھر دونوں ایک دوسرے کو صبر و استقلال کی تلقین کرنے لگے۔

کفار نے انہیں فوراً ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔ جب حضرت خبیب رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو زید کو مقتل میں لائے۔

ابوسفیان نے ان سے پوچھا:

"اے زید تجھ کو خدا کی قسم سچ سچ بتانا کہ کیا تم یہ پسند نہ کرو گے کہ تمہاری بجائے محمد ﷺ کی گردن ماری جائے اور تم اپنے اہل و عیال میں خوش و خرم رہو۔"

ابن اسحاق اور ابن ہشام کا بیان ہے کہ اس مردِ حق آگاہ نے بھی انہیں ویسا ہی جواب دیا۔ جیسا کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ دے چکے تھے۔ فرمایا:

"معاذ اللہ میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ محمد ﷺ کے پائے اقدس میں کانٹا بھی چبھ جائے۔"

ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا:

"تم نے دیکھا محمد ﷺ کے ساتھی جس قدر محبت اس سے کرتے ہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔"

دو روایات

(1) ابن جریر طبری، حافظ ابن حجر عسقلانی کا بیان ہے کہ اس واقعہ کے بعد ایک دن جناب رسالت مآب ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مکہ جا کر خبیب کی لاش کا پتہ لگاؤ اور اسے سولی سے اتارو۔ حضرت عمرو بہت تیز رفتار تھے وہ دن رات ایک کر کے مکہ پہنچے۔ رات کی تاریکی میں اس مقام پر گئے جہاں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

لاش سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔ انہوں نے درخت پر چڑھ کر سولی کی رسی کاٹی۔ لاش زمین پر گری۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کا ارادہ تھا کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے جسد اطہر کو مدینہ اٹھا لے جائیں لیکن جب وہ درخت سے نیچے اترے تو یہ دیکھ کر نقش بہ دیوار بن گئے کہ لاش غائب تھی یوں ''کیا زمین نگل گئی۔''

(2) ''کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چند دن بعد رحمت عالم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا۔ کون شخص ہے جو خبیب کی لاش کو سولی سے اتار لائے اور جنت کا حقدار بن جائے۔''

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیک وقت اٹھے عرض کیا:

''یا رسول اللہ ﷺ! یہ کام ہم کریں گے۔ چنانچہ دونوں چھپتے چھپاتے مکہ پہنچے۔ جس رات کو خبیب کے مقتل میں گئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کی لاش سولی پر بالکل تروتازہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسی دن واصل بحق ہوئے ہوں کیونکہ ان کے ہاتھ پر زخم تھا جس سے خون ٹپک رہا تھا حالانکہ ان کو شہید ہوئے چالیس دن گزر چکے تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے لاش کو سولی سے اتارا اور اسے اپنے گھوڑے پر رکھ کر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینے کا رخ کیا۔ صبح ہوئی تو قریش کو کسی ذریعہ سے اس بات کا علم ہو گیا۔ چنانچہ مسلح مشرکین اونٹوں پر سوار ہو کر حضرت زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کے تعاقب میں روانہ ہوئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے سواروں کو اپنے سر پر پایا تو انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش گھوڑے سے اتار کر زمین پر رکھ دی زمین فوراً اس لاش کو نگل گئی۔ اس وجہ سے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو بلیغ الارض کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔

حضرت زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم نے جب دربار رسالت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا تو حضور ﷺ بہت مسرور ہوئے اور فرمایا کہ جبریل امین نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تم دونوں پر فخر کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت معاذ بن جبل الخزرجی رضی اللہ عنہ
(ابو عبد الرحمٰن کنیت تھی)

دراز قد، خوب رو، سفید رنگ دانت سفید موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے۔ بزرگ جسم، آپ نے بیعت عقبہ ستر صحابہ کی شمولیت سے کی تھی۔ مواخات میں عبداللہ بن مسعود کا بھائی بنایا گیا۔ دو دینی بھائی، ایک امام الفقہاء (معاذ بن جبل) اور دوسرا افقہہ الامت (عبداللہ بن مسعود)۔ بدر و احد غزوات میں شرکت کی۔ سرور دو عالم ﷺ کے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے آپ کو یمن کا حاکم مقرر کیا گیا۔

رخصت کے وقت حضور پاک ﷺ نے فرمایا تم مجھے اس دنیا میں نہ ملوگے۔ آپ رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے۔ حضور پاک ﷺ بھی آبدیدہ ہو گئے۔

آنحضرت ﷺ نے یمن کے پانچ حصہ کیے:

قسمت	حاکم
صنعاء	خالد بن سعید
کندہ	مہاجرین ابوامیہ
حضرموت	زیاد بن لبید
زبید، رفعہ، عدن اور ساحلی علاقہ	ابوموسیٰ اشعری
جند	معاذ بن جبل

شرائع اسلام کی تعلیم اور قرآن مجید کی عام تدریس اور مقامات عامہ کی نگرانی اور جملہ عمال یمن کے اموال کی فراہمی بھی معاذ بن جبل کے سپرد تھی۔

حضور پاک ﷺ کا ارشاد گرامی:

اَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ۔

"حلال اور حرام جاننے میں سب سے زیادہ عالم معاذ بن جبل ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ "یَاْتِیْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَمَامَ الْعُلَمَاءِ۔"

قیامت کے روز معاذ بن جبل جملہ علماء کے پیش پیش چلتے ہوئے حاضر ہوں گے۔

Marfat.com

حضرت مفتی محمد خان قادری نے خطبہ جمعہ میں فرمایا یہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے اور یہ بشارت خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے وصال حضور پاک ﷺ کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے جبکہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے فرمائی تھی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ معلم الخیر بھی تھے۔ اللہ و رسول کی اطاعت کرنے والے بھی تھے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ السابقون الاولون میں سے تھے۔ عمر بوقت اسلام 18 سال تھی۔ عالم شباب میں کئی امنگیں دل میں ہوتی ہیں مگر ان کے دل میں اگر کوئی امنگ تھی تو یہی کہ ہر وقت اپنے ہادی برحق ﷺ کی خدمت اقدس میں رات دن گزار دے اور اپنی قیمتی جان آپ پر نثار کر دے اور مکہ میں دعوت حق سے بچے بچے کا سر کا شانہ نبوی پر جھکا دیں اور مشرکین مکہ کے بتوں کو پاش پاش کر ڈالیں۔

ایک بت پرست رئیس اعظم عمرو بن جموح (خاندان بنو سلمٰی) لکڑی کے بت کو بار بار رات کو جا کر گندگی کے گھڑے پر ڈال آتے۔ ایک دن بت پرست نے تلوار اس کے گلے میں لٹکائی اور کہا خود حفاظت کرو۔ جب بت پھر گھڑے میں پایا گیا تو اس نے سوچا جو اپنی حفاظت نہیں کر سکتا ہماری کیا حفاظت کرے گا۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔

حضور پاک ﷺ کی آمد پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی مسرت وخوشی کا یہ عالم تھا کہ قدم زمین پر نہ ٹکتے تھے۔ دل و جان تک ہی بیعت کے وقت رحمت دارین ﷺ پر نثار کر بیٹھے تھے۔ اب تھوڑی دیر بھی کاشانہ رسالت مآب علیہ السلام سے جدا ہونا ان پر شاق گزرتا تھا۔

ان کی بے پناہ عقیدت ومحبت کا رحمت دارین علیہ السلام سے بڑھ کر کون قدر دان ہو سکتا تھا۔ رحمت دو عالم علیہ السلام کی شفقت ان پر خاص الخاص تھی وہ دن رات فیضان نبوی سے خوب بہرہ یاب ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کا سینہ قرآن مجید اور ارشادات نبوی کا مخزن بن گیا اور ایک دنیا ان کی تبحر علمی کی معترف اور مداح ہو گئی۔ (عظمت صحابہ، از محمد ادریس)

ایک روایت کے مطابق ایک حصہ کے حاکم کے علاوہ سارے یمن کے اموال کے

Marfat.com

انچارج آپ تھے۔ عام حالات میں حاکم کو ہدیہ لینا منع ہے لیکن حضور ﷺ نے فرمایا:

"معاذ تم پر قرض بہت ہے اگر کوئی ہدیہ لائے تو قبول کر لینا میری طرف سے اجازت ہے۔"

یمن روانگی کے وقت حضور پاک ﷺ نے استفسار فرمایا کہ فیصلے کس طرح کرو گے۔ جواباً عرض کیا فیصلہ پہلے قرآن پاک پھر حدیث مبارک اور اگر ان میں سے مسئلہ نہ ملے گا تو قرآن پاک اور حدیث پاک کی روشنی میں اپنی رائے سے کروں گا۔

حضور پاک ﷺ نے جب روانگی کے وقت فرمایا کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عاشق رسول تھے۔ آپ سے والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔ ہادی برحق علیہ السلام کا ارشاد سن کر بے تاب ہو گئے اور بے اختیار رونا شروع کر دیا۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ہر قسم کی مصیبتوں سے بچائے اور جن وانس کے شر سے محفوظ رکھے۔

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ اس موقع پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بڑی حسرت سے مدینہ منورہ پر ایک نظر ڈالی اور کہا:

"یا الٰہی میں اہل تقویٰ کو دوست رکھتا ہوں۔"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ابھی یمن میں ہی تھے۔ ربیع الاول میں رحمت دارین ﷺ اللھم الرفیق الاعلیٰ اپنی زبان مبارک پر بار بار فرماتے ہوئے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے مطاع اور محبوب ﷺ کی دائمی جدائی کی خبر سنی تو آپ پر کوہ الم ٹوٹ پڑے۔ یمن سے دل اداس ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد امارت کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو کر مدینہ طیبہ واپس آ گئے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں بھی زیادہ عرصہ قیام نہ کیا۔ انہوں نے ہادی برحق ﷺ کا یہ ارشاد حرز زبان بنا رکھا تھا کہ سب سے افضل عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ شام جانے والے مجاہدین میں شامل ہو گئے۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے جب رومی بادشاہ کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا تو آپ ان کی شان وشوکت دنیاوی سے قطعاً متاثر نہ ہوئے بلکہ فرمایا:

Marfat.com

''میں ان قیمتی قالینوں اور پُر تکلف فرشوں پر بیٹھنا گناہ سمجھتا ہوں جو غریبوں پر ظلم کر کے حاصل کئے گئے ہیں۔ یہ چیزیں دنیا کی زیب وزینت ہیں۔ خداوند کریم نے ہمیں دنیا سے بے رغبت رہنے کا حکم دیا ہے اور بے جا خرچ، تکبر اور غرور سے منع کیا ہے اس لئے میں زمین پر ہی بیٹھوں گا۔''

بیت المقدس کے قیام کے دوران ایک دفعہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب اذان دی تو اپنے آقا و محبوب کی یاد نے بے خود کر دیا۔ زارو قطار رونے لگے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے معاذ رضی اللہ عنہ میں تمہیں جنت کا ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ انہوں نے بصد شوق عرض کیا ضرور یا رسول اللہ ﷺ! فرمادیں فرمایا۔ ''**لاحول ولا قوة اِلا باللّٰه**'' صدق دل سے بکثرت پڑھا کرو۔

حضور پاک ﷺ کو بھی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ یکا یک حضور پاک ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑ لیا اور فرمایا: ''میں تم سے بہت محبت رکھتا ہوں۔''

نوجوان نے فرط مسرت سے بے خود ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے بھی آپ سے غایت درجہ محبت ہے اور آپ مجھے دنیا کی ہر شے سے بڑھ کر محبوب ہیں۔ سید المرسلین ﷺ نے متبسم ہو کر فرمایا۔ اچھا تو تمام نمازوں کے بعد یہ دعا پڑھنا کبھی نہ بھولنا۔

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

میرے رب! مدد کر میری اپنے ذکر اور شکر اور اپنی اچھے طریقے سے عبادت کرنے پر۔

یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کے ارشاد پر ہمیشہ عمل کروں گا اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی وصیت کروں گا۔

اصحاب رسول والہانہ محبت اور عقیدت سے سرشار تھے اور حضور پاک ﷺ بھی انہیں بے حد شفقت اور الفت سے نوازتے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ خوش بخت

Marfat.com

صحابی تھے جو حضور پاک ﷺ کے منظور نظر تھے۔ اور حضور پاک ﷺ نے ان کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑ کر فرمایا: ”میں تم سے بہت محبت رکھتا ہوں۔“

یہ دولت لازوال اور نعمت عظمیٰ اصحاب الرسول کا نصیب تھا۔

حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ

قبیلہ خزرج، مدینہ منورہ، السابقون الاولون میں شامل، دراز قد، دوہرے بدن کے وجیہہ، خوش پوش، نیک فطرت حسین وجمیل اور صالح جوان تھے۔

11 بعد بعثت نبوی میں یثرب (مدینہ منورہ) کے چھ خوش بخت خزرجی اسلام کی نعمت سے مالا مال ہو کر مکہ معظمہ سے واپس آئے تو یہاں بھی چراغ سے چراغ جلنے لگا۔ جونہی ان کے کانوں میں دعوت حق کی آواز پڑی۔ انہوں نے بلا تامل اس پر لبیک کہا۔ اگلے سال حج کے موقع پر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ قبیلہ خزرج کے نو اور قبیلہ اوس کے دو مسلمانوں کے ساتھ مکہ معظمہ جا کر عقبہ کے مقام پر ہادی برحق نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دست مبارک پر بیعت کر کے انصار مدینہ کے السابقون الاولون کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ 13 بعد بعثت نبوی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے اور بارہ نقیب مقرر ہوئے تو آپ بھی ان میں سے ایک تھے۔ والدہ ماجدہ حضرت قرۃ العین بھی اسلام لائیں۔

مسند احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ میں ہے کہ بیعت سے واپس ہو کر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہر وقت سرور کونین ﷺ کے جمال جہاں آراء سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے ہمیشہ بے تاب رہتے تھے۔

چنانچہ ہجرت نبوی سے قبل تھوڑے تھوڑے دنوں کے وقفہ سے دو مرتبہ مکہ معظمہ پہنچ کر اپنے ہادی برحق ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے حالانکہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کا فاصلہ تین سو میل ہے۔ سرور کونین رسول ہاشمی ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں نزول اجلال فرمایا تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو گویا تمام جہاں کی نعمتیں مل گئیں۔ وہ اپنے وقت کا بیشتر حصہ بارگاہ رسالت ﷺ میں گزارتے تھے اور فیضان نبوی

Marfat.com

سے خوب فیض یاب ہوتے یہاں تک کہ وہ علم وفضل کے اعتبار سے بلند مقام پر پہنچ گئے حتی کہ عالم اسلام کی پہلی درسگاہ جو اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کے لئے قائم ہوئی وہ اس کے اول معلم مقرر ہوئے۔

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت عبادہ بن صامت بیمار ہو گئے تو خود حضور پاک ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

11 ہجری حضور پاک ﷺ سفر آخرت سے پہلے علیل ہوئے تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی بیقراری کا عجب عالم تھا۔ بلا ناغہ صبح وشام عیادت کے لئے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تھے۔

حضور پاک ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی زندگی کا بیشتر حصہ درس وتدریس، افتاء، وعظ ونصیحت اور بعض اہم حکومتی ذمہ داریوں کی سرانجام دہی میں گزرا۔ جذبہ جہاد سے آخر دم تک سرشار رہے۔ جس وقت موقع ملتا سربکف میدان میں پہنچ جاتے۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ حضور پاک ﷺ کے مخلص ترین شیدائی اور راہ حق کے ایک سرفروش مجاہد ہی نہ تھے بلکہ علم وفضل کے اعتبار سے بھی ان کا مرتبہ اتنا بلند تھا کہ اساطین امت میں شمار ہوتے تھے۔ فقہاء صحابہ میں خاص مقام رکھتے تھے۔ وہ ان پانچ انصاری صحابہ میں سے ایک ہیں جنہوں نے حضور رسالت مآب ﷺ کے سامنے ہی پورا قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور خود ذات رسالت مآب ﷺ سے ایسے ذوق وشوق سے دینی تعلیم حاصل کی تھی کہ حدیث اور فقہ میں بھی درجہ کمال پر پہنچ گئے تھے۔

آخری وقت 72 سال کی عمر میں بیمار ہوئے:

فرمایا جو کچھ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا تم لوگوں تک پہنچا دیا۔ البتہ ایک حدیث باقی تھی اس کو اب بیان کر دیتا ہوں۔ حدیث بیان کر چکے تو آخری ہچکی لی اور وصال ہو گیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ

عظیم المرتبت صحابی رسول۔ تعلق خزرج (انصار مدینہ) 13 بعد بعثت بیعت عقبہ ثانیہ

Marfat.com

کے موقع پر اپنے والد کے ہمراہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

بیعت عقبہ ثانیہ اہم واقعہ تھا۔ انصار نے وعدہ کیا۔ جس پر مدینہ منورہ میں اسلام کا پودا بڑا ہوا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد نے غزوہ احد سے پہلے اپنے بیٹے کو بلا کر کہا:

"بیٹے میرا دل کہہ رہا ہے کہ اس لڑائی میں مجھے سب سے پہلے شہادت نصیب ہوگی۔ مجھے اپنی جان مال اور اولاد ہر شے سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ محبوب ہیں۔ تم کو وصیت کرتا ہوں کہ گھر پر رہ کر آپ کی اچھی طرح خبر گیری کرنا اور مجھ پر جو قرض ہے اس کو ادا کر دینا۔"

کیا ہی لوگ تھے۔ انسانی تاریخ ایسے بلند کردار، اللہ والے کب پیدا کر سکی۔ یہ عظیم الشان انسان جن کا جینا مرنا اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اور جن کے دل محبوب خدا ﷺ کی محبت سے سرشار اور لبریز تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے میدان احد میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہادت پائی۔ جابر بن عبداللہ کی پھوپھی ہند بنت عمرو نے جب مثلہ شدہ نعش دیکھی تو ان کی چیخ نکل گئی۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

"تم روؤ یا نہ روؤ فرشتے اپنے پروں سے عبداللہ پر سایہ کئے ہوئے ہیں۔"

جامع ترمذی میں ہے کہ غزوہ احد کے بعد حضرت جابر رضی اللہ عنہ سخت غمزدہ اور دلگیر تھے۔ حضور ﷺ نے انہیں اس حالت میں دیکھ کر پوچھا:

جابر تم اتنے غمگین کیوں ہو۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ باپ شہید ہو گئے بہت سا قرض اور بچے چھوڑ گئے انہی کے فکر میں مبتلا ہوں۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کی شہادت کے بعد ان سے بلا واسطہ اور بے حجاب گفتگو فرمائی حالانکہ اللہ تعالیٰ کسی سے بے پردہ کلام نہیں کرتا۔ اس نے تیرے باپ کو اپنے سامنے بلا کر فرمایا۔

اے میرے بندے! جو تمنا ہو بیان کر۔ انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار مجھے پھر دنیا

Marfat.com

میں بھیج دے تا کہ میں پھر تیرے دشمنوں سے جا کر لڑوں اور شہادت پاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا قطعی فیصلہ ہے کہ جو دنیا سے آئے گا وہ واپس نہیں بھیجا جائے گا۔ عبداللہ نے عرض کیا کہ الٰہی میرے حال کی خبر میرے پسماندگان کو ہی دے دیں۔ اس پر یہ ارشاد خداوندی نازل ہوا کہ ''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں۔''

یہ جانثار اور سرفروش عاشقان رسول کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعلیٰ ترین درجہ رکھتے ہیں۔

بہر حال رحمت عالم ﷺ کا ارشاد سن کر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو تسکین ہوئی۔ اس واقعہ کے چند دن بعد حضور ﷺ صبح کے وقت حضرت جابر کے ایک باغ میں تشریف لے گئے اور ان کے دو باغوں سے جو کھجور حاصل ہوئی تھی اس کے ڈھیر پر بیٹھ گئے۔ اس سے پہلے حضور ﷺ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے یہودی قرض خواہوں کو کچھ رعایت کرنے یا قرض دو قسطوں پر وصول کرنے کی ترغیب دے رہے تھے۔ لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا تھا اب حضور پاک ﷺ نے حکم دیا کہ جابر کھجور تقسیم کرنا شروع کرو۔ انہوں نے کھجوریں بانٹنا شروع کیں اور حضور پاک ﷺ دعا میں مشغول ہو گئے۔ خدا کی قدرت کھجوروں میں اتنی برکت ہوئی کہ تمام قرض ادا ہو کر کثیر تعداد بچ گئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ قرض کا بوجھ اترنے پر بہت خوش ہوئے۔

صحیح بخاری اور مسند احمد بن حنبل میں حضور پاک ﷺ کے معجزات میں تحریر ہے۔ کہ حضور پاک ﷺ ایک دفعہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ گوشت خرما پانی بعد استراحت حضور پاک ﷺ کے پیش کیا اس کے بعد جابر کی اہلیہ سہیلہ بنت مسعود نے اندر سے پکارا کہ:

''یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میرے شوہر اور میرے لئے دعا رحمت کیجئے۔''

سرور عالم ﷺ نے بلا تامل صاحب خانہ اور ان کی اہلیہ کیلئے یوں دعا کی: ''اللہ تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل فرمائے'' اور پھر خوش خوش تشریف لے گئے۔

Marfat.com

غزوہ بدر اور غزوہ احد اپنے والد کے کہنے پر گھر پر رک گئے اور والد خود شریک ہوئے۔
اس کے بعد 19 غزوات میں شریک ہوئے۔

غزوہ خندق کے موقعہ پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور پاک ﷺ کو بھوک کی وجہ سے پتھر پیٹ پر باندھے دیکھا تو گھر جا کر اپنی اہلیہ کو کہا کھانا تیار کر۔ چنانچہ کھانا تیار ہوا تو حضور پاک ﷺ تمام اصحاب الرسول کو ساتھ لے کر وہاں تشریف فرما ہوئے تو تقریباً ایک ہزار آدمی نے کھانا کھایا۔ حضور پاک ﷺ کھانا تقسیم فرماتے رہے کھانا پھر بھی بچ گیا۔

ایک دفعہ اونٹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا رک گیا۔ چلتا نہ تھا۔ حضور پاک ﷺ نے کوڑا لگایا تو تیز ہو گیا۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا مجھے اونٹ فروخت کر دو۔

انہوں نے عرض کی بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں آپ نے فرمایا: قیمت ادا کروں گا۔ چنانچہ مدینہ منورہ تک مہلت ہوئی۔ اس کے بعد اونٹ حوالے کر دیا گیا۔ وہاں پہنچے تو حضور پاک ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس کی قیمت ادا کرنے کا کہا قیمت ادا کر دی اور ساتھ ہی اونٹ بھی واپس کر دیا۔ یہ رقم جو حضور پاک ﷺ نے دی اس کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بطور تبرک ایک تھیلی میں رکھ لیا۔

حضور پاک ﷺ کی رحلت کے بعد مسجد نبوی میں درس و تدریس کا کام شروع کر دیا۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو مدینہ منورہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے اور ان کے فتوؤں پر پورا اعتماد کیا جاتا تھا۔ (1540) ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث مروی ہیں۔ کم و بیش 10 سال حضور پاک ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل تھا۔ اس دوران میں انہوں نے جو کچھ لسان رسالت سے سنا اسے حرز جان بنا لیا۔

کیا ہی خوش قسمت انسان تھے ایک لمحہ بھی صحبت نبوی کا درجہ صحابیت عطا کرتا ہے اور کہاں دس سال صحبت نبوی سے فیض یاب ہونا۔ خوش بختی کی انتہا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں ہے ”میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی اور

Marfat.com

پھر آپ اپنے گھر کی طرف چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا۔ سامنے سے کچھ بچے آ نکلے۔ آپ ﷺ نے از راہ محبت ان سب کے ایک ایک رخسار پر ہاتھ پھیرا۔ جب میری باری آئی تو آپ ﷺ نے میرے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرا۔ اس وقت میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک کی خنکی محسوس کی اور اس کی خوشبو سونگھی ایسا مہک رہا تھا گویا ابھی عطر فروش کے ڈبہ سے نکلا ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو سبقت اسلام، حُبِ رسول، جوش ایمان، سادگی، شغف علم اور حق گوئی میں درجہ تقرب حاصل تھا۔ والہانہ محبت کرتے تھے۔

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ حضور پاک ﷺ کو کسی شے کی ضرورت ہوتی بے تکلف حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے لے لیتے تھے۔ حضور پاک ﷺ بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو کھانے پر گھر لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ سرکہ رکھا اور فرمایا سرکہ نصف سالن ہے۔ اس کے بعد حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ساری عمر سرکہ کو محبوب رکھا۔

ایک دفعہ علیل ہو گئے تو حضور ﷺ خود عیادت کے لئے تشریف لائے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بے ہوش تھے۔ حضور ﷺ نے وضو کر کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے تو ہوش میں آ گئے۔ اس وقت تک ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ماں باپ بھی فوت ہو چکے تھے۔ اسلام میں ایسے شخص کو کلالہ کہا جاتا ہے۔ حضور ﷺ کو اپنے سرہانے رونق افروز دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں مر گیا تو کلالہ ہوں گا۔ کیا اپنی میراث میں سے دو تہائی بہنوں کو دے دوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے دے دو۔ پھر عرض کیا۔ خواہ نصف فرمایا ہاں۔ یہ فرمایا کر باہر تشریف لے گئے۔ لیکن جلد ہی واپس آ کر فرمایا جابر تم اس بیماری میں نہ مرو گے۔ ہاں تمہارے استفسار کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نازل ہوا ہے:

"اے پیغمبر تم سے لوگ کلالہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ اس کے متعلق خدا کا یہ حکم ہے کہ تم بہنوں کو دو تہائی دے سکتے ہو۔"

سرور عالم ﷺ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی محبت اور عقیدت اس انتہا کو پہنچی ہوئی تھی کہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد اپنے تمام کاموں میں حضور ﷺ کے ارشادات

Marfat.com

اور عمل کو پیش نظر رکھتے تھے۔ بلکہ بعض ایسے امور میں بھی آپ ﷺ کا اتباع کرتے تھے جن میں آپ کی تقلید واجب نہیں تھی۔

ایک مرتبہ صرف ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی شاگردوں نے عرض کی آپ کے پاس چادر بھی تھی۔ اس کو کیوں نہ اوڑھ لیا تاکہ دو کپڑے ہو جاتے۔ فرمایا میں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا۔ اب میں نے حضور ﷺ کی تقلید اس لئے کی کہ تم جیسے ناواقف حضور ﷺ کی اس رخصت کو دیکھیں اور معترض ہوں۔

یہ عشق کی انتہا تھی حضور پاک ﷺ کی ہر ادا کو اپنانا شیوۂ عاشقان رسول ہے۔ دلبر اور محبوب کے رنگ میں رنگا جانا ان کی زندگی کا دستور ہے۔

سرور عالم ﷺ نے ایک موقعہ پر مسجد فتح میں متواتر تین روز (پیر، منگل، بدھ) دعا مانگی تھی۔ تیسرے روز بارگاہ الٰہی سے قبولیت دعا کا مژدہ ملا تو روئے انور فرطِ مسرت سے گلنار ہو گیا۔ یہ واقعہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش آیا تھا۔ چنانچہ جب بھی کوئی مشکل پیش آتی۔ مسجد فتح میں جا کر دعا کرتے اللہ تعالیٰ یہ مشکل حل کر دیتا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد نبوی سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا لیکن وہ پانچوں وقت مسجد میں آ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ خواہ کتنی ہی گرمی اور دھوپ ہو ان کی کچھ پرواہ نہ تھی۔

ایک دفعہ مدینہ منورہ مسجد نبوی کے قریب چند مکان خالی ہوئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے وہاں اٹھ آنے کا ارادہ کیا لیکن حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ نماز کے لئے آنے میں ہر قدم پر ثواب ہوتا ہے۔ اس لئے دور سے آنے میں زیادہ ثواب ہے تو انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور تا دم آخر ایک میل دور سے آ کر مسجد میں نماز پنجگانہ ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب بینائی جاتی رہی تو بھی کسی کا سہارا لے کر نماز کے لئے برابر مسجد میں پہنچتے تھے۔

حضرت سعد بن عبادہ ساعدی انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا شمار نہایت عظیم المرتبت صحابہ میں ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے ان چند آدمیوں میں سے تھے جو زمانۂ جاہلیت میں نہایت عمدہ عربی لکھ لیتے تھے۔ 11 بعد

Marfat.com

بعثت مدینہ منورہ کے چھ سعادت مند خزرجی مکہ مکرمہ سے مسلمان ہو کر واپس آئے تو خزرج کے گھر گھر میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے فطرت سعید عطا فرمائی وہ بھی اس زمانے میں شرف اسلام سے بہرہ ور ہو گئے۔ بیعت عقبہ ثانیہ جس میں حضور پاک ﷺ کو مدینہ منورہ کی دعوت دی گئی اور بیعت ہوئی اس میں شامل تھے۔ بیعت کی واپسی پر قریش مکہ کے ہاتھوں لگ گئے پکڑ کر بہت زدوکوب کیا۔ مکہ شریف اسیر رکھا بعد میں انہیں چھوڑ دیا۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاصابہ'' میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ اکثر کھانا بھیجا کرتے تھے۔

ہجرت کے پہلے سال کے اخیر (یا دوسرے سال کے آغاز میں) حضور پاک ﷺ غزوۂ ابواء کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین بنا کر چھوڑ گئے۔

غزوۂ بدر کے وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں سمندر میں کودنے کا حکم دیں تو ہم بلا تامل کود جائیں گے اور خشکی کا حکم ہو تو ہم برک العماد (یمن کا ایک دور دراز مقام) تک اونٹوں کے کلیجے پگھلا دیں گے۔''

بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کے وقت بہت بڑی رقم پیش کی اور خود بھی ہمرکاب ہوئے۔

ایک مرتبہ حضور پاک ﷺ نے دعا فرمائی:

''اے اللہ اپنی برکتیں اور رحمتیں سعد بن عبادہ کی آل پر فرما۔''

سبقت فی اسلام، حُبِ رسول، جوش ایمان، شوق جہاد، انفاق فی سبیل اللہ، جودوسخا میں یکتا تھے۔ حضور پاک ﷺ اکثر آپ کے مکان پر تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دعوت کے موقعہ پر آپ کو دعا دی:

''تمہارے کھانے کو بھلے لوگ کھائیں اور تمہارے پاس روزہ دار روزہ افطار کریں اور

Marfat.com

تمہیں فرشتے دعائیں دیں۔"

اصحاب صفہ کا رہنے کو کوئی گھر اور ذریعہ معاش نہ تھا۔ اس لئے اللہ کے مہمان سمجھے جاتے تھے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روزانہ شام کو اسّی (80) آدمیوں کا کھانا بھجوایا کرتے تھے۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر حضور پاک ﷺ تشریف لے گئے۔ حسب معمول سلام فرمایا تو سعد نے دیدہ دانستہ آہستہ جواب دیا۔ تین دفعہ آپ نے سلام فرمایا: آہستہ تین دفعہ جواب دیا۔ آپ واپس چلنے لگے تو باہر نکل آئے:

"یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میں آپ کا سلام سن رہا تھا اور آپ کے سلام کا جواب اس لئے آہستہ دے رہا تھا کہ آپ ہم پر کثرت سے سلام کریں۔"

عشق و محبت کے یہ انداز خبر دیتے ہیں کہ اصحاب الرسول کس درجہ والہانہ عشق رسول سے مزین تھے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

سرور کونین سے والہانہ محبت کی کیفیت حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ میں تمام عمر رہی۔

ابتداء میں مدینہ منورہ سے جا کر بیعت عقبہ ثانیہ جو تاریخ اسلام میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ان پچھتر نفوس قدسی میں شامل ہوئے اور اپنی جان اور مال کے قربان کرنے کا عہد کیا جس کو تمام عمر نبھایا۔

"حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ" طالب ہاشمی تحریر کرتے ہیں:

"وصال نبی کے بعد عاشقان رسول روضۂ اطہر کو دیکھ کر اپنے جذبات عشق و محبت کو تسکین دے لیا کرتے تھے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بھی اکثر روضہ پاک پر حاضر ہوا کرتے تھے۔ مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ مروان بن الحکم کی امارت مدینہ کے دنوں میں ایک دفعہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے اور جوش عشق میں اپنا چہرہ ضریح اقدس سے مس کرنا اور رگڑنا شروع کیا۔ اتفاق سے مروان بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے

Marfat.com

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کا یہ فعل خلاف سنت ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

''مروان میں کسی اینٹ اور پتھر کے ڈھیر کے پاس نہیں آیا بلکہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں۔''

میزبان رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قسمت کا ستارہ چمکا اور حضور پاک ﷺ کی سواری حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے بیٹھ گئی۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے جس کو اپنی رحمت خاصہ کے لئے چن لے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مکان دو منزلہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ بالائی منزل پر قیام فرمائیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ''نہیں میرے پاس لوگوں کی آمد و رفت رہے گی اس لئے نچلی منزل ہی میرے قیام کے لئے موزوں ہے۔'' چنانچہ حضور ﷺ کی خواہش کے مطابق حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے مکان کی زیریں منزل خالی کر دی اور خود بالا خانے میں رہائش پذیر ہو گئے۔

ادب کی وجہ سے بے قرار تھے۔ ایک روز بالا خانے پر پانی کا بھرا ہوا برتن پھوٹ گیا۔ مبادا نیچے جا کر باعث تکلیف نہ ہو۔ گھر میں اوڑھنے کا ایک ہی لحاف تھا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے یہ لحاف پانی پر ڈال دیا تا کہ پانی خشک ہو جائے۔ جب پانی کے نیچے بہنے کا خدشہ نہ رہا تو میاں بیوی نے اطمینان کا سانس لیا۔

بہرحال ادب کا احساس شدت اختیار کرتا گیا۔ ایک رات تو میاں بیوی چھت کے ایک کونے میں سکڑ کر بیٹھ گئے اور ساری رات اسی حالت میں جاگ کر گزار دی۔ صبح ہوئی تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سرور کائنات ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم غلاموں پر کرم فرمایئے اور بالا خانے پر تشریف لے چلئے۔ سرور کائنات ﷺ نے درخواست منظور فرمائی اور بالائی منزل میں منتقل ہو گئے۔

یہ ہے وہ ادب جس سے سرشار انسان بامراد ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کا ادب درس ادب کا ایک لازوال باب ہے۔ اصحاب الرسول کا یہ انداز جس نے اپنایا۔ منزل پا گیا۔ بے ادب کی کیا نمازیں اور کیا دیگر عبادت۔ ادب ہی انسان کو قرب عطا کرتا ہے۔

شرف میزبانی تقریباً سات ماہ رہا۔ حُبِ رسول کا یہ عالم تھا کہ کھانے میں جہاں حضور پاک ﷺ کی انگلیوں کے نشانات ہوتے تھے۔ انہی پر انگلیاں رکھ کر تناول کرتے۔ اب یہ سعادت کسے نصیب ہوئی۔ یہ انعام خداوندی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ اُم ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا پر ہوا۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

اس عاشق رسول کی زندگی قبل از اسلام ناز و نعمت سے پُر تھی نہایت سجیلا، خوش پوش، خوش رُو اور خوش نوش نوجوان تھا۔ اس زمانہ جبکہ اسلام لانا مصائب و مشکلات کو دعوت دینا تھا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے دربارِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر کلمہ پڑھ لیا اور آزمائشی دور میں داخل ہو گئے۔ مصائب اور تکالیف کے پہاڑ ٹوٹ پڑے لیکن یہ بطل حق پرست عاشق رسول کے عزم میں اضافہ کے باعث بنے۔

"مکہ معظمہ میں ان جیسا خوبرو، سجیلا، خوش پوش نوجوان کوئی نہیں تھا۔ والدین کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی نعمتوں سے خوب نوازا تھا۔ انہوں نے اپنے لختِ جگر کو بڑے ناز و نعمت سے پالا تھا۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی جوانی اور خوبصورتی انوکھی تھی وہ قیمتی سے قیمتی اعلیٰ ریشم کے کپڑے پہنتے اور عمدہ سے عمدہ خوشبویات استعمال کرتے تھے اور جس گلی میں سے گزر جاتے وہ گلی مہک جاتی تھی ان کے ایک جوڑے کی قیمت دو سو درہم تک ہوتی تھی جو اس زمانے میں ایک کثیر رقم تصور کی جاتی تھی۔ اور پاؤں میں زری حضری جوتا ہوتا۔ میانہ قد کے یہ نرم و نازک اور حسین ترین نوجوان اپنے وقت کا اکثر حصہ اپنی تزئین و آرائش اور زلفوں کو خوب سے خوب تر بنانے سنوارنے میں صرف کرتے تھے۔ لیکن اپنی خوبصورتی اور خوش پوشی کے باوصف وہ نہایت پاکیزہ خیالات کے حامل تھے۔

جب رحمتِ دارین ﷺ نے دعوتِ حق کی ابتدا کی تو حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

پاک وصاف دل ودماغ نے اسے فوراً قبول کرلیا۔ (عظمت صحابہ از محمد ادریس بھوجیالی)

اسلام لانے کے بعد مصائب کا دور شروع ہوا۔ ہجرت حبشہ ہوئی۔ پھر واپس اس حال میں مکہ آئے کہ غریب الوطنی نے ان کی رعنائی اور خوش پوشی، خوش نوشی اور عمدہ عمدہ خوشبویات وغیرہ تو خواب وخیال بنا دیا تھا۔ اب بوسیدہ اور معمولی کپڑے جن میں جگہ جگہ پیوند لگے ہوتے تھے۔ ان کے زیب بدن ہوتے تھے۔ جسم کی وہ نرم ونازک کھال موٹی اور کھردری ہوگئی تھی۔

چہرہ ست گیا تھا اور رنگ خزاں رسیدہ پتے کی طرح پیلا پڑ گیا تھا۔ لیکن اس مرد حق آگاہ کی شان استقامت وعزیمت میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا تھا وہ اپنے ہادی برحق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں زہد، فقر کی زندگی کو عیش وآرام کی ہزاروں زندگیوں پر ترجیح دیتے تھے اور زہد وفقر وفاقہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا اور زندگی کا حصول سمجھتے تھے۔

یہ عاشق کی شان ہے۔ کہاں وہ زندگی جس میں آرام وآسائش اور کہاں یہ جفاکش اور صبر آزما حالات، بہرحال دنیا کی زندگی سے بالاتر ایک اعلیٰ ترین زندگی ہے عاشق اس میں بسیرا کرتا ہے۔

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ ایک دن کا شانہ بارگاہ رسالت ﷺ میں اس شان سے حاضر خدمت ہوئے کہ ان کے جسم پر کوئی کپڑا ایسا نہ تھا جس میں پیوند نہ لگے ہوں اور پھر یہ کپڑے بھی موٹے اور کھردرے تھے اور سر کے بال بکھرے ہوئے تھے رحمت دارین ﷺ انہیں اس حالت میں دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے۔ ایک اور موقع پر وہ مجلس نبوی ﷺ میں اس طرح حاضر ہوئے کہ ستر پوشی کے لئے معمولی کپڑا میسر نہ تھا جسم تو ایک کھال کے ٹکڑے جس پر پیوند لگے ہوئے تھے باندھ رکھا تھا۔ یہ ایک لرزا دینے والا منظر تھا جو جسم نرم ونازک کبھی قیمتی ریشم کے سوا اور کسی لباس سے آشنا نہ تھا آج وہ ایک بوسیدہ کھال میں ملبوس تھا۔ رحمت دوعالم ﷺ اور صحابہ عظام رضی اللہ عنہم راہ حق کے اس نرالے مسافر کو عجیب لباس میں دیکھ کر تڑپ اٹھے۔ سرور کونین ﷺ نے آبدیدہ ہوکر فرمایا چند سال پہلے میں نے اس نوجوان کو دیکھا تھا کہ تمام مکہ میں اس سے بڑھ کر ناز ونعمت کا پروردہ

Marfat.com

خوش رو، خوش پوشاک، جسم خوشبوؤں سے مہکتا ہوا۔ نہایت ہی خوبصورت زلفیں، قیمتی جوتا اور آسودہ حال کوئی نہیں تھا۔ لیکن آج وہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں فنا ہو چکا ہے اور اس وجہ سے اس نے تمام عیش و آرام کو قربان کر دیا ہے۔ (عظمت صحابہ)

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم ﷺ کی صحبت میں دین سیکھا اور پھر رسالت مآب ﷺ کے فرمان کے مطابق مدینہ شریف میں اسلام کے پہلے معلم کا اعزاز حاصل کیا۔ تبلیغ اسلام کو بے حد کامیابی ہوئی۔ مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی راہ ہموار ہوئی۔ چنانچہ سرکار دو عالم ﷺ نے ہجرت عام کا اعلان فرمایا اور خود بھی ہجرت فرما گئے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد میں شرکت فرمائی۔ غزوۂ احد میں سرکار دو عالم ﷺ نے علم آپ کو عطا فرمایا۔ جس کی پاسداری کا حق ادا کیا۔ ایک بازو کٹ گیا تو دوسرے بازو سے تھام لیا اور دوسرا بازو کٹ گیا تو سینہ سے لگا لیا۔ علم گرنے نہ دیا۔ ان کے بھائی ابو الروم بن عمیر نے بڑھ کر علم سنبھال لیا۔ جام شہادت نوش فرما کر سرفراز ہوئے۔

جب کفار قریش میدان جنگ سے واپس چلے گئے تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی میت میدان جنگ میں اس حالت میں نظر آئی کہ سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور خاک آلودہ جسم مبارک خون میں لت پت ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا۔ آپ ﷺ اس پیکر مہر و وفا کی لاش کے قریب کھڑے ہو گئے اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

"مومنین سے بعض ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو عہد کیا اسے سچ کر دکھایا۔ بعض ان میں سے اپنی مدت پوری کر چکے ہیں اور بعض ابھی انتظار کر رہے ہیں اور اپنے ارادوں میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا۔"

پھر فرمایا: "لوگو! ان کی زیارت کرو۔ ان کے پاس آؤ اور اسے سلام کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزِ قیامت تک جو کوئی ان پر سلام بھیجے گا وہ اس کا جواب دیں گے۔" (شہدائے عہد نبوی، راجہ محمد اشرف)

آپ ﷺ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا: "کہ میں نے مکہ میں تمہارے جیسا حسین و جمیل اور خوش لباس اور کوئی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن آج دیکھتا ہوں کہ تمہارے بال گرد آلود اور الجھے

Marfat.com

ہوئے ہیں اور تمہارے جسم پر صرف ایک چھوٹی سی چادر ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہو گے۔''

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ایک مثالی کردار تھے۔ ناز ونعمت کے پروردہ نے جب اسلام قبول کیا تو انہیں مصائب اور مشکلات سامنے نظر آ رہے تھے۔ قبول اسلام کے بعد ان کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہو گیا۔ امیرانہ وشاہانہ زندگی فقر محمدی کی تصویر بن گئی۔ بالآخر اپنی زندگی قربان کر کے سرخرو ہو گئے۔

جب بھی مدینہ منورہ حاضری کا شرف حاصل ہو تو احد کے شہداء میں خصوصاً حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو خلوص دل سے سلام کرنا نہ بھولئے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ فرمایا کرتے عبداللہ بن سلام اہل جنت سے ہیں۔ اس کے باوجود ان کے مزاج میں اسی درجے کا انکسار تھا۔

جب بھی حصین بن سلام تورات پڑھا کرتے تو ان آیات پر آ کر رک جاتے جن میں نبی آخر الزماں ﷺ کی خوشخبری دی گئی تھی۔ یہ نبی منتظر کے اوصاف کو غور سے پڑھتے اور یہ دیکھ کر خوشی سے جھوم جاتے کہ وہ ان کے شہر یثرب میں ہجرت کر کے آئیں گے اور پھر یہیں مستقل رہائش اختیار کریں گے۔ جب بھی یہ آیات پڑھتے تو یہ دعا کرتے:

''الٰہی! میری عمر دراز فرمانا کہ میں نبی منتظر کو بچشم خود دیکھ سکوں آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کر سکوں اور سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والوں میں سے ہو سکوں۔''

اللہ جل شانہ نے حصین بن سلام کی دعا کو شرف قبولیت بخشا۔

حصین بن سلام فرماتے ہیں:

جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے ظہور کے متعلق سنا تو میں نے آپ کے نام، حسب ونسب، صفات ظہور پذیر ہونے کی اور وقت کا یقین کر لیا تو میں نے آپ کو بالکل اسی کے مطابق پایا جو تورات میں لکھا ہوا تھا تو مجھے فوراً آپ کی نبوت پر یقین آ گیا اور آپ کی دعوت برحق پر دل وجان سے ایمان لے آیا۔ لیکن میں نے اس حقیقت کو یہودیوں سے چھپائے

Marfat.com

رکھا یہاں تک کہ حضور ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لے آئے۔

جب آپ مدینہ منورہ جلوہ افروز ہوئے اور ایک شخص آپ کی تشریف آوری کی اطلاع دیتے ہوئے لوگوں میں منادی کرتا ہوا ہمارے پاس آیا تو میں اس وقت کھجور کے درخت کی چوٹی پر کھجوریں چن رہا تھا میری پھوپھی خالدہ بنت حارث درخت کے نیچے بیٹھی تھی جب میں نے یہ منادی سنی تو درخت پر بیٹھے فرط مسرت میں نعرۂ تکبیر بلند کیا۔

اللہ اکبر......اللہ اکبر۔

میری پھوپھی نے جب یہ سنا تو قدرے تعجب سے مجھے کہا:

بخدا اگر تو موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی آمد کے متعلق سنتا تو اس سے زیادہ خوشی کا اظہار نہ کرتا۔

میں نے کہا: پھوپھی جان خدا کی قسم یہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں انہیں کے دین پر گامزن ہیں اور وہی شریعت دے کر بھیجے گئے۔

پھوپھی نے کہا: برادر زادے کیا واقعی یہ وہی نبی ہیں جن کی توریت اور دوسری آسمانی کتابوں میں خبر دی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بیشک یہ وہی نبی ہیں۔

پھوپھی بولیں: پھر تو ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ نبی آخر الزمان ﷺ نے خود ہمارے شہر میں نزول اجلال فرمایا ہے۔

علامہ ابن ہشام نے بیان کیا کہ اس گفتگو کے بعد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ خالدہ بنت حارث بھی ان کے پیچھے پیچھے گئیں اور سعادت اندوز اسلام ہو کر گھر لوٹیں۔

خود حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا چرچا سنا تھا میں آپ ﷺ پر غائبانہ ایمان لا چکا تھا لیکن میں اپنے ایمان کو یہود سے مخفی رکھا۔ جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر اور آپ ﷺ کے ارشادات سن کر مجھے پختہ

Marfat.com

یقین ہو گیا کہ آپ ہی نبی آخر الزمان ہیں۔

(بیان کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کے یہ ارشادات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو ساری عمر یاد رہے "لوگو اپنے بیگانے سب کو سلام کیا کرو، لوگوں کو کھانا کھلایا کرو، رشتہ داروں سے اچھا سلوک کیا کرو۔ رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم خدا کی عبادت کیا کرو۔")

تاہم مزید اطمینان کے لئے میں نے حضور ﷺ سے کچھ سوال پوچھنے کا قصد کیا۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ بنو نجار کے محلے میں (حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر) مقیم ہو گئے تو میں دوبارہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے کچھ سوالات پوچھ کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ سے تین باتیں دریافت کرتا ہوں جو نبی مرسل کے سوا کسی کو معلوم نہیں:

(1) علامات قیامت میں پہلی علامت کونسی ہے؟

(2) اہل جنت کو پہلی چیز کھانے کو کیا ملے گی؟

(3) وہ کون سا سبب ہے جس کے باعث بچہ کبھی تو ماں کی شکل پر ہوتا ہے اور کبھی باپ کی شکل پر؟

حضور ﷺ نے ان تینوں سوالوں کے جواب دیئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بے اختیار پکار اٹھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ط

(میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔)

(حضور ﷺ نے پہلے سوال کا جواب یہ دیا کہ وہ ایک آگ ہو گی جو مشرق سے مغرب کی طرف ہنکا کر لے جائے گی۔ دوسرے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ مچھلی کا جگر ہو گا۔ تیسرے کا جواب آپ نے یہ دیا کہ ماں کا مادہ تولید غالب ہو تو بچہ ماں کی

Marfat.com

شکل پر اور باپ کا مادۂ تولید غالب ہو تو بچہ باپ کی شکل پر پیدا ہوتا ہے۔)

قبول اسلام کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! میں قوم یہود کا سردار ہوں اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں میری قوم مجھے عالم بن عالم بھی تسلیم کرتی ہے۔ اور میرا بے حد احترام کرتی ہے لیکن مجھے علم ہے کہ میری قوم کے لوگ سخت مفتری اور دروغ گو ہیں۔ آپ سربرآوردہ یہودیوں کو بلائیے۔ میں پوشیدہ ہو جاؤں گا۔ آپ ان سے میرے قبول اسلام کا ذکر کئے بغیر ان سے میری بابت دریافت فرمائیے۔ حضور ﷺ نے اسی وقت سربرآوردہ یہودیوں کو بلا بھیجا اور ان سے فرمایا:

"اے لوگو! میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں تم یقین کرو اسلام دین حق ہے۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں پس تم میری دعوت کو قبول کرو۔"

روسائے یہود نے کہا:

"ہم اسلام قبول نہیں کرنا چاہتے ہم جس طریقے پر ہیں وہی ہمارے لئے بہتر ہے۔"

حضور ﷺ نے پوچھا: اے صاحبو! یہ بتاؤ کہ حصین بن سلام تم میں کس پایہ کے آدمی ہیں؟

انہوں نے کہا: "وہ ہم میں سب سے اچھے ہیں۔ سب سے اچھے کے فرزند ہیں وہ ہمارے سردار اور مخدوم ہیں۔ ہم میں ان کے برابر کوئی عالم نہیں اور ان سے زیادہ کوئی محترم نہیں۔"

حضور ﷺ نے فرمایا اچھا اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو تم ان کی تقلید کرو گے؟

کہنے لگے خدا نہ کرے کہ وہ مسلمان ہوں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

اب حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو آواز دی جو مکان کے ایک گوشہ میں چھپے بیٹھے تھے۔ وہ بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے باہر نکل آئے اور یہودیوں سے کہا:

"اے لوگو! خدا سے ڈرو تمہیں خوب معلوم ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور ان کا دین بالکل سچا ہے پھر بھی تم ایمان لانے سے گریز کرتے ہو۔"

Marfat.com

یہ سن کر یہود مشتعل ہو گئے اور چیخ چیخ کر کہنے لگے:

"تم جھوٹے ہو اور ہماری جماعت کے بدترین آدمی ہو اور بدترین آدمی کے بیٹے ہو۔"

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے دیکھا مجھے ان کی اسی افتراء پردازی کا گمان تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب سے تم حصین کی بجائے عبداللہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے اسی نام سے شہرت پائی۔

ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے "لباب النقول" میں بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے شرف اسلام سے بہرہ یاب ہونے کے بعد اپنے دو بھتیجوں سلمہ اور مہاجر کو بڑی دردمندی اور اخلاص کے ساتھ اسلام کی دعوت دی اور ان سے فرمایا:

تم جانتے ہو کہ تورات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس امت میں سے ایک نبی مبعوث کروں گا جن کا نام احمد (ﷺ) ہوگا۔ جو کوئی قبول کرے گا، نجات پائے گا اور جو اس کا انکار کرے وہ لعنت کا سزاوار ہوگا۔

یہ سن کر سلمہ نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ لیکن مہاجر نے دعوت حق قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے متعلق قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط

(اور کون ہے جو ابراہیم کے طریقہ سے انحراف کرے مگر وہی جس کی عقل ماری گئی ہو۔)

قبول اسلام کے بعد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اطاعت خداوندی اور اتباع رسول کو اپنی زندگی کا مسلک بنا لیا۔ وہ حضور ﷺ کے ارشادات کو بغور سنتے اور ان کو حرز جان بنا لیتے تھے۔ اسی طرح نشست و برخاست رفتار، گفتار ہر بات میں رحمت عالم ﷺ کی متابعت کرتے تھے۔

خشیت الٰہی اور عبادت سے شغف کا یہ عالم تھا کہ چہرے پر ہر وقت خشوع وخضوع کے رنگ طاری رہتے تھے اپنے علم وفضل، خوف خدا، کثرت عبادت اور اتباع سنت کی بناء پر انہوں نے بارگاہ رسالت میں درجہ محبوبیت حاصل کر لیا تھا اس لئے حضور پاک ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ "عبداللہ بن سلام اہل جنت سے ہیں۔"

Marfat.com

ان کے باوجود ان کے مزاج میں اسی درجے کا انکسار تھا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوی میں جو تقرب حاصل تھا اس کی بناء پر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (فقیہ الامت)

سیدنا حضرت ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ 2 بعد بعثت پیدا ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ والد گرامی نے 6 بعد بعثت اسلام قبول کیا تو آپ بھی پانچ سال کی عمر سے وابستہ اسلام ہوئے۔ اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آپ کی حقیقی ہمشیرہ تھیں۔

مدینہ منورہ ہجرت کے وقت آپ کی عمر 11 برس تھی۔ غزوۂ بدر میں شرکت کا جذبہ موجزن ہوا مگر کم عمری کی وجہ سے اجازت نہ ملی اور اسی طرح غزوۂ احد کے وقت بھی 15 سال سے کم عمر کی بناء پر شرکت جہاد کی اجازت نہ ملی۔ غزوۂ احزاب پہلا غزوہ تھا جس میں آپ کو داد شجاعت کا موقعہ ملا۔ صلح حدیبیہ چھ ہجری میں بیعت رضوان کا اعزاز حاصل کیا۔ اصحاب الشجرہ میں شامل ہوئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کھلے الفاظ میں اپنی خوشنودی کی خوشخبری دی۔ حسن اتفاق سے اپنے والد گرامی سے پہلے بیعت رضوان کا شرف حاصل ہوا۔ ہوا ایسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ والد گرامی نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک انصاری سے گھوڑا لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما باہر نکلے تو سرور عالم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لے رہے تھے۔ انہوں نے لپک کر پہلے خود بیعت کر لی اور پھر والد گرامی کو جا کر اطلاع دی وہ بھی فوراً بارگاہ رسالت میں پہنچے اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔

خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک کے غزوات میں سرور عالم ﷺ کی ہمرکابی کا شرف حاصل کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فتح مکہ کے سلسلہ میں ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا وہ لکھتے ہیں کہ:

"فتح مکہ کے وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا سن بیس برس کا تھا اور وہ ایک شہ زور تیز رفتار گھوڑے پر سوار تھے۔ آپ کے جسم پر ایک چھوٹی سی چادر تھی اور ہاتھ میں ایک

Marfat.com

بھاری نیزہ تھا۔ ایک جگہ گھوڑے سے اتر کر اس کے لئے گھاس کاٹنے لگے۔ اتفاق سے حضور ﷺ کی نظر ان پر پڑی تو آپ نے مدح وتحسین کے لہجے میں فرمایا: ''یہ عبداللہ ہے عبداللہ'' اس کے بعد وہ حضور ﷺ کے پیچھے پیچھے مکہ میں داخل ہوئے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ سوار تھے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے جلو میں تھے۔ خانہ کعبہ کے صحن میں اونٹ بیٹھا کر کنجی منگوائی گئی اور کعبہ کا دروازہ کھول کر تینوں ایک ساتھ داخل ہوئے ان کے بعد خانہ کعبہ میں سب سے پہلے داخل ہونے کی سعادت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حاصل ہوئی۔''

10 ہجری حج الوداع میں سرور عالم ﷺ کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ 10 ہجری میں حضور پاک ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس قدر ملول اور شکستہ دل ہوئے کہ عمر بھر نہ کوئی مکان بنایا اور نہ کوئی باغ لگایا۔ جب بھی رسول اللہ ﷺ کی یاد آتی بے قابو ہو کر رونے لگتے۔ 84 سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حجاج بن یوسف خطبہ دے رہا تھا اس میں اس نے اپنے حریف حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پہ تہمت لگائی کہ انہوں نے قرآن حکیم میں تحریف کی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور بھرے مجمع میں کڑک کر کہا:

''تو جھوٹ بولتا ہے نہ ابن زبیر میں اتنی طاقت ہے اور نہ تجھ میں یہ مجال کہ کلام اللہ میں تحریف کر سکے۔''

حجاج بن یوسف کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ بات سخت ناگوار گزری لیکن علانیہ ان پر ہاتھ نہ اٹھا سکا۔ اس نے ایک شامی کو اس بات پر رضامند کیا کہ حج کے موقع پر نیزہ کی زہر آلود نوک ان کے پاؤں میں چبھوئے اس نے ایسا ہی کیا۔ زہر سارے جسم میں سرایت کر گیا۔ وہ جانبر نہ ہو سکے۔

عہد رسالت ﷺ میں اکابر صحابہ کے ساتھ آپ صحبت نبوی سے فیض یاب ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 1630 احادیث روایت فرمائی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا قول مبارک

Marfat.com

ہے کہ جب تک میں حدیث پاک پر عمل نہیں کر لیتا کسی کو حدیث پاک نہیں سناتا۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے حضور ﷺ کے وصال کے بعد ہم میں کچھ نہ کچھ تغیر آیا لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو استقامت حاصل رہی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ساٹھ حج ادا کئے اور ایک ہزار عمرے ادا کئے۔ حضور پاک ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی سفر حج کیا۔ بالکل سرور عالم ﷺ کی طرح کہ جہاں جہاں آپ قیام فرماتے جیسا جیسا عمل آپ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک مقام پر حضور پاک ﷺ کی اونٹنی نے چار چکر لگائے تھے وہاں پہنچتے تو اپنی سواری کو چار چکر لگواتے تھے۔ اتباع رسول کا یہ عالم تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ بسنتی رنگ کی جوتی اور زرد رنگ کا لباس پہنتے تھے کیونکہ یہ دونوں رنگ رسول اللہ ﷺ کو مرغوب تھے۔

ہر وقت پانی کا مشکیزہ ساتھ رکھتے اور ان درختوں کو پانی دیتے رہتے جن کو حضور پاک ﷺ سے نسبت تھی۔

تمام زندگی حضور پاک ﷺ کی محبت اور اتباع میں آخرت سنوارنے میں گزار دی۔

محبت رسول کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پسر محمد کو دیکھا تو لپٹ کر زار و قطار رونے لگے۔ حضور اقدس ﷺ کی یاد نے بیتاب کر دیا۔

حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ (فارسِ رسول اللہ)

حَفِظَکَ اللّٰہُ کَمَا حَفِظْتَ رَسُوْلَہٗ۔

اللہ تمہارا نگہبان رہے جس طرح تم نے اس کے رسول کی نگہبانی کی۔

صحرائی سفر کے دوران حضور پاک ﷺ کی سواری کے ساتھ ساتھ رہتے۔ رحمت للعالمین ﷺ نے ایک موقعہ پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو بہترین شہسوار کا خطاب دیا اس لئے فارس رسول اللہ (رسول اللہ کے شہسوار کا لقب پایا) رحمت عالم ﷺ سے والہانہ محبت تھی حضور ﷺ کے ذرا سے اشارے پر ہر وقت جان کی بازی لگانے کے لئے تیار رہتے تھے۔

Marfat.com

مشہور واقعہ ہے کہ حضور پاک ﷺ کی اونٹنیاں جب لٹیرے حملہ کر کے بھگانے لگے تو اس پر جاںنثاری کا مظاہرہ حضرت ابوقتادہ نے کیا۔ واپسی پر حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

كَانَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُوْ قَتَادَه۔

(آج ابوقتادہ بہترین سوار تھے۔)

اصحاب الشجرہ سے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی اور جنت کی بشارت دی۔

سادہ مزاجی کی یہ کیفیت تھی کہ بالوں میں کبھی کبھار کنگھی کرتے تھے حالانکہ گردن تک بال رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ان کو پراگندہ مُو دیکھا تو فرمایا:

''ابوقتادہ اپنے بالوں کو درست کرو۔ آدمی اپنے بالوں کی خبر گیری نہ کر سکے تو سر منڈوا دے۔''

اکثر خدمت رسول اللہ ﷺ کی سعادت بھی حاصل ہوتی تھی۔ ایک سفر میں آنحضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ پانی کی خبر لو ورنہ سویرے پیاسے اٹھو گے۔ لوگ پانی ڈھونڈنے نکل گئے۔ لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ موکب نبوی کے ساتھ رہے۔ آنحضرت ﷺ اونٹ پر نیند کی حالت میں سوار تھے۔ جب آپ ﷺ اونٹ پر کسی طرف جھکتے تو یہ بڑھ کر ٹیک لگا دیتے۔ ایک دفعہ گرنے کے قریب تھے انہوں نے ٹیک لگائی آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ فرمایا کون؟ عرض کیا ابوقتادہ۔ فرمایا کب سے میرے ساتھ ہو۔ کہا شام سے آنحضرت ﷺ نے دعا دی:

حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَ رَسُوْلَهٗ۔

''جس طرح تم نے میری نگہبانی کی خدا تمہارا نگہبان رہے۔''

(مسند امام احمد بن حنبل ج5، ص39)

یہ جاںنثاری اور فداء رسول ہونا اصحاب الرسول کا وطیرہ اور طرز حیات تھی۔ ان کی زندگی کا محور ذات رسول تھی رسول اللہ ﷺ ہی ذریعہ تھے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے۔ اب بھی یہی راستہ ہے جو مستقیم ہے اور انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے۔

حضرت ابوسعید سعد بن مالک خدری انصاری رضی اللہ عنہ

غزوۂ احد (3 ہجری) میں ایک انصاری صاحب رسول نے مردانہ وار لڑتے ہوئے

Marfat.com

شہادت پائی تو اس خاندان پر نوبت فاقہ کشی طاری ہوئی۔ شہید انصاری کی بیوہ نے اپنے بارہ سالہ فرزند سے کہا بیٹے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔ آپ نے فلاں شخص کو آج کچھ مرحمت فرمایا ہے تمہیں بھی ضرور کچھ نہ کچھ عطا فرمائیں گے۔ صاحبزادے ماں کے حکم کی تعمیل میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت حضور ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔

خطبہ کے دوران آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تنگدستی میں صبر کرے گا اور کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی بجائے اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا۔

صاحبزادے نے حضور پاک ﷺ کا ارشاد سنا تو دل میں خیال کیا میرے پاس ایک اونٹنی موجود ہے پھر دست سوال کی کیا ضرورت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا اس پر اکتفا کروں گا۔ یہ سوچ کر بغیر کچھ مانگے گھر واپس آئے۔ خدا کی قدرت لسان رسالت سے جو کچھ نکلا تھا وہ یوں پورا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے شہید راہ حق انصاری کے یتیم فرزند پر باب رزق کھول دیا۔ تھوڑے عرصہ میں وہ اس قدر آسودہ حال ہو گئے کہ انصار کے بہت کم لوگ ان کی ہمسری کا دعویٰ کر سکتے تھے۔ یہ سعادت مند انصاری نونہال جن کا سرور دو عالم ﷺ کے ارشادات مقدسہ پر اس قدر پختہ ایمان تھا کہ سائل بننے کی بجائے صابر بننے کو ترجیح دی۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تھے جو ابو سعید خدری کے نام سے مشہور ہیں۔

مالک بن سنان ان کے والد نے حضور پاک ﷺ کا غزوۂ احد میں خون اپنے ہاتھ پر لے کر پی لیا تھا۔ حضور پاک ﷺ نے ان کی اس ادائے عاشقانہ کو دیکھا تو فرمایا جو شخص کسی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے۔ جس کے خون میں میرے خون کی آمیزش ہو تو وہ مالک بن سنان کو دیکھے۔ اس کے بعد غزوۂ احد میں شہادت کا درجہ نصیب ہوا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور پاک ﷺ کے دل و جان سے شیدائی تھے۔ اکثر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے اور براہ راست فیضان نبوی سے بہرہ ور ہوتے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کھودنے کی خدمت بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سرانجام دی (غزوۂ احزاب)۔ ان کا بیان ہے کہ جب میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کھود رہا تھا۔ تو مجھے اس میں سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔

Marfat.com

اپنے ہر قول اور فعل میں سرور عالم ﷺ کا اتباع کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضور ﷺ کے دست مبارک میں کھجور کی پتلی چھڑی دیکھی تھی۔ چنانچہ وہ بھی اپنے ہاتھ میں ایسی ہی چھڑی لے کر چلا کرتے تھے۔

جنت البقیع میں ہزاروں عاشقان رسول آسودہ حال ہیں۔ ان میں حضرت ابوسعید خدری انصاری رضی اللہ عنہ کی خصوصیت یہ ہے کہ قبر مبارک کی نشاندہی کی جاتی ہے کہ یہ قبر مبارک آپ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

حضرت حنظلہ بن ربیع تمیمی رضی اللہ عنہ

ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ''اسد الغابہ'' میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو عہدہ کتابت پر مامور فرمایا تھا اور وہ دربار رسالت کی طرف سے حکمرانوں، رئیسوں اور دوسرے لوگوں کو بھیجے جانے والے خطوط قلمبند کیا کرتے تھے۔ کاتب رسول کا لقب ملا۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ لکھنے پڑھنے میں اعلیٰ قابلیت کے مالک تھے۔ اور سرور کائنات ﷺ ان پر بہت اعتماد فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے خطبہ دیا اور اس طرح جنت و دوزخ کا ذکر فرمایا کہ اس کے مناظر آنکھوں کے سامنے پھر گئے۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بھی اسی خطبہ میں تھے۔ یہاں سے اٹھ کر گھر گئے تو فطرت انسانی کے مطابق تھوڑی دیر میں مناظر بھول گئے اور بال بچوں میں پڑ کر ہنسنے لگے۔ لیکن خود ہی عبرت پذیر دل نے ٹوکا کہ اتنی جلد سبق فراموش ہو گیا۔

اسی وقت روتے روتے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا خیر تو ہے کہنے لگے ابوبکر! حنظلہ منافق ہو گیا۔ ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کے خطبہ میں جنت و دوزخ کا منظر دیکھ کر گھر آیا اور آتے ہی سب کو بھلا بیٹھا۔ بچوں اور مال و دولت کی دلچسپیوں میں مشغول ہو گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا بھی یہی حال ہے۔ چلو رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کی خدمت میں چلیں۔ چنانچہ دونوں خدمت نبوی میں پہنچے۔ آپ نے دیکھ کر پوچھا حنظلہ کیا بات ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا۔ آپ ﷺ نے جس وقت جنت و دوزخ کا ذکر فرمایا اس وقت معلوم ہوا کہ دونوں نگاہوں کے سامنے ہیں۔ خطبہ سن کر گھر گیا تو سب بھلا کر بیوی، مال و جائیداد میں مصروف ہو گیا۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حنظلہ۔ اگر تم لوگ اسی حالت پر ہمیشہ قائم رہتے جس حالت میں میرے پاس سے اٹھ کر گئے تھے تو ملائکہ آسمانی تمہاری جلسہ گاہوں، تمہارے راستوں اور تمہارے بستروں پر تم سے مصافحہ کرتے لیکن حنظلہ ان چیزوں کا اثر گھڑی دو گھڑی ہوتا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، اسد الغابہ ج 2 ص 400۔ ج 5، ص 78)

ایک روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں: ساعة و ساعة (لیکن اے حنظلہ وقت وقت کی بات ہے۔)

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ بن الیمان کا شمار ان بلند مرتبہ صحابہ میں ہوتا ہے جنہیں خود سالار انبیاء و فخر مرسلین ﷺ نے قیامت میں اپنی معیت کی بشارت سنائی۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ لقب صاحب سر رسول اللہ (یعنی رسول اللہ ﷺ کے محرم راز)

حافظ ابن عبدالبر نے ''استیعاب'' میں لکھا ہے کہ اس لقب کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ رسول اکرم ﷺ نے انہیں منافقین کے نام بتا دیئے تھے جن کو وہ راز داری کے ساتھ محفوظ رکھتے تھے۔

قبل ہجرت مدینہ پاک سے مکہ مکرمہ جا کر اسلام قبول کیا۔

غزوۂ بدر سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے لگے تو کفار نے روکا اور عہد لیا کہ ہمارے خلاف ہتھیار نہ اٹھاؤ گے۔ چنانچہ جب مدینہ منورہ پہنچے سارا واقعہ بتایا تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا، اگرچہ ایک ایک آدمی کی ضرورت تھی، تم اپنا عہد پورا کرو اور واپس جاؤ ہم کو اللہ تعالیٰ کی مدد درکار ہے۔ انہوں نے حضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کی اور دل پر پتھر رکھ کر واپس چلے گئے۔

Marfat.com

غزوۂ احزاب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو عظیم سعادت ملی۔ مدینہ منورہ میں سرور عالم ﷺ نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"کون ہے جو مشرکین کے لشکر میں جائے اور ان کی نقل و حرکت اور ارادوں کا جائزہ لے کر مجھے آگاہ کرے۔ جو شخص یہ کام کرے گا میں اسے جنت میں اپنی معیت کی بشارت دیتا ہوں۔"

اس وقت نہایت سرد و تند ہوا کے جھکڑ چل رہے تھے۔ حضور پاک ﷺ نے تین دفعہ یہی الفاظ دوہرائے لیکن سب لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے تھے اور کوئی سامنے نہ آتا تھا۔ چوتھی بار حضور ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا نام پکارا کہ حذیفہ جاؤ یہ کام تم کرو لیکن خبردار کسی مشرک پر حملہ نہ کر بیٹھنا۔ آقائے نامدار ﷺ کے فرمان کی تعمیل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نہایت تیز رفتاری سے مشرکین کے لشکر کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچے تو عجیب افراتفری کا عالم پایا۔ مکمل رپورٹ دی۔ حضور پاک ﷺ ان کی کارکردگی سے بہت خوش ہوئے اور انہیں اپنا کمبل اُڑھایا۔ سفر کی تھکان اور سردی سے بے حال ہو رہے تھے کمبل اوڑھ کر اسی جگہ بے خبر سو گئے۔ صبح ہوئی تو سرور کائنات ﷺ نے بڑی شفقت سے یہ فرما کر خود جگایا۔

قم یا نومان (اے سونے والے (سوتڑ) اب اٹھ۔)

وہ رفتار، گفتار، عادات ہر چیز میں سرور کائنات ﷺ کی مطابقت کرنے کی کوشش کرتے تھے:

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر بہ او نہ رسیدی ہمہ بولہبی است

اصحاب الرسول فہم دین رکھتے تھے۔ حضور پاک ﷺ کی محبت اور اتباع ان کا مطمع نظر تھا۔

حضور پاک ﷺ طہارت فرماتے تو وہ پانی دیتے تھے۔ حضور پاک ﷺ کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا تو جب تک حضور پاک ﷺ شروع نہ کرتے وہ کھانے کو ہاتھ

Marfat.com

تک نہ لگاتے۔ حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ظہر سے عشاء تک آپ ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوتے۔

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں عشاء کے بعد اپنے حجرہ مبارک میں روک لیا اور پھر اپنے ساتھ کھڑا کر کے نفلوں کی نیت باندھ لی۔ ساری رات دو رکعتوں میں گزر گئی یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان دی اور حضور ﷺ ساتھ لے کر فجر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ قابل رشک قرب نبوی انہیں نصیب تھا۔ ان عاشقان رسول اور محبوبان رسول کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ کونسی عبادت وریاضت کسی کو ان مراتب تک پہنچا سکتی ہے۔ حیات ظاہری میں صحبت نبوی کا ایک لمحہ درجہ صحابیت پر پہنچا دیتا ہے۔ جو بلند ترین مقام قرب الٰہی ہے۔

سرور عالم ﷺ کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بڑی محبت تھی۔ بعض اوقات آپ ﷺ ان سے تخلیہ میں گفتگو فرماتے تھے۔

ایک دفعہ حضور ﷺ نے انہیں ازار کی حد بتائی تو اپنے دست مبارک سے ان کی پنڈلی کو چھوا۔ ایک اور موقعہ پر حضور ﷺ لوگوں کے سامنے اس طرح تشریف فرما ہوئے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سینے سے ٹیک لگا رکھی تھی۔ اُم حذیفہ حضرت ریاب رضی اللہ عنہا بھی بڑی نیک بخت بی بی تھیں۔ ان کو سرور عالم ﷺ سے والہانہ عقیدت تھی اور چاہتی تھیں کہ حذیفہ باقاعدگی سے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا کریں۔ ایک دفعہ کچھ ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ چند دن حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ حضرت ریاب رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا تو بہت ناراض ہوئیں اور انہیں حکم دیا کہ ابھی حضور ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔ اس وقت شام ہو رہی تھی۔ وہ بھاگے بھاگے گئے اور مغرب کی نماز حضور ﷺ کے پیچھے پڑھی۔ نماز پڑھ کر حضور ﷺ مسجد سے نکلے تو حذیفہ بھی سر جھکائے حضور ﷺ کے پیچھے ہو لئے۔ چند قدم چل کر حضور پاک ﷺ نے معاً پیچھے مڑ کر دیکھا اور پوچھا کون؟ عرض کیا۔ آپ ﷺ کا غلام حذیفہ۔ فرمایا: اللہ تیری اور تیری ماں کی مغفرت فرمائے۔ اس کے بعد انہوں نے بارگاہ نبوت میں بلاناغہ حاضری کو اپنا

Marfat.com

معمول بنا لیا۔ حضور ﷺ ان پر اس قدر شفقت اور اعتماد فرماتے تھے کہ دوستوں کو رشک آتا تھا اور وہ انہیں صاحب سر رسول اللہ کہتے تھے۔

سرور عالم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ دل شکستگی کے عالم میں مدینہ منورہ سے عراق چلے گئے۔

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ صحابہ جمع تھے آپ نے ان سے فرمایا کہ اپنی اپنی تمنائیں بیان کرو۔ سب نے کہا ہمارا جی چاہتا ہے کہ کوئی گراں بہا خزانہ مل جائے اور اس کو راہ خدا میں لٹا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں تو چاہتا ہوں کہ مجھے ابوعبیدہ، معاذ بن جبل اور حذیفہ بن یمان جیسے لوگ ملیں میں انہیں خدمت کے اہم عہدوں پر فائز کروں۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس جنازہ میں شریک ہوتے جس میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ شریک ہوتے۔ ان کا یہ معیار منافقین اس بناء پر تھا کہ وہ منافقین کو جانتے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نماز روزہ سے خاص شغف رکھتے تھے۔ فقر و فاقہ بہت محبوب تھا اور لوگوں کو امیروں کے پاس جانے سے منع کرتے۔ دنیا کے جھمیلوں سے بہت نفرت تھی۔

حضرت اسلم حبشی رضی اللہ عنہ

7 ہجری کے آغاز میں سرور عالم ﷺ غزوۂ خیبر کے لئے تشریف لے گئے تو یہودیوں نے اپنے قلعوں میں محصور ہو کر مزاحمت کے لئے زبردست تیاری کی۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ اور عامر یہودی نظاۃ کے قلعے میں تھے حضرت اسلم رضی اللہ عنہ نے یہودیوں سے پوچھا کہ تم کس لئے مسلح ہو رہے ہو۔ انہوں نے کہا ایک شخص محمد جو اپنے آپ کو اللہ کا نبی کہتا ہے ہم پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ ہم اس سے جنگ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

ان کی باتیں سن کر حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کے دل میں عجیب کیفیت پیدا ہوئی اور وہ غائبانہ حضور پُرنور ﷺ کے والہ وشیدا ہو گئے۔ حسب معمول بکریاں لے کر قلعے سے باہر

Marfat.com

نکلے اور سیدھے سرور عالم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے پھر بارگاہ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے:

"اے محمد! آپ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں۔"

حضور ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ بناؤ اور مجھے اللہ کا رسول مانو۔"

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فوراً کلمہ شہادت پڑھ کر دولت ایمان سے بہرہ یاب ہو گئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کو مالک کے پاس پہنچا دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: بکریوں کو لشکر کے باڑے میں جا کر ہانک دو اور تھوڑی سی کنکریاں ان کے پیچھے پھینک دو۔ اللہ تعالیٰ تجھ کو اس امانت سے بری الذمہ کر دے گا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور بکریاں بھاگ کر اپنے مالک کے گھر میں گھس گئیں۔

لڑائی شروع ہوئی تو حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بھی ہتھیار لے کر مجاہدین میں شامل ہو گئے اور مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ حضور ﷺ نے ان کی شہادت کی خبر سنی تو فرمایا:

عَمِلَ قَلِيْلًا وَاَجَرًا كَثِيْرًا۔

"اس نے تھوڑا عمل کیا اور کثیر اجر پایا۔"

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میرا رنگ سیاہ ہے۔ میرا چہرہ بدشکل ہے۔ بدن میں بدبو ہے۔ مال میرے پاس نہیں۔ کیا میں خدا کی راہ میں لڑوں اور قتل ہو جاؤں تو مجھے جنت ملے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ راہ خدا میں لڑنے والوں کے لئے رنگ و شکل کو کوئی تخصیص نہیں۔ جہاد کرنے والوں اور شہید ہونے والوں کا آخری مقام جنت ہے۔ چنانچہ یہ سن کر حضرت اسلم رضی اللہ عنہ لڑے اور شہید ہو گئے۔ جب ان کی نعش کو حضور ﷺ نے دیکھا تو فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس کے چہرے کو حسین کر دیا اور مجھے ان کے بدن سے خوشبو آ رہی ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا، اصحاب النبی)

Marfat.com

اصحاب الرسول کا ایمان اور پھر ان کے عمل کے نتائج وثمرات کس قدر عیاں اور روز روشن سے زیادہ روشن ہیں۔

حضور پاک ﷺ کی نسبت سے اعلیٰ ترین ایمان کا درجہ رکھتے اور انجام کی خوشخبری سنتے اور اعلیٰ ترین مقصد حیات فوز عظیم پا لیتے۔ تصدیق رسالت مآب ﷺ فرماتے ان درجات کو کون پہنچ سکتا ہے البتہ ان کی پیروی سے انعام یافتہ لوگوں میں، مومنین میں شامل ہو سکتے ہیں یہی صراط مستقیم ہے اور یہی راستہ جنت کا راستہ ہے۔

حضرت نعیم بن عبداللہ (بنوعدی) رضی اللہ عنہ نِعَمَ النَّحَّام

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مستدرک'' میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں نعیم کی نحمہ یعنی آواز سنی۔ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کے لئے بہت بڑی بشارت اور بہت بڑا اعزاز تھا۔ لوگوں نے اسی وقت سے ان کو نِعَمَ النَّحَّام کہہ کر پکارنا شروع کر دیا۔ حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاستیعاب'' میں لکھا ہے کہ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے وقت صرف نو یا دس اصحاب مشرف بہ ایمان ہوئے تھے۔ سابقون اولون میں سے تھے۔ یہ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ ہی تھے جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راستہ میں باتیں کی تھیں۔ کہاں کا ارادہ ہے گھر والوں کی خبر لو۔

حبشہ کی ہجرت کے لئے قبیلہ نے روک لیا کیونکہ آپ مخیر تھے۔ غریب و یتیم و مساکین کی مدد کرتے تھے۔ قبیلہ نے ایسے اچھے آدمی کی ہجرت کو پسند نہ کیا۔ بہر حال مدینہ شریف کی ہجرت اپنے قبیلہ کے چالیس آدمیوں کے ساتھ کی۔ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور پُرنور ﷺ کے روئے انور پر بشاشت پھیل گی۔ آپ ﷺ نے حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے معانقہ کیا اور ان کا منہ، سر چوما پھر فرمایا: نعیم تمہارا قبیلہ تمہارے حق میں میرے قبیلہ سے بہتر تھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ آپ کا قبیلہ بہتر تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ کیسے؟ میرے قبیلہ نے تو مجھ کو وطن سے نکال دیا لیکن تمہارے قبیلے نے تم کو وطن سے نہ نکلنے دیا۔ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ کی قوم آپ کے شرف ہجرت کا باعث ہوئی اور میری قوم اس سعادت کے حصول میں مانع ہوئی۔

اصحاب الرسول کا انداز فکر نرالا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہر کام ان کو پیارا تھا۔ وطن کی محبت رکھتے تھے مگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت تمام محبتوں پر غالب تھی۔

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ، مقام تنعیم پر حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے سولی چڑھائے جانے کا منظر بطور تماشائی دیکھا جبکہ آپ ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔ اس منظر کی یاد میں خوف زدہ ہو کر بے ہوش ہو جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے سعید بن عامر کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں سکونت کر لی۔ صحبت رسول سے فیض یاب ہوتے رہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہت اصرار کر کے آپ کو حمص کا گورنر مقرر کیا۔ معاوضہ لینے سے انکار کیا۔ جو پہلے بیت المال سے مل رہا ہے وہ بھی زیادہ ہے۔ لہٰذا نہ لیا۔

ایک دفعہ ایک وفد حمص سے آیا تو غرباء، مساکین، مستحق امداد کی فہرست پیش کی تو حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا نام بھی شامل تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حیران ہوئے اور ایک ہزار دینار ان کے لئے روانہ کئے۔ جب دینار لے کر آدمی پہنچا تو آپ نے بلند آواز سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ کیا امیر المومنین وفات پا گئے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ بات کہیں زیادہ اہم ہے۔ کیا معرکہ جہاد میں مسلمانوں کو کوئی صدمہ پہنچا؟ نہیں اس سے بڑی بات ہے۔ فرمایا میرے ہاں دنیا در آئی تا کہ میری آخرت بگاڑ دے۔ میرے گھر فتنہ ابھر آیا ہے۔ اس نے عرض کی۔ کیوں نہ آپ اس فتنہ سے گلوخلاصی کر لیں۔ انہوں نے فرمایا: تو کیا اس سلسلہ میں میری مدد کرو گے! عرض کی۔ جی ہاں کیوں نہیں۔ آپ نے دینار تھیلیوں میں ڈال کر غریب مسلمانوں پر تقسیم کر دیئے۔ یہ تھا کردار جو حُبِ رسول سے تیار ہوا۔ دنیا پر آخرت کو ترجیح دی

Marfat.com

اور آخرت سنوارنے کی فکر ہمیشہ لاحق رہتی۔ بالآخر آخرت کی کامیابی جس کو قرآن پاک نے فوز العظیم قرار دیا نصیب ہوئی۔

درویشانہ زندگی بسر کی۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں اس شان سے آئے کہ آپ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی اور دوسرے ہاتھ میں پیالہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیرت میں رہ گئے۔ سوال کیا حمص کے گورنر کا یہ سامان ہے؟ جواب ملا۔ اس سے زیادہ کی ضرورت بھی کیا ہے۔ پیالے میں کھاتا ہوں اور لاٹھی میں سفر کا سامان لٹکا لیتا ہوں۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ رعایا کے فلاح و بہبود کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ لوگوں کو بھی ان سے عشق کی حد تک انس تھا اور ان سے خوش رہتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا بات ہے کہ شام کے لوگ آپ کو بہت چاہتے ہیں۔ جواب دیا: میں ان کی نگہبانی کرتا ہوں اور غم خواری بھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے۔ (انسائیکلوپیڈیا، اصحاب النبی)

یہ بے مثال لوگ فیضان نبوی سے مالا مال تھے۔ تاریخ انسانی ایسے خوبصورت کردار کے حامل لوگوں کا جواب نہیں رکھتی۔ یہ رشد و ہدایت کے درخشندہ ستارے ہیں۔ جن کی پیروی سے انسان وہ کامیابی حاصل کر لیتا ہے جو لازوال اور انمول ہے۔ تاریخ انسانی میں ایسا گورنر جو صرف ایک پیالہ اور لاٹھی کا اثاثہ رکھتا ہو کہیں نہیں ملے گا۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بڑے زندہ دل آدمی تھے۔ اور اکثر ہنسنے ہنسانے کی باتیں کرتے رہتے تھے۔

ابن عساکر نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے شکایت کی کہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ مزاحیہ باتیں کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ اس کا اندرون اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے۔ (رحمت دارین کے شیدائی، از ہاشمی)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے حضور پاک ﷺ سے اپنا نسب پوچھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تھا حذافہ کے بیٹے ہو۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خدا کی قسم اگر آپ مجھے کسی حبشی غلام کی بھی اولاد قرار دیتے تو میں اپنے آپ کو اس کی اولاد سمجھ لیتا۔ یہ تھا ان کا ایمان اور یہ تھا ان کا یقین۔ جس کی بدولت کوئی اصحاب الرسول کا ہم پلہ نہیں ہوسکتا۔

عبداللہ ایک دفعہ شام میں ایک معرکے میں 81,80 مجاہدین کے ساتھ رومیوں کے ہاتھ اسیر ہو گئے۔ بادشاہ روم خود موجود تھا نصرانی مذہب کی دعوت دی۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا جائے گا جو انکار کرے گا۔ رومیوں نے ایک کو کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا اور دوسروں سے پوچھا۔ رومیوں کی بات سن کر ان صاحب رسول ﷺ کی آنکھوں میں نورانی چمک پیدا ہوئی اور انہوں نے بڑے پُر جلال لہجے میں فرمایا:

''میں موت سے ڈر کر نہیں روتا بلکہ اس بات پر روتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے میرے پاس صرف ایک جان ہے۔ کاش ایک جان کی بجائے میرے ہر بال کی جگہ ایک ایک جان ہوتی اور میں ان سب جانوں کو راہ حق میں نثار کر دیتا۔''

رومی ان کی قوت ایمانی دیکھ کر حیران رہ گئے اور ایسے پختہ ایمان والے شخص کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے اور بے تاب ہوئے۔ انہوں نے ان صاحب رسول ﷺ سے کہا کہ اگر ہمارے بادشاہ کی پیشانی پر بوسہ دے تو ہم تمہیں ابھی رہا کر دیں گے انہوں نے صلیب پرست بادشاہ کی پیشانی چومنے سے بھی صاف انکار کر دیا۔

اب رومیوں نے انہیں مال و دولت اور حسین عورتوں کا لالچ دیا۔ لیکن انہوں نے ٹھکرا دیا۔ آخر قیصر روم نے کہا کہ میری پیشانی چوم لو تو تمام مسلمان قیدی چھوڑ دیتے ہیں۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی خاطر وہ صاحب رسول ﷺ فوراً آگے بڑھے اور بادشاہ کی پیشانی کو چوم لیا اس طرح 80 مسلمانوں کی جان بچائی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب مدینہ منورہ آئے تو یہ واقعہ سن کر ان کی پیشانی چومی اور تمام مسلمانوں کو فرمایا کہ ان کی پیشانی پر بوسہ دیں۔

Marfat.com

حضرت طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ

''الٰہی اسے ایسی نشانی عطا فرما جو ہر اس وقت اس کے کام آئے جب بھی یہ خیر و بھلائی کا ارادہ کرے۔'' (فرمان رسول علیہ السلام)

قبیلہ دوس کے ایک ممتاز سردار تھے۔ بہادر اور سخی تھے۔ جناب طفیل رضی اللہ عنہ نے تہامہ میں اپنا گھر بار چھوڑ کر مکہ معظمہ کا رخ کیا۔ کفار مکہ نے ان کو بتایا کہ حضور پاک ﷺ کی بات نہ سننا ورنہ ان کے زیر اثر ہو جاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے روئی کانوں میں ٹھونس لی۔

حضور پاک ﷺ بیت اللہ شریف میں نماز ادا فرما رہے تھے جب طفیل بت پرستی کے لئے وہاں گیا تو حضور پاک ﷺ پر نگاہ پڑی۔ بہت متاثر ہوا۔ آپ ﷺ گھر تشریف لے جانے لگے تو پیچھے ہو لئے اور گھر پہنچ کر سوچا کہ آخر کار میں عقل والا آدمی ہوں۔ اچھی بری بات کی تمیز رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ کی بات سننے میں کیا حرج ہے۔ روئی کانوں سے نکال لی اور حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعوت سننے کی خواہش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعوت پیش کرتے ہوئے سورۂ اخلاص اور فلق کی تلاوت فرمائی۔

بخدا اس سے پہلے نہ تو میں نے اس سے بہتر کوئی کلام سنا تھا اور نہ آپ ﷺ کے پیغام سے بڑھ کر عدل و انصاف پر مبنی کوئی اور پیغام میرے کانوں پر پڑا تھا۔ اس موقع پر میں نے بیعت کی۔

کچھ عرصہ مکہ شریف رہ کر دین سیکھا اور پھر اجازت طلب کی کہ اپنی قوم میں جا کر تبلیغ کروں۔ عرض کی دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی ایسی نشانی عطا کر دے جب میں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤں تو وہ میری مددگار ثابت ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے میرے لئے دعا کی الٰہی اس کو اس طرح کی ایک نشانی عطا کر دے جو ہر وقت اس کے کام آئے جب بھی یہ خیر و خوبی کا قصد کرے۔

وہاں سے اپنے وطن کی طرف چل پڑا اور اپنی بستی کے قریب ایسے مقام پر پہنچا جہاں سے قوم کے در و دیوار صاف نظر آ رہے تھے تو کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک میری پیشانی پر چراغ کی مانند ایک روشنی دمک رہی ہے میں نے خدا تعالیٰ سے التجا کی الٰہی اس روشنی کو میرے

Marfat.com

چہرے کی بجائے کسی اور چیز میں منتقل فرما دے۔ مبادا میری قوم میرا چہرہ دیکھ کر یہ کہہ دے کہ اپنا دین چھوڑنے کی یہ سزا ہے روشنی نہیں۔ میرا یہ کہنا تھا کہ یہ روشنی میرے چہرے سے ہٹ کر میرے نیزے کے بالائی حصہ میں مرکوز ہوگئی۔ ایسا معلوم ہورہا تھا جیسے کوئی قندیل نیزے میں جگمگا رہی ہے۔ پہلے والد پھر بیٹا اور پھر بیوی نے اسلام قبول کیا۔

اس کے بعد براہ راست قبیلہ دوس کو اسلام کی طرف بلایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہر ایک نے اسلام قبول کرنے میں ہچکچاہٹ کا اظہار کیا۔

حضرت طفیل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں مکہ معظمہ حاضر ہوا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی میرے ساتھ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا طفیل صورت حال کیا ہے؟ میں نے عرض کی! حضور لوگوں کے دلوں پر پردے پڑے ہیں کفر نے شدت اختیار کر لی ہے اور قبیلہ دوس کا ہر شخص فسق و فجور اور نافرمانی کی خصوصیت سے مغلوب ہے۔

یہ سننا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھے، وضو کیا، نماز پڑھی اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کچھ کہنا چاہا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو میں دل ہی دل میں ڈر گیا کہ مبادا میری قوم کو بددعا فرما دیں اور وہ ہلاک ہوجائے میں نے افسردگی کے عالم میں کہا: ہائے میری قوم!

رحمت دوعالم رسول معظم ﷺ نے جو فرمایا وہ یہ تھا:

الٰہی قبیلہ دوس کو ہدایت دے الٰہی قبیلہ دوس کو ہدایت دے۔ الٰہی قبیلہ دوس کو ہدایت دے پھر آپ نے طفیل رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا:

اب آپ اپنی قوم کے پاس بلا دھڑک جائیں۔ ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں اور اسلام کی دعوت دیں۔

حضرت طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسلسل سرزمین دوس میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

Marfat.com

یہاں پہنچ کر بدر، احد، خندق ایسی ہولناک جنگوں کا سامنا آپ ﷺ کو کرنا پڑا۔ اس کے بعد مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری دی اس دفعہ میرے ہمراہ قبیلہ دوس کے تقریباً اسّی گھرانے تھے۔ جو نعمت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے۔

حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے آخری دم تک حضور پاک ﷺ کا ساتھ دیا۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ بالآخر شہید ہوئے۔

اصحاب الرسول کی شان یہ تھی کہ اپنا مال و جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں نثار کر کے سرخرو ہوتے۔ یہ فیضان نبوت کا کرشمہ تھا۔

حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ

آپ جوانی میں اسلام لائے۔ سابقون اولون میں سے تھے۔ اسلام لانے کے بعد بڑے مصائب برداشت کیے۔ حبشہ ہجرت فرمائی۔ واپسی پر پھر مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ گھر بار چھوڑنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا لیکن ان اللہ کے بندوں نے دین کی خاطر سب کچھ قربان کر دیا۔ اعلیٰ درجہ کے شہسوار اور شمشیر زن تھے۔ مجاہد تھے۔

غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہونے کی عظیم سعادت حاصل کی۔ مسیلمہ کذاب کی لڑائی میں چالیس سال کی عمر میں جام شہادت نوش کیا۔

جانثار تھے۔ جان اللہ کی راہ میں دے کر سرخرو ہوئے۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ

سعد بن عبید والد تھے جو فوت ہو گئے اور والدہ نے نکاح ثانی کیا۔ جلاس بن سوید کے ساتھ تو ان کے ربیب (گود پالے) ہوئے لیکن حقیقی بیٹے سے زیادہ پیار کیا۔

ہجرت مدینہ کے بعد ابھی عمیر لڑکے تھے اپنے جلاس بن سوید کے ہمراہ رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حشمت اسلام سے بہرہ یاب ہوئے۔

رحمت عالم ﷺ کی زیارت کے بعد ان کے دل میں حضور ﷺ کی ایسی محبت اور کشش پیدا ہوئی کہ جب تک روزانہ آپ کو دیکھ نہ لیتے بے چین رہتے۔ حضور پاک ﷺ

Marfat.com

ان پر بڑی شفقت فرماتے تھے اور ذات رسالت مآب ﷺ سے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی عقیدت، محبت اور نیازی مندی کا اضافہ ہوتا رہا۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ عہد رسالت میں اگرچہ کم عمر تھے لیکن سرور عالم ﷺ سے بے پناہ عقیدت، محبت اور بارگاہ نبوی میں باقاعدہ حاضر باشی نے انہیں منبع فضل وکمال بنا دیا تھا۔ آپ یکتائے زمانہ تھے اور اسلامی اخلاق کا پیکر جمیل بن گئے تھے۔ ان کے جوش ایمان کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ نابالغ ہونے کے باوجود جیش العسرہ میں والہانہ شریک ہوئے اور دوران سفر پیش آنے والی تمام مصیبتیں خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔ رسول اکرم ﷺ نے رحلت فرمائی تو انہیں اس قدر صدمہ ہوا کہ کہیں آنا جانا چھوڑ دیا اور ہر وقت عبادت میں مشغول رہنے لگے۔

طبیعت پر خشیت الٰہی اور خوف آخرت کا غلبہ تھا۔ اس لئے آپ زاہدانہ زندگی گزارتے تھے لیکن وہ محض زاہد مرد ہی نہیں تھے بلکہ لوگوں کے دکھ سکھ میں بھی برابر شریک ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ذہن رسا عطا فرمایا تھا۔ پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو آن واحد میں سلجھا دیتے تھے۔ جہاد فی سبیل اللہ کا بھی بے حد شوق تھا۔

حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ

6 ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے دعوت الی اللہ کا دائرہ وسیع کرنے کا عزم فرمایا تو عرب وعجم کے بادشاہوں کی طرف آٹھ خطوط لکھے اور انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ ان میں ثمامہ بن آثال بھی شامل تھا۔

بلاشبہ ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کا شمار زمانہ جاہلیت کے بارعب عرب بادشاہوں میں ہوتا ہے اور یہ قبیلہ بنو حنیفہ کے قابل رشک سردار تھے۔ ثمامہ بارعب سربراہ تھے۔

زمانہ جاہلیت میں جب نبی کریم ﷺ کا خط ملا۔ تو اس نے بڑی حقارت سے دیکھا۔ ایک دفعہ حضور پاک ﷺ کو قتل کے ارادہ سے پیچھے سے وار کرنا چاہتے تھے کہ اس کے چچا نے ہاتھ روک دیا۔ ثمامہ نے اصحاب الرسول کو بے دریغ قتل کیا۔

حضور پاک ﷺ نے عام اعلان فرما دیا کہ ثمامہ جہاں کہیں ملے اسے قتل کر دیا

Marfat.com

جائے۔

ثمامہ بن اثال کے دل میں خیال آیا کہ بیت اللہ کی زیارت کی جائے۔ وہ یمامہ سے مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ جناب ثمامہ مدینہ منورہ کے قریب ابھی راستہ میں ہی تھے کہ ان کے ساتھ اچانک ایک ایسا حادثہ پیش آیا جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ ہوا یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا تربیت دیا ہوا مجاہدین اسلام کا ایک گروپ مدینہ منورہ کی نگرانی پر مامور تھا۔ مبادا کہ کوئی مدینہ منورہ پر رات کے وقت اچانک حملہ کردے۔ مجاہدین کا یہ گروپ گشت کر رہا تھا کہ انہوں نے راستے میں جاتے ہوئے جناب ثمامہ بن اثال کو گرفتار کرلیا۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ کون ہے؟ وہ انہیں پکڑ کر مدینہ منورہ لے آئے اور مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ مجاہدین نے سوچا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام قیدی کو دیکھ لیں اور اس کے متعلق جو حکم فرمادیں اس کی تعمیل کی جائے۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مسجد نبوی میں تشریف لائے آپ نے اسے ایک ستون سے بندھا ہوا دیکھا۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا جانتے ہو کہ تم نے کسے گرفتار کرلیا ہے؟ سب نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہمیں تو علم نہیں آپ نے ارشاد فرمایا:

یہ تو ثمامہ بن اثال ہے۔ اب اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے گھر تشریف لائے اور فرمایا گھر میں جو کھانا ہے وہ ثمامہ بن اثال کے لئے بھیج دیا جائے اور پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ میری اونٹنی کا دودھ صبح وشام اسے پلایا جائے۔

آپ کے حکم کی فوراً تعمیل کی گئی پھر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ثمامہ بن اثال کی طرف متوجہ ہوئے تاکہ اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے بڑے مشفقانہ انداز میں دریافت کیا ثمامہ کیا رائے ہے۔ انہوں نے جواب دیا خوب! اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو یقیناً ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جس نے آپ کے صحابہ کا خون بہایا۔ اگر معاف فرمادیں تو ایک قدردان پر مہربانی ہوگی اور اگر مال چاہئے تو جس قدر فرمائیں مال آپ کی خدمت میں پیش کردیا جائے گا۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور انہیں دو دن تک اسی حالت میں رہنے دیا لیکن کھانا پانی دودھ باقاعدگی سے انہیں کھلایا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ثمامہ کیا رائے ہے۔

انہوں نے کہا: بات تو وہی ہے جو میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اب بھی اسے اسی حالت میں رہنے دیا اور تیسرے دن تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ اس نے وہی جواب دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اسے آزاد کر دو۔

ثمامہ آزاد ہونے کے بعد مسجد نبوی سے نکل کر ایک طرف چل دیئے۔ مدینہ منورہ کی ایک جانب بقیع کے نزدیک ایک نخلستان تھا وہاں ایک مقام پر پانی بھی جمع تھا۔ اپنی اونٹنی وہاں بٹھا کر خوب اچھی طرح غسل کیا اور واپس مسجد نبوی میں آ کر سب لوگوں کے سامنے باآواز بلند کلمہ شہادت پڑھ لیا۔

ان لوگوں کا کلمہ شہادت کس قدر سچا اور دل کی گہرائی سے نکلتا تھا۔ ایمان کا اعلیٰ درجہ نصیب ہوتا۔ اصحاب الرسول بلند ترین درجات کے حامل تھے۔

حضور پاک ﷺ سے اجازت لے کر عمرہ پر گئے۔ حضور پاک ﷺ نے اسلامی طریقہ پر عمرہ کرنے کی تعلیم دی اور حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ نے عمرہ ادا کیا۔ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ وہ پہلے مسلمان ہیں جو مکہ معظمہ میں باآواز بلند تلبیہ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔

ثمامہ نے واپس جا کر اقتصادی ناکہ بندی کر دی۔ غلہ آنا بند ہو گیا۔ مکہ کے لوگ تکلیف میں مبتلا ہو گئے اور حضور پاک ﷺ سے استدعا کی تو آپ ﷺ نے ثمامہ کو تحریر فرمایا کہ ناکہ بندی ختم کر دیں چنانچہ اس نے ناکہ بندی ختم کر دی۔

مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت جھوٹا کیا تو آپ نے قوم کو کہا اے بنو حنیفہ تم باز آ جاؤ! مسیلمہ کذاب کے شیطانی داؤ سے بچو تم اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ ہی ان کی نبوت میں کوئی شریک ہے۔ جہاد کیا۔

Marfat.com

ختم نبوت کا عقیدہ ایمان کا جزو اعظم ہے۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

نام ثابت کنیت ابومحمد اور لقب خطیب رسول تھا۔

ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ حضور پاک ﷺ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ایک دن آپ ﷺ نے آپ کو موجود نہ پا کر فرمایا ثابت کہاں ہے؟ ایک شخص نے کہا میں خبر لاتا ہوں گھر جا کر دیکھا تو سر نیچا کئے ہوئے تھے۔اس نے پوچھا کیا بات ہے؟ آپ نے جواب دیا: کیا بتاؤں۔ بہت برا حال ہے۔ میری آواز تیز ہے۔حضور پاک ﷺ کے سامنے چلا کر بولتا تھا۔میرا سارا عمل خاک میں مل گیا اور جہنمی ہو گیا ہوں (یہ اس آیت کی طرف اشارہ تھا جس میں حضور پاک ﷺ کے سامنے بولنے کی ہدایت نازل ہوئی تھی کہ بلند آواز سے مت بولو (الحجرات)۔) حضور ﷺ نے جب سنا تو فرمایا ان سے جا کر کہو کہ تم جہنمی نہیں میں تم کو جنت کی بشارت سناتا ہوں۔حضور پاک ﷺ کو بھی آپ سے بڑا انس تھا۔

ایک بار حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیمار پڑے تو حضور ﷺ عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور آپ کی تندرستی کے لئے دعا فرمائی۔

آواز بڑی پاٹ دار تھی۔اس لئے انصار نے ان کو اپنا خطیب بنایا تھا۔آنحضرت ﷺ کو ان کی صلاحیتوں کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے بھی ان کو اپنا خطیب مقرر فرمایا۔چنانچہ وہ خطیب رسول اللہ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

عام الوفود 9 ہجری میں بنو تمیم کا وفد بڑے ٹھاٹ بھاٹ کے ساتھ مدینہ منورہ آیا۔ ستر اسّی (80,70) آدمیوں پر مشتمل تھا۔اس میں قبیلہ کے بڑے بڑے روساء، آتش بیان خطیب اور بلند پایہ شاعر تھے۔بنو تمیم کے جواب میں حضور پاک ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ جواب دو۔ چنانچہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔قبیلہ کے سردار نے اعتراف کیا کہ رب کی قسم محمد کا خطیب ہمارے خطیب سے افضل ہے اور ان کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے (حسان بن ثابت نے ان کے شاعر کا جواب دیا تھا) اس وفد نے ان کی رائے سے اتفاق کیا اور سب اسی وقت حلقہ بگوش اسلام ہو

Marfat.com

گئے۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کے معرکہ میں شہید ہوئے۔

حضرت ہشیم بن عتبہ رضی اللہ عنہ (ابوحذیفہ)

والد مشہور عتبہ بن ربیعہ رؤساء قریش سے تھا مگر تمام عمر اسلام دشمنی میں گزار دی۔ 17 رمضان المبارک یوم بدر ابوحذیفہ بہت مغموم تھے۔ حضور پاک ﷺ نے وجہ پوچھی تو عرض کیا حضور ﷺ مجھے امید تھی کہ میرا والد جو صاحب رائے ہے۔ ضرور کسی مرحلہ پر اسلام قبول کرے گا۔ آج یوم بدر اس کے مارے جانے کے بعد میری وہ امید ختم ہوگئی ہے اس کا غم ہے۔ اس کے کفر پر مرنے کا غم ہے۔ حضور پاک ﷺ نے ان کی قوت ایمانی کو سراہا۔

عتبہ اور اس کا بھائی شیبہ اسلام کے دشمن ضرور تھے مگر انہوں نے حضور ﷺ کو ستانے کے لئے کبھی کسی کمینی حرکت کا ارتکاب نہیں کیا۔

ہشیم تیس بتیس کی عمر میں تھے جبکہ دعوت اسلام کا آغاز ہوا۔ نیک بخت بیوی حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا نے ان کے ساتھ مل کر اسلام قبول کیا۔ دو دفعہ حبشہ ہجرت فرمائی بمعہ اہلیہ۔ فرزند محمد بن ابی حذیفہ پیدا ہوا۔ تیسری دفعہ ہجرت مدینہ منورہ کا شرف حاصل کیا۔

جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ سبقت فی اسلام، راہ حق میں بلاکشی، اخلاص فی الدین، جذبہ فدائیت، جوش ایمان نمایاں ابواب ہیں۔ ابوحذیفہ رئیس ابن رئیس تھے مگر اسلام کی خاطر مصائب اور تکالیف بخوشی برداشت کیں۔

غریب الوطنی، فقر و فاقہ کو ترجیح دی۔ ان کی شخصیت اکبر ستارۂ نور تھی۔ راہ حق سے ان کی والہانہ شیفتگی امت مسلمہ کے لئے تا ابد مشعل راہ بنی رہے گی۔

حضرت عامر بن ربیعہ الغزی رضی اللہ عنہ

ان کا خاندان بنو عدی کا حلیف تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے والد کو ان سے اتنی محبت تھی کہ اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ میاں بیوی دونوں مسلمان ہوئے۔ سابقون اولون میں ہیں۔ حبشہ ہجرت کی پھر مدینہ شریف ہجرت کی۔

Marfat.com

ابن سعد کا بیان ہے کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا کو یہ شرف حاصل ہے کہ مسلمان خواتین میں وہ سب سے پہلے ہجرت کر کے مدینہ پہنچیں۔

سبقت فی اسلام، اخلاص فی الدین، تحمل شدائد۔ حُبِ رسول، شوق جہاد، شغف عبادت، زہدوتقویٰ نمایاں خصوصیات تھیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رفیق سفرحج کے لئے منتخب فرمایا۔

حضرت سہیل بن بیضاء فہری رضی اللہ عنہ

ابتدائی تین سالوں میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ جوان عمر تھے۔ حبشہ ہجرت کی واپسی پر ہجرت مدینہ منورہ کی۔

حضرت سہیل رضی اللہ کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے بے پناہ محبت تھی ہر وقت راہ حق میں اپنی جان قربان کرنے پر آمادہ رہتے تھے۔ اس لئے رحمت عالم ﷺ ان کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ ہر غزوہ میں سرفروشی کے جوہر دکھائے۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ سفر تبوک میں انہیں یہ عظیم سعادت نصیب ہوئی کہ خود سید المرسلین ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر بٹھالیا۔ راستے میں حضور پاک ﷺ نے انہیں دو تین مرتبہ بلند آواز سے پکارا۔ انہوں نے ہر بار ''لبیک یا رسول اللہ'' کہا ۔ دوسرے صحابہ نے حضور پاک ﷺ کی آواز سنی تو وہ بھی آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے اللہ کے ایک ہونے کی شہادت دی۔ اللہ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کردی اور جنت اس پر واجب ہو جائے گی۔''

تبوک سے واپس آنے کے چند دن بعد حضرت سہیل رضی اللہ عنہ کو پیغام اجل آ گیا اور انہوں نے اپنے آقا و مولا ﷺ کے سامنے ہی 9 ہجری میں وفات پائی۔ حضور پاک ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ نماز مسجد میں پڑھائی گئی تھی۔

حضرت اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا

حضرت اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا بڑی دانش مند، سلیقہ شعار، متقی، پرہیز گار

Marfat.com

خاتون تھیں۔ انصاری خواتین میں انہیں ممتاز مقام حاصل تھا۔ رسول اقدس ﷺ کی رشتے میں خالہ لگتی تھیں۔ آپ گاہے بگاہے قباء میں واقع ان کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے اور کبھی کبھی وہاں استراحت کے لئے لیٹ بھی جاتے۔

حضرت اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے دل میں رسول اقدس ﷺ کی عظمت و محبت کے جذبات حد کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ اُم حرام اور اُم سلیم دونوں بہنیں رسول اقدس ﷺ کی رشتے میں خالہ لگتی تھیں۔ آپ ﷺ جب بھی ان کے گھر تشریف لاتے تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی۔ آپ ﷺ کے لئے عمدہ کھانے کا اہتمام کرتیں۔ آرام کے لئے بستر لگا دیتیں۔ آپ ﷺ بھی ان کے گھر تشریف لا کر دلی خوشی محسوس کرتے۔

آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر اکثر تشریف لے جاتے ہیں۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس خاندان پر بہت ترس آتا ہے جب سے معرکہ بئر معونہ میں ان کے دو بھائی میری آنکھوں کے سامنے شہید ہوئے ہیں اس وقت سے میں ان کی دل جوئی اور خبر گیری کے لئے ان کے گھر زیادہ آتا ہوں۔ ویسے بھی خالہ کا رتبہ ماں کی مانند ہوتا ہے۔ اس رشتے کے تقدس کا تقاضا ہے آپ ﷺ وہاں اکثر و بیشتر تشریف لے جاتے۔

حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا وہ خوش نصیب صحابیہ ہیں جو بحری جنگ میں حصہ لے کر لسان رسالت سے جنت کی بشارت کی مستحق ٹھہری۔ اس طرح عظیم المرتبت خاتون نے راہ خدا میں شہادت پائی۔

حضرت سعید بن یربوع مخزومی رضی اللہ عنہ

شوق جہاد، ادب رسول اور شغف عبادت میں یکتائے زمانہ تھے۔ 70 سال کی عمر میں اسلام لائے۔ فتح مکہ میں شریک تھے۔ غزوہ حنین میں عمر 78 سال تھی پھر بھی بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ (مستدرک حاکم ج3،ص490)

ادب رسالت کا یہ حال تھا۔ کہ عمر کا پوچھا گیا تو عرض کی حضور ﷺ آپ مجھ سے بہت بڑے اور بہتر ہیں۔ بہر حال میں آپ سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ یہ تھا ادب جس سے

Marfat.com

اصحاب الرسول بامراد ہوئے۔

مرم نام تھا۔حضور پاک علیہ السلام نے بدل کر سعید فرمایا (آج سے تم سعید ہو)۔

حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ الدوسی رضی اللہ عنہ

خاتم بردار رسول اللہ علیہ السلام یمن کے رہنے والے تھے۔سابقون اولون میں سے تھے۔

حبشہ سے واپسی پر سیدھے خیبر پہنچے انتظار مدینہ منورہ نہ کیا۔ بیتاب تھے حضور پاک علیہ السلام کی زیارت کے لئے۔

حضور پاک علیہ السلام بھی کبھی دائیں ہاتھ کی انگشت مبارک میں انگوٹھی پہنتے تھے لیکن اکثر یہ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہا کی تحویل میں رہتی تھی۔امین اور دیانت دار کا اعزاز تھا لہٰذا تمام اصحاب الرسول تعظیم کرتے۔بعض اوقات مستقل کاتب وحی کی عدم موجودگی میں کاتب وحی کا کام بھی سرانجام دیتے تھے۔

غزوات فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک پر حاضر رہے۔حج الوداع میں ہم رقاب تھے۔

مہر مبارک چاندی کی انگشتری کی صورت میں تھی حبشی نگینہ تھا۔جس پر محمد رسول اللہ کے الفاظ کندہ تھے۔آپ علیہ السلام نے اسے مکاتیب وفرامین پر ثبت کرنے کے لئے بنوائی تھی۔

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل تھا کہ وہ مہر مبارک کے امانت دار تھے۔

حضرت لبید بن ربیعہ عامری رضی اللہ عنہ

ابوعقیل لبید بن ربیعہ عامری کا شمار جاہل عرب کے ان شعراء میں ہوتا ہے جو عزت و شہرت کے آسمان پر آفتاب بن کر چمکے۔

خود سرور عالم علیہ السلام نے ان کے بعض اشعار کو پسند فرمایا۔اصحابہ المعلقات ان شعراء میں سے تھے جن کے اشعار خانہ کعبہ میں آویزاں تھے۔ان کے والد ربیعہ بن عامر بہت فیاض اور غریب پرور تھے۔وراثت میں ہی یہ وصف ملا۔اس کے علاوہ شجاعت، شہامت، شہسواری سلامتی طبع اور راست بازی جیسے اوصاف تھے۔

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے (الاستیعاب) میں لکھا ہے کہ سرور عالم علیہ السلام کو لبید

Marfat.com

کا یہ مصرع بہت پسند تھا:

اَلَا کُلُّ شَیئٍ مَاخَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ

(خبردار رہو کہ اللہ کے بغیر ہر چیز باطل ہے)

حضور پاک ﷺ فرماتے تھے کہ شعراء کے کلام میں لبید کا یہ کلام بہت اچھا ہے۔ 9 ہجری میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔

اکثر ارباب سیر نے لکھا ہے کہ ایمان لانے کے بعد حضرت لبید رضی اللہ عنہ نے شاعری ترک کر دی۔ ایک دو شعر کے بعد شعر نہیں کہے۔ کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے سورۂ بقرہ اور آل عمران دی ہیں۔

حضرت لبید رضی اللہ عنہ نہایت مخیر کشادہ دست تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ 21 ہجری میں 145 سال کی عمر میں بمقام کوفہ فوت ہوئے۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ سرور عالم ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نزول اجلال فرمایا تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ایک دن حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور پاک ﷺ کی خدمت میں عرض کی:

"یارسول اللہ ﷺ یہ میرا فرزند قیس ہے میں اسے آپ کے حوالے کرتا ہوں آپ اس سے کام لیا کریں۔"

حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے بھی دل و جان سے اپنے آپ کو سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا اور اس طرح حضور ﷺ کی عنایات و الطاف کے مورد بن گئے۔ اہل سیر نے لکھا ہے کہ ان کو دربار نبوت میں درجہ تقرب و امتیاز حاصل تھا۔ اس کا اندازہ صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ قیس دربار رسالت میں وہ مقام رکھتے تھے جو کسی فرمانروا کے یہاں پولیس کے افسر اعلیٰ کا ہوتا ہے۔

Marfat.com

فتح مکہ میں شامل تھے۔ سبقت اسلام، حُبِ رسول، جود وسخا، شغف عبادت، تدبر و حکمت، شجاعت وبسالت سب سے نمایاں ابواب ہیں۔

سرکار دو عالم ﷺ سے بے انتہا محبت تھی۔ آپ کی خدمت کو اپنے لئے باعث سعادت جانتے تھے۔ ادب کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ کے برابر بیٹھنا بھی گوارا نہ تھا۔ آپ کی اور خاندان کی فیاضی مسلمہ تھی۔ جس کی حضور پاک ﷺ نے بھی تعریف فرمائی ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اپنے لئے مشعل راہ جانتے تھے۔ ایک مرتبہ قادسیہ میں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ گزرا حضرت قیس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے کہا آپ ناحق کھڑے ہوئے یہ تو ایک غیر مسلم (ذمی) کا جنازہ تھا۔ فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ بھی ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ جب آپ ﷺ کو بتایا گیا تھا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کیا حرج ہے آخر وہ بھی تو ایک جان ہے۔''

حضرت حنظلہ بن ابی عامر انصاری رضی اللہ عنہ (غسیل الملائکہ)

ابو عامر حنظلہ کا والد دشمن اسلام تھا۔ اسی حالت میں مر گیا۔ جبکہ حنظلہ شروع سے ہی اسلام لایا اور اس قدر محبت دین رکھتا کہ حضور پاک ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اگر اجازت دیں تو اپنے والد کا سر کاٹ کر لے آؤں۔ حضور پاک ﷺ نے اجازت نہ دی۔ غزوۂ احد میں اعلان سنا تو حاجت غسل تھی مگر مسلح ہو کر باہر نکل آئے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے حنظلہ کو غسل دے رہے ہیں۔ ایک صحابی نے جا کر دیکھا تو پانی ان کے بالوں سے ٹپک رہا تھا۔ مدینہ شریف واپسی پر اس کی اہلیہ سے دریافت کیا گیا کہ وہ کس حالت میں یہاں سے روانہ ہوئے تو انہوں نے بتایا کہ اعلان سن کر وہ بے تاب ہو گئے اور اسلحہ لے باہر نکل پڑے حالانکہ غسل کی ضرورت تھی۔

حضرت حنظلہ مخلص مسلمان تھے۔ بارگاہ رسالت سے تقی کا لقب پایا۔ باپ کی بدقسمتی

Marfat.com

دیکھو" فاسق" کا لقب پایا۔

حضرت عمیر بن صمام انصاری رضی اللہ عنہ

ہجرت نبوی سے پہلے اور فوراً بعد اہل مدینہ میں سے جو لوگ سعادت مند ایمان ہوئے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بھی اس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسلام نے اس میں شہادت کی روح پھونک دی۔

وہ سید الانام ﷺ کے ان جانثاروں میں شامل ہوئے جو حضور پاک ﷺ کے ذرا سے اشارہ پر جان قربان کرنا باعث افتخار سمجھتے تھے۔ غزوہ بدر میں ہم رکابی کا شرف حاصل ہوا۔

لڑائی شروع ہونے سے پہلے سرور عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے خطبہ دیا جس میں فرمایا:

"خدائے بزرگ و برتر کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے جو کوئی رضائے الٰہی کی خاطر دشمنان حق سے لڑ کر مارا جائے گا اسے بہشت نصیب ہوگی۔"

حضرت عمیر بن صمام رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا ارشاد سنا تو صف سے نکل کر حضور پاک ﷺ کے سامنے بڑے ادب سے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا:

"یارسول اللہ ﷺ راہ خدا میں شہید ہونے پر کیا وہی جنت ملے گی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا طول وعرض آسمان اور زمین کی پہنائی کے برابر ہے۔"

ارشاد ہوا۔ "ہاں عمیر! وہی جنت جس کے بارے میں "عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ "فرمایا گیا ہے۔

یہ سن کر حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی زبان پر بے اختیار بخ بخ (واہ واہ) کے الفاظ آ گئے اور پھر انہوں نے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول کیا میں بھی اسی جنت کا حقدار ہو سکتا ہوں۔"

حضور ﷺ نے فرمایا:

"تم ضرور اس جنت میں داخل ہوگے۔"

Marfat.com

اس وقت حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کھجوریں کھا رہے تھے جونہی لسان رسالت سے یہ الفاظ ادا ہوئے انہوں نے کھجوریں پھینک دیں اور بولے مجھ پر اب اتنا وقفہ بھی گراں ہے جس میں یہ کھجوریں کھا سکوں میرے اور جنت کے درمیان اب کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی پھر تلوار چلاتے مردانہ وار صف جنگ میں گھس گئے اور جام شہادت نوش فرما کر جنت الفردوس میں پہنچ گئے۔

رسالت مآب ﷺ پر ایمان اصحاب الرسول کا اس قدر پختہ تھا کہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا ان کا معمول تھا۔ مال تو بعد کی بات ہے۔ ہمیشہ جان کی ضرورت پڑی تو جان پیش کی۔ مال تو ہر وقت راہ خدا میں قربان کرتے رہتے تھے۔

حضرت ابوسائب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

سلیم الفطرت انسان تھے۔ شراب سے زمانۂ جاہلیت میں بھی اجتناب کیا۔ جب 11 افراد اور چار عورتوں کے قافلہ کی پہلی ہجرت حبشہ ہوئی تو امیر قافلہ آپ ہی تھے۔ واپس ہوئے اور پھر دوبارہ ہجرت حبشہ کی۔ پھر ہجرت مدینہ کی۔ غزوہ بدر کے بعد 2 ہجری میں بیمار ہو کر فوت ہو گئے۔ آپ عبادت گزار تھے۔ دن کو روزہ اور رات کو قیام فرماتے۔

ایک دفعہ حضور پاک ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور فرمایا تم پر بیوی بچوں کا بھی حق ہے۔ میرا اسوۂ حسنہ رہبانیت نہیں۔ تب انہوں نے عرض کی آئندہ ایسا ہو گا۔ چنانچہ پھر اعتدال سے رہنا شروع کیا۔

اسلام دین فطرت ہے۔ فطرتی تقاضے پورا کرنا عین عبادت ہے۔ اسلامی مقصد حیات نے زندگی عین فطرت کے مطابق بسر کرنے کو عبادت قرار دیا ہے۔ اعتدال اور اوسط امور درمیانی راستہ صراط مستقیم ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجسمہ خشیت الٰہی، صادق القول، صائم الدہر، شرم و حیا کے پتلے، عاشق رسول، فنافی الرسول، حُبِ رسول، مستجاب الدعا، زاہد، عابد اور فیاض تھے۔

وفات پر غسل کے بعد حضور پاک ﷺ نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

اب ان ہستیوں کا کون ہم پلہ ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ جن کی پیشانی پر رحمت

Marfat.com

عالم ﷺ بوسہ دے ان کی شان کون بیان کرسکتا ہے۔

حضرت ہند بنت عمرو رضی اللہ عنہا (بن حرام السلمی)

جب رسول اکرم ﷺ کی شہادت کی افواہ سنی تو غم سے نڈھال ہوگئیں اور مدینہ سے نکل کر میدان احد کی طرف روانہ ہوئیں۔ راستے میں خبر ملی کہ تمہارے بھائی (عبداللہ بن عمرو بن حرام) نے شہات پائی پھر خبر ملی کہ تمہارے شوہر (سید انصار عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ) شہید ہو گئے ہیں۔ آگے بڑھی تو کسی نے خبر سنائی کہ تمہارا لخت جگر (خلاد بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ پر قربان ہو گیا۔ یہ دل گداز خبریں سن کر بیتاب ہو کر لوگوں سے پوچھتی تھیں:

"لوگو! خدارا یہ بتلاؤ آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کا کیا حال ہے؟" جب لوگوں نے بتایا کہ سرور کائنات بخیریت ہیں تو خوشی سے باغ باغ ہوگئیں۔ فوراً حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا:

كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ صَغِيرَةٌ (جَلَلٌ)

"آپ ﷺ سلامت ہیں تو ہر مصیبت ہیچ ہے۔"

علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق اس انصاری خاتون کے والد، شوہر اور بھائی جنگ احد میں شہید ہوئے۔ ان کی روایت کا ماخذ سیرۃ ابن ہشام ہے۔ لیکن کچھ دوسری روایات میں ہے ان کے بھائی شوہر اور بیٹے نے جنگ احد میں شہادت پائی۔

باپ ہو یا بیٹا بات تو یہ ہے کہ سب سے قریبی لوگ شہید ہوئے۔ ان کا صدمہ بھی یقیناً تھا مگر محبت رسول ﷺ سب پر غالب تھی اور جب آقائے دو جہاں سرور کائنات ﷺ کی سلامتی کی خوش خبری سنی تو وہ اپنا دکھ بھول گئی اور باغ باغ ہو گئیں۔ اعلیٰ درجہ کا ایمان نصیب تھا جس میں محبوب خدا ﷺ کی محبت تمام محبتوں پر غالب آجاتی ہے۔ عشق رسول کے بلند ترین مقام پر ایسا شخص جلوہ افروز ہوتا ہے۔

ہند بنت عمرو رضی اللہ عنہا کا عشق رسول کوئی افسانہ نہیں حقیقت ہے تاریخ انسانیت میں یہ جذبہ محبت اور والہانہ عشق بے مثل اور بے مثال ہے۔ نہ کبھی تاریخ میں ایسا پہلے ہوا

Marfat.com

اور نہ بعد میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم ﷺ کو ایسی محبوب ہستی بنایا جس نے حقیقت کی آنکھ سے دیکھا فدا ہو گیا۔ اپنے آپ کو بھول گیا۔ دنیا کی ہر شے کو بھول گیا۔ فنا فی الرسول ہو گیا۔

اصحاب الرسول کی شان یہ ہے کہ انہوں نے حضور پاک ﷺ کو ظاہری حیات میں دیکھا اور آپ ﷺ کی حقیقت سے درجہ بدرجہ روشناس ہوئے۔ عرفان رسالت سے بہرہ ور ہوئے لیکن اپنے ظرف کے مطابق۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا چہرہ اترا ہوا دیکھ کر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دست بستہ عرض کی حضور ﷺ ایک خیال سوہان روح بنا ہوا ہے کہ مراتب جنت میں تفاوت کے باعث کہاں ہم اور کہاں حضور ﷺ کا مقام ایسی جنت کو کیا کریں گے جہاں حضور ﷺ کے دیدار سے محروم رہیں۔

عاشق رسول ﷺ کو جواب اللہ تعالیٰ نے دیا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (النساء:69)

"اور جو اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں تو یہی لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (اپنا خاص) انعام (نعمت قرب و رضا سے سرفراز) فرمایا۔ انبیاء صدیقین شہداء اور دوسرے نیک بندے اور یہ لوگ (کیسے) اچھے ساتھی ہیں (کیسے) ہمدرد رفیق ہیں۔"

"حضور ﷺ کی اتنی عزت کرتے تھے کہ غیر مسلموں سے کوئی بھی ایسا لفظ نہ سن سکتے تھے جن میں ذرا بھی شان نبوت میں کمی آتی ہو۔ ایک بار ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ کو صرف نام لے کر پکارا اس کو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے گستاخی سمجھا اور اسے زور سے زمین پر دھکا دیا۔ حضور ﷺ جو کچھ فرماتے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے دل پر نقش ہو جاتا۔ حضور ﷺ نے آپ کو ایک بار نصیحت فرمائی کہ کسی سے سوال نہ کرنا

Marfat.com

آپ اس نصیحت پر اس سختی سے عمل پیرا رہے کہ اگر کبھی سواری کی حالت میں کوڑا بھی چھوٹ جاتا تو کسی کی مدد لینے کی بجائے خود اتر کر اسے اٹھا لیتے۔

(انسائیکلوپیڈیا اصحاب النبی ﷺ، ڈاکٹر ایم ایس، ناز)

حضور ﷺ سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا دن رات ساتھ رہا۔ اس لئے آپ کو بہت سی حدیثیں یاد تھیں۔

ایک بار لوگوں نے حدیث سننے کی خواہش کی۔ آپ نے کہا:

"جو مسلمان خدا کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے خدا اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے۔"

آقا ﷺ کی زندگی میں مدینہ طیبہ میں رہے آپ ﷺ کے وصال کے بعد گلشن مدینہ خار نظر آنے لگا۔ اس لئے یہاں سے شام چلے گئے اور رملہ میں سکونت اختیار کر لی اور پھر حمص میں گھر بنا لیا وہیں رحلت فرمائی۔

عاشق رسول ﷺ کا انداز ملاحظہ ہو۔ وہی مدینہ منورہ جو دل و جان سے پیارا تھا جب حضور پاک ﷺ پردہ فرما گئے تو ایک لمحہ وہاں گزارنا مشکل ہو گیا۔ چنانچہ دور شام نکل گئے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

دربار نبوی ﷺ کے شاعر تھے۔ رسول پاک ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا:

"اے حسان میری طرف سے جواب دے خداوند! روح القدس کے ذریعہ اس کی تائید کر۔"

آنحضرت ﷺ مسجد نبوی میں منبر رکھوا دیتے تھے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی مدح کرتے تھے اور آپ نہایت مسرور ہوتے تھے۔

(استیعاب)

جو لوگ نعت کی نعمت سے محروم ہیں کتنی بڑی سنت نبوی کے تارک ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

"اے خدا! خالد تیری تلوار ہے تو اسے ہمیشہ فتح مندر کھنا۔"

Marfat.com

سرورکائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین کی یہ دعا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ کے حق میں اس طرح قبول ہوئی کہ تاریخ عالم گواہ ہے کہ کبھی بھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو شکست نہیں ہوئی اور ہمیشہ ہر لڑائی میں فتح یاب ہو کر آتے۔

انہوں نے ایک سو سے زائد جنگیں لڑیں۔

جب آپ اپنے لشکر کے ہمراہ حیرہ میں فروکش تھے تو لوگوں نے عرض کیا۔ اے امیر لشکر! عجمیوں کے زہر سے بچتے رہیں اندیشہ ہے کہ لوگ کہیں آپ کو زہر نہ دے دیں۔ آپ نے سنا تو ارشاد فرمایا:

''لاؤ میں دیکھوں عجمیوں کا زہر کیسا ہوتا ہے؟''

بروایت کلبی ایک عیسائی پادری جن کا نام عبدالمسیح تھا ایسا زہر لے کر آیا جس کے کھانے سے ایک گھنٹہ بعد موت یقینی ہوتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ زہر لے کر بسم اللہ اور ایک دوسری آیت مبارکہ پڑھ کر کھا لیا۔ جب آپ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا تو وہ اپنی عوام کے پاس بھاگا بھاگا گیا اور کہا:

''اے میری قوم، یہ اتنا خطرناک زہر تھا کہ فوراً موت واقع ہو جاتی لیکن وہ ابھی زندہ ہے بہتر یہی ہے کہ ان سے صلح کر لو ورنہ ان کی فتح یقینی ہے۔ چنانچہ عیسائیوں نے گرانقدر جزیہ دے کر صلح کر لی۔''

ایک عمرہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے اپنے بال مبارک کٹوائے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی دوسرے صحابہ کی طرح لپکے تاکہ تبرکاً پاس رکھیں۔ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کا ایک بال مبارک ملا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے لے کر اپنی ٹوپی میں سلوا کر رکھ لیا۔ یہی ٹوپی ہر مہم میں سر پر ہوتی۔ جنگ تبوک میں یہ ٹوپی گم ہو گئی تو بڑے مضطرب تھے اور جب تک وہ مل نہیں گئی چین نہیں آیا۔ عین گھمسان کے رن میں گھوڑے سے اتر کر آپ ٹوپی تلاش کرتے رہے۔

حضور اکرم ﷺ نے آپ کی کئی بار مدح فرمائی۔ ایک مرتبہ فرمایا:

''یہ اللہ کا بندہ بھی کیا خوب ہے۔''

Marfat.com

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا ان کے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ان کی ہمشیرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کے بعد ہوا۔ بہن اور بہنوئی کو خوب زدوکوب کیا۔ ان کی استقامت دین دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حیران ہوئے اور وہ کلام سننے کی خواہش کی جو وہ پڑھ رہے تھے۔ سورۃ طٰہٰ پڑھی گئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دنیا بدل گئی۔ کہاں قتل کا ارادہ اور کہاں وہ سرافگندہ، حاضری دربار رسالت ﷺ۔

سعید کے والد زید دین حنیف حضرت ابراہیم علیہ السلام پر قائم تھے۔ کبھی بت پرستی نہ کی اور رحم دلی کا یہ عالم تھا کہ بچیوں کو زندہ درگور کرنے کی جو رسم عرب میں تھی بچیوں کو خرید کر جوان کرتے اور جب جوان ہو جاتیں تو والدین کو بلا کر کہتے ان کو لے سکتے ہو۔
اس طرح قتل ہونے سے معصوم بچیوں کو بچا لیتے۔

حضرت کعب بن زہیر مزنی رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو معاف فرما دیا تو انہوں نے ایک طویل قصیدہ پڑھنا شروع کر دیا۔ جب اس شعر پر پہنچے:

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهٖ
مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ مَسْلُوْلٌ

تو سید المرسلین ﷺ نے اپنی بردہ (چادر) مبارک اتار کر انہیں بطور انعام مرحمت فرمائی۔

''قصیدہ بَانَتْ سُعَاد'' 58 اشعار پر مشتمل ہے اور اس کا مطلع یہ ہے۔

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِی الْيَوْمَ مَتْبُوْلُ
مُتَيَّمٌ اِثْرَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُوْلُ

سعاد مجھ سے جدا ہو گئی۔ اس لئے میرا دل اب مریض ہے اور وہ ایسا غلام اور قیدی ہے

Marfat.com

جسے (قیدِ عشق سے) کوئی فدیہ دے کر بھی رہائی دلانے والا نہیں۔

قصیدہ پڑھتے ہوئے جب وہ ان اشعار پر پہنچے:

اُنْبِئْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْعَدَنِیْ
وَالْعَفُوْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَامُوْلُ

مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے مجھے قتل کی دھمکی دی ہے حالانکہ مجھے تو رسول اللہ (ﷺ) سے عفو کی امید ہے۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلُ

بے شک رسول اللہ ﷺ ایک ایسا نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور اللہ کی تلواروں سے ایک ہندی شمشیر بے نیام ہیں۔

چادر پا کر کبھی اس چادر مبارک سے جدا نہ ہوئے۔ یہ اتنا بڑا اعزاز تھا کہ کعب کے نزدیک دنیا جہاں کی ساری نعمتیں اس کے سامنے ہیچ تھیں۔ تنگدستی کے باوجود کسی قیمت پر بھی اس کو جدا کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''تاریخ الخلفاء'' میں لکھا ہے:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے چادر مبارک کو دس ہزار درہم میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے خریدنا چاہا لیکن انہوں نے اس متاع عزیز کو فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔

ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے عقبہ المضرب نے یہ بردہ شریف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ باختلاف روایت بیس، تیس، چالیس ہزار درہم میں فروخت کر دی۔

یہ چادر اب بھی کمرہ نمبر 12 توپ کاپی استنبول سلطان محمد قاسم کے تیار کردہ محل میں ایک طلائی صندوق میں محفوظ ہے۔

''قصیدہ بَانَتْ سُعَادُ'' جو ایک اعتذار یہ قصیدہ ہے جسے قصیدہ البردہ اور قصیدہ الامیہ بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا شاہکار ہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ کی مدح وستائش میں ان کے بہت سارے قصیدے ہیں۔ابن حجر نے کہا۔
حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی مدح میں جو کچھ کہا اس میں یہ شعر بڑا شاندار ہے:۔

لَوْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ اٰيَاتٌ مُبَيِّنَةٌ
كَانَتْ بَدِيهَةُ نَبِيِّكَ بِالْخَبَرِ

اگر آپ ﷺ کے اندر واضح نشانیاں نہ بھی ہوتیں تو آپ ﷺ کی ظاہری صورت ہی ایسی (حسین وجمیل) تھی جو آپ ﷺ کے نبی برحق ہونے کی خبر دیتی۔
حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ پر اشعار پڑھ رہے تھے۔
جب سرور دو جہاں ﷺ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم ﷺ کے اونٹ کی مہار تھامے ہوئے تھے اور بڑے جوش اور جذبے سے جھوم جھوم کر یہ اشعار پڑھ رہے تھے:۔

خَلُّوْا نَبِيًّا كُفَّارُ سَبِيْلِهٖ
نَحْنُ ضَرَبْنَاكُمْ عَلٰى تَاوِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ النَّامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيَذْ هَلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

اے کافروان کے راستے سے ہٹ جاؤ کیونکہ تمام بھلائیاں رسول اللہ کے ساتھ ہیں ہم نے تم کو قرآن کی تاویل پر مارا ہے اور ہم نے قرآن کی تنزیل سے تم پر ضرب لگائی ہے۔ جس سے سر دھڑ سے الگ ہو گئے ہیں اور دوستوں نے دوستی کو فراموش کر دیا ہے۔اے میرے مولائے کریم میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات گرامی پر ایمان رکھتا ہوں۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ اشعار کچھ سخت محسوس ہوئے اور انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہا:
"کیا تم ایسے اشعار حرم الٰہی میں اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھ رہے ہو۔"

Marfat.com

رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر میں عبداللہ کے اشعار سن رہا ہوں۔ خدا کی قسم ان کے اشعار مشرکین پر خنجر اور نیزہ کا کام کرتے ہیں پھر رسول مکرم علیہ السلام نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم یہ کہو:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ
وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَحَضَرَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس کے لشکر کو زور آور کر دیا اور دشمن کے لشکروں کو اکیلے ہی شکست دی۔''

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد نبوی ﷺ کی تعمیل کی تو تمام صحابہ عظام نے بھی آواز ملا کر یہ الفاظ دہرائے اس سے ایسی گونج پیدا ہوئی کہ فضا میں ایک عجیب نظارہ پیدا ہو گیا اور کفار کے دل دہل گئے۔

حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ اس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اثنائے خطبہ میں آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ یہ سنتے ہی مسجد سے باہر جہاں کھڑے تھے فوراً ہی بیٹھ گئے۔ جب نبی ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تم کو اس سے زیادہ خدا اور خدا کے رسول کی پیروی کی خواہش عنایت کرے۔ یہ جہاد میں سب سے پہلے گھر سے نکلتے اور سب کے بعد لوٹتے۔ (اسد الغابہ)

اِنِّیْ تَفَرَّسْتُ.........

میں نے آپ کی ذات اقدس میں بھلائی پہچان لی تھی میں بھلائی کو پہچانتا ہوں۔ اور خدا جانتا ہے میری بصیرت خطا نہیں کرتی۔ آپ نبی ہیں قیامت کے دن جو مستحق آپ کی شفاعت سے محروم کر دیا گیا۔ بے شک قضا و قدرت نے اس کو نکما کر دیا۔ پس اللہ ان خوبیوں کو قائم رکھے جو اس نے آپ کو دی ہیں جس طرح موسیٰ کو ثابت قدم رکھا اور آپ کی مدد کرے جیسا کہ اگلے نبیوں کی مدد کی گئی۔

Marfat.com

نبی ﷺ نے ان اشعار کو سن کر فرمایا:

اے ابن رواحہ اللہ تم کو بھی ثابت قدم رکھے۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ اللہ نے ان کو اس دعا کی برکت سے خوب ثابت قدم رکھا۔ حتیٰ کہ یہ شہید ہوئے اور ان کے واسطے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اس میں شہید ہو کر داخل ہوئے۔

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ

رحمت عالم ﷺ کو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا کلام اس قدر پسند تھا کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ بہ نفس نفیس ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور تین بار فرمائش کر کے ان سے اشعار سنے۔

مسند ابوداؤد میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں ایک صحابی سے قرض کا تقاضا کیا۔ شور و غل ہوا تو حجرۂ نبوی میں آواز پہنچی۔ حضور ﷺ نے کاشانۂ اقدس کا پردہ اٹھا کر فرمایا۔

کعب آدھا قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فوراً بولے:

"یارسول اللہ ﷺ! معاف کرتا ہوں۔"

عاشقان رسول کا انداز یہ تھا۔ جونہی ارشاد ہوا فوراً تعمیل کی۔ محبت سے اتباع پھوٹتی ہے۔ جیسا کہ پھول کے بعد پھلدار درخت پر پھل لگتا ہے۔ محبت کا تقاضا یہی ہے کہ محبوب کا فرمان دل و جان سے مانا جائے اور اس پر عمل پیرا ہوں۔

حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ

حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنے اہل خاندان کے ہمراہ حبش میں مسلسل تیرہ برس تک غریب الوطنی کی زندگی گزارتے رہے۔

حبشہ سے واپسی ہوئی تو فتح خیبر کے بعد حضور پاک ﷺ ابھی خیبر میں تھے کہ تمام مہاجرین جو حبشہ سے واپس آئے تھے اپنے محبوب آقا ﷺ سے ملے بغیر کہاں چین تھا۔
تمام مرد آپ کے شوق محبت میں خیبر پہنچے اور سید المرسلین ﷺ کے جمال جہاں آراء

Marfat.com

سے اپنی آنکھیں روشن کیں۔ رحمت عالم ﷺ نے تیرہ سال کے بچھڑے ہوئے ان جاں نثاروں کو دیکھا تو آپ ﷺ کو کمال درجے کی مسرت ہوئی۔ آپ ﷺ نے ہر ایک سے معانقہ فرمایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔

پھر آپ ﷺ نے از راہ کرم ان کو بھی خیبر کے مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔ حبشہ سے واپس آئے ہوئے تمام صحابہ اور صحابیات کو "ذوالھجرتین" کا عظیم لقب مرحمت ہوا کیونکہ انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں۔ ایک مکہ سے حبش کی اور دوسری حبش سے مدینہ منورہ کو۔ حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو بھی یہ شرف حاصل تھا۔

حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے صفحہ حیات میں سبقت فی الاسلام، راہ حق میں بلاکشی شوق جہاد، شغف عبادت سب سے نمایاں ابواب ہیں۔

کثرت سے روزے رکھتے۔ ساری ساری رات ذکر الٰہی میں گزار دیتے تھے۔ کثرت عبادت نے انہیں لاغر اور نحیف کر دیا تھا۔ شہسوار، عابد بھی تھے، عبادت گزار بھی تھے۔ میدان جہاد میں شیر کی طرح حملہ آور ہوتے۔ رات کو ساری ساری رات عبادت الٰہی میں گزار دیتے۔ زین اور مصلیٰ ان کی زندگی کا ورق ہے۔

حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

اگرچہ نحیف الجثہ تھے لیکن ان کے سینے میں فولاد کا دل تھا انہوں نے نہایت ثابت قدمی اور استقلال کے ساتھ تمام مصیبتیں برداشت کیں اور ایک لمحہ بھی ان کے قدم جادہ حق سے نہ ڈگمگائے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اب عامر تھے اور آستانہ نبوی تھا۔ دن رات اسی دھن میں رہتے کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی خوشنودی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے پائے۔

ہجرت کے موقعہ پر تین شب و روز میں جب کائنات ارضی و سماوی کی یہ مقدس ترین ہستیاں غار حرا سے روانہ ہونے لگیں تو حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمرکاب ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ پر پیچھے بٹھالیا۔

غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، غزوۂ احد میں بھی شریک تھے۔

Marfat.com

صفر 4ہجری میں سرور عالم ﷺ نے ابو براء کلابی کی استدعا پر ستر صحابہ کی ایک جماعت نجد کی طرف روانہ فرمائی۔اس جماعت کے اکثر اراکین اصحابہ صفہ میں سے تھےاور قراء کے لقب سے مشہور تھے۔حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی اس جماعت میں شامل تھے۔کفار نے حملہ کر کے ان کو شہید کر دیا۔شہادت کے بعد ان کی میت نہ ملتی تھی۔

حضرت عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ان کو قتل ہونے کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے ہیں یہاں تک کہ آسمان اور زمین کے درمیان معلق نظر آئے پھر ان کی لاش کو زمین پر رکھ دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ (مجدع فی اللہ)

سیدنا حضرت عبداللہ بن جحش کے کردار کا نمایاں وصف اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت میں ان کا دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہونا ہے۔ان کے دل میں شہادت کی آرزو ہر وقت مچلتی رہتی تھی۔صرف شہادت ہی نہیں بلکہ اس بات کی بھی کہ دشمن اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت کے جرم میں ان کی لاش کو بگاڑ ڈالے اور وہ اسی صورت میں حق تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں۔ غزوۂ احد میں اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ آرزو پور کر دی۔

انہوں نے اپنے عمل سے امت مسلمہ کے لئے یہ سبق چھوڑا ہے:

کس طرح جیتے ہیں یہ مر کر دکھانا ہے

رحمت عالم ﷺ کو ان سے اس قدر محبت تھی کہ انہیں اپنے محبوب سید الشہداء حضرت امیر حمزہ کے ساتھ ایک قبر میں احد کے گنج شہیداں میں دفن کیا۔

حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ

"یارسول اللہ ﷺ! ہم وہ نہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح کہہ دیں۔ "تو اور تیرا رب جا کر لڑے ہم تو یہیں بیٹھے ہیں" ہم تو کہتے ہیں۔ چلئے جدھر آپ کا رب آپ کو حکم دے رہا ہے اس طرف چلئے اس اللہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں ہماری جان ہے اور جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ہم آپ کے دائیں لڑیں گے اور بائیں

Marfat.com

لڑیں گے آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے واللہ جب تک ہم میں سے ایک آنکھ بھی گردش کرتی ہے آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جو کمسنی کے باعث بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ فرمایا کرتے تھے:

"کاش میں بدر میں شریک ہونے کے قابل ہوتا اور یہ الفاظ میری زبان سے نکلتے۔"

ایک روایت میں ہے کہ وہ ان سات مسلمانوں میں سے ایک تھے جنہوں نے سب سے پہلے ساقیٔ کوثر کے دستِ اقدس سے جامِ توحید پیا۔ بہرصورت ان کے قدیم الاسلام ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ حبشہ کی ہجرت کی سختیاں جھیلیں۔

ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ چار آدمیوں کے ساتھ محبت رکھوں اور اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ بھی ان چاروں کو دوست رکھتا ہے۔ پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا:

"علی، مقداد، سلمان اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔"

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے استیعاب میں بہ سندِ صحیح یہ روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قرآن پڑھتے سنا جو بلند آواز کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ "اوّاب" (عبادت گزار ہے) دوسرے کو سنا کہ وہ بھی اپنی آواز بلند کر رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ شخص خودنمائی کرنے والا ہے۔ لوگوں نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ پہلے حضرت شخص مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ تھے۔

وہ رسول کریم ﷺ پر پروانہ وار فدا تھے۔ اور آپ سے تحصیل علم میں کبھی پس و پیش نہیں کرتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ اگر کسی صحابی کو حضور سے براہ راست کوئی مسئلہ پوچھنے میں حجاب دامن گیر ہوتا تو وہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بناتے تھے۔

قربِ رسالت کا شرف ایک عظیم شرف ہے جو آپ کو حاصل تھا۔

حضرت شماس بن عثمان مخزومی رضی اللہ عنہ (شماس رخ تاباں)

اصل نام عثمان تھا۔ مکہ کا خوب صورت ترین نوجوان عاشق رسول پروانہ وار غزوۂ احد

Marfat.com

میں حضور اقدس ﷺ کی سپر بن کر کفار سے لڑتا رہا۔

سرور عالم ﷺ غزوۂ احد کا ذکر فرماتے وقت فرمایا کرتے:

مَاوَجَدْتُ شَمَّاس شِبهًا اِلَّا الُجُنَّة

یعنی میں شماس کے لئے سپر کے سوا کوئی تشبیہ نہیں پاتا۔

حضرت شماس رضی اللہ عنہ نے اپنی جان اپنے آقا ﷺ پر قربان کردی۔ غزوۂ احد میں اتنا جان توڑ کر لڑے تھے کہ نبی کریم ﷺ خاموشی سے جدھر نظر مبارک اٹھا کر دیکھتے شماس ہی تلوار چلاتے نظر آتے۔ 34 سال کی عمر میں شہادت پائی۔

اصحاب الرسول نے اپنی زندگی رسول اللہ ﷺ پر نچھاور کرکے رضاء الٰہی کا تاج اپنے سروں پر سجالیا اور فوز العظیم یعنی بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

حضرت خالد بن سعید اموی رضی اللہ عنہ

ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ جس رنگ کا عمامہ باندھتا تھا۔ مکہ میں کسی دوسرے کو یہ جرأت نہ تھی کہ اس رنگ کا عمامہ باندھ سکے۔ اسی لئے وہ لوگوں میں ''ذوالتاج'' (صاحب تاج) کے لقب سے مشہور تھے۔

حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ خود راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں قریش کے ایک گروہ کے ساتھ حبشہ کے شاہ کے پاس بھیجا۔ وہ لوگ اس کے پاس آئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی رفیقہ حیات بھی تھیں۔ جن سے ان کی ایک لڑکی پیدا ہوئی یہ لڑکی اور حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ اس وقت حبشہ سے واپس آئے جب حضور سرورکائنات ﷺ جنگ بدر سے فارغ ہوچکے تھے۔ سیدھے سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ! افسوس ہے کہ ہم بدر میں حاضر نہیں ہوسکے۔

فرمایا: اے خالد کیا تم خوش نہیں ہو لوگوں نے تو ایک ہجرت کی مگر تم نے دوبار ہجرت کی اس کے بعد حضور سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو گود میں لیا۔ بچی نے زرد رنگ کا کرتہ پہنا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے اسے پیار کیا۔ اور فرمایا! اے بیٹی

Marfat.com

تم خوش قسمت ہو کہ خالد بن سعید کی بیٹی ہو اور پھر اس بچی کو درازی عمر کی دعا فرمائی۔

السابقون الاولون میں تیسرا یا چوتھا نمبر ہے۔

اسلام لانا:۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ میں دوزخ کے کنارے کھڑا ہوں پھر میرے باپ مجھے اس کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ حضور پاک ﷺ ان کی کمر پکڑے ہوئے ہیں آگ میں گرنے نہیں دے رہے ہے۔ اس خواب کو دیکھ کر بہت ڈرے۔ کہا میں قسم کھاتا ہوں یہ خواب سچا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملے۔ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی پھر حضور پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے۔

سیدنا ابو سلمہ عبداللہ مخزومی رضی اللہ عنہ

(عبداللہ بن عبدالاسد)

سیدنا ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی کی میت پر کھڑے ہو کر حضور اقدس ﷺ نے یوں دعا فرمائی:

''الٰہی اس کی قبر کو وسیع اور روشن کر۔ اس کو نور سے بھر دے اپنے اس بندے کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما۔''

جب نماز جنازہ پڑھی گئی تو حضور پاک ﷺ نے خلاف معمول نو تکبیریں کہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے نو تکبیریں کہیں، کہیں سہو تو نہیں ہوا؟ فرمایا نہیں بلکہ یہ تو ہزار تکبیروں کے مستحق تھے۔

مدینہ منورہ کے قریب عالیہ نامی بستی میں موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ بیمار شیدائی رسول پر اس وقت نزع کا عالم تھا۔ جونہی سرور کونین ﷺ نے ان کے گھر قدم رکھا۔ انہوں نے حضور ﷺ پر ایک حسرت بھری نظر ڈالی اور ساتھ ہی ان کی روح مطہر عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان کی آنکھیں حضور ﷺ کے دیدار کی منتظر تھیں۔ حضور پاک ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ان کی آنکھیں بند کیں۔ اہل خانہ کو جزع وفزع سے منع کیا۔

السابقون الاولون کا شرف، پھوپھی زاد، رضاعی بھائی، ہجرت حبشہ پھر واپسی مکہ مکرمہ

Marfat.com

پھر حضور پاک ﷺ کے حکم سے ہجرت حبشہ پھر واپسی۔

(طالب ہاشمی، قریش کے چالیس جان نثار)

ہجرت نبوی سے سال سوا سال پہلے (2 بعد بعثت) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کفار کے مظالم سے تنگ آ کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا قصد کیا۔ اس وقت ان کے پاس صرف ایک ہی اونٹ تھا۔ اس پر انہوں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اور اپنے ننھے بچے سلمہ کو سوار کیا اور خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر پیدل چل پڑے۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے قبیلے بنو مغیرہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے اونٹ کو گھیر لیا اور ابوسلمہ سے کہا تم جا سکتے ہو لیکن ہماری لڑکی تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی۔ یہ کہہ کر انہوں نے اونٹ کی نکیل ابوسلمہ کے ہاتھ سے چھین لی اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو زبردستی اپنے ساتھ لے چلے۔ اتنے میں ابوسلمہ کے خاندان کے لوگ (بنو عبدالاسد) آ پہنچے۔ انہوں نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے ان کا بچہ چھین لیا اور بنو مغیرہ سے کہا۔ تم نے اپنی لڑکی کو ہمارے آدمی سے چھین لیا تو ہم اپنے لڑکے سلمہ کو تمہارے پاس کیوں چھوڑیں۔

اس چھینا جھپٹی میں ننھے سلمہ کا ہاتھ اتر گیا۔

یہ ایک دردناک منظر تھا۔ ابوسلمہ دل پر پتھر رکھ کر بیوی بچے کے بغیر تن تنہا مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کی اہلیہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بنو مغیرہ کے پاس اور بچہ بنو عبدالاسد کے پاس تھے گویا دین حق کی خاطر تینوں باپ، بیٹا اور بیوی جدائی کی مصیبتیں برداشت کر رہے تھے۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو شوہر اور بچے کی جدائی کا فطری طور پر بہت صدمہ تھا۔ وہ روزانہ صبح کے وقت گھر سے نکلتیں اور سارا دن ایک ٹیلے پر (ابطح میں) بیٹھ کر گریہ وزاری کرتی رہتیں۔ پورا ایک سال اس طرح گزر گیا۔ ایک دن بنو مغیرہ کے ایک رحم دل اور صاحب اثر آدمی نے انہیں اس حال میں دیکھا تو اس کا دل پسیج گیا۔ اس نے اپنے قبیلے کو جمع کیا اور ان سے کہا:

"یہ لڑکی ہمارا خون ہے ہم کب تک اس مسکین کو اس کے شوہر اور بچے سے جدا رکھیں

Marfat.com

گے۔اے نبی مطہر، ہمارا قبیلہ بڑا شریف اور شجاع ہے اور ظلم کو دوست نہیں رکھتا۔"

اس نیک دل آدمی کی تقریر سن کر دوسرے لوگوں کو بھی رحم آ گیا۔انہوں نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو اجازت دے دی کہ وہ شوہر کے پاس مدینہ جا سکتی ہے جب بنو عبدالاسد نے یہ واقعہ سنا تو انہیں بھی ترس آ گیا۔اور انہوں نے سلمہ کو ان کی ماں کے پاس بھیج دیا۔حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بچے کو گود میں لیا اور اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئیں۔

راستے میں تنعیم کے مقام پر انہیں ایک شریف النفس آدمی عثمان بن طلحہ ملے۔انہوں نے جب اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو ننھے بچے کے ہمراہ تن تنہا سفر کرتے دیکھا تو دل میں آیا:

"اے عثمان یہ مردانگی سے بعید ہے کہ مکہ کی ایک بیٹی یوں تنہا سفر کرے اور تو اس کی مدد نہ کرے۔"

انہوں نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی نکیل پکڑی اور کشاں کشاں مدینہ کی طرف چل پڑے۔جب کہیں پڑاؤ ہوتا وہ کسی درخت کی اوٹ میں ہو جاتے اور چلنے کے وقت اونٹ تیار کر کے لے آتے۔غرض یونہی چلتے چلتے قباء پہنچ گئے۔حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ وہیں مقیم تھے وہ اپنی نیک سیرت بیوی اور بچے کو پا کر خدا کا شکر بجا لائے۔عثمان بن طلحہ یہاں سے مکہ کو واپس چلے گئے۔(انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کی نیکی کو ہمیشہ یاد رکھا۔فرمایا کرتی تھیں:

"میں نے عثمان بن طلحہ سے زیادہ ساتھ دینے والا شریف آدمی نہیں دیکھا۔"

عبداللہ ابن اثیر نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ میں نہیں جانتی کہ خاندان ابوسلمہ سے زیادہ کس گھرانے نے اسلام کی خاطر مصیبتیں جھیلیں۔

صحیح بخاری شریف میں ایک روایت کے مطابق حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ پہلے مسلمان تھے جو کہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے۔اس طرح ان کی اہلیہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا پہلی مسلمان خاتون ہیں جو ہجرت کر کے مدینہ آئیں۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو جو زخم غزوۂ احد میں لگا وہ عرصہ بعد خراب ہو گیا اور حضور پاک ﷺ نے کئی دفعہ عیادت فرمائی۔آخر کار اس زخم سے انتقال فرمایا اور حضور

Marfat.com

پاک ﷺ نے آنکھیں بند فرمائیں۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو اُم المومنین بننے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضور پاک ﷺ کی پرورش میں اولادِ ابوسلمہ رہی۔

حضرت سیدنا حضرت ارقم بن ابی الارقم مخزومی رضی اللہ عنہ

ایک دن انیس بیس برس کی عمر کے ایک جوان رعنا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میرا وسیع مکان کوہ صفا کے دامن میں بیت اللہ کے قریب واقع ہے۔ میں اسے آپ کی نذر کرتا ہوں۔ مسلمان اس میں جمع ہو کر جو چاہیں کریں۔ مشرکین کی مجال نہیں کہ اس مکان میں داخل ہو سکیں۔"

قدیم الاسلام تھے۔

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے "اسد الغابہ" میں لکھا ہے کہ حق و باطل کے معرکہ اول میں رحمت عالم ﷺ نے حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار مرحمت فرمائی جس سے وہ شروع سے اخیر تک میدان رزم میں دادِ شجاعت دیتے رہے۔

حضرت عبیدہ بن حارث المطلبی رضی اللہ عنہ

حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی، حارث بن عبدالمطلب کے لڑکے تھے انہوں نے بہت شروع میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے بڑے شیدائی تھے۔ آپ ﷺ پر مر مٹنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

جنگ بدر میں جب ولید بن عقبہ نے مقابلہ طلب کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں مقابلے کے لئے بھیجا۔ یہ بڑی پامردی سے دشمن سے لڑے لیکن موقعہ پا کر ولید نے ان پر ایک ایسا وار کیا کہ ان کا پیر کٹ گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر ان کی مدد کی ولید کا کام تمام کر کے ان کو میدان سے اٹھا لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بڑی تسلی، تشفی دی لیکن

Marfat.com

جسم زخموں سے چور تھا اور زندگی کی کوئی امید نہ تھی مگر ان کے چہرے پر عجیب قسم کی خوشی چھلکتی تھی۔

بڑی محبت سے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کو دیکھ کر عرض کیا۔'' یا رسول اللہ ﷺ! چچا ابو طالب کہا کرتے تھے۔''

وَنُسلِمُهٗ حَتّٰی نُصَرَّعَ حَوْلَهٗ
وَنَذْهَلُ عَنْ اَبْنَاءِنَا وَالْحَلَائِلِ

''یعنی ہم محمد ﷺ کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ ان کے اردگرد مارے جائیں گے اور اپنے بچوں اور بیویوں سے غافل ہو جائیں گے''۔ آج ان کے اس قول کا ان سے زیادہ میں مستحق ہوں۔''

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کے زخم اتنے مہلک تھے کہ ان کی تاب نہ لا کر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں دم توڑ دیا اور شہادت کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد والمبارزہ)، (طبقات ابن سعد قسم اول جز ثالث ص 170)

غزوۂ بدر میں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں اٹھا کر لائے تو ان کا جسم زخموں سے چور چور تھا۔ ان کی حالت دیکھ کر حضور ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا۔ آپ ﷺ نے انہیں تسلی دی اور اپنا سر اقدس اظہار شفقت کے طور پر ان کے زانو پر رکھ دیا۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فخر موجودات ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

''یا رسول اللہ ﷺ! کیا مجھے مرگ شہادت نصیب نہ ہو گی۔''

حضور ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ تم شہید ہو اور نیکوکاروں کے پیشوا ہوں۔''

یہ سن کر حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا چہرہ فرط مسرت سے چمک اٹھا اور انہوں نے عرض کی۔

''اگر آج ابو طالب زندہ ہوتے اور مجھے اس حالت میں دیکھتے تو ان کو یقین ہو جاتا کہ میں ان کے اس قول کا کس قدر مستحق ہوں۔''

Marfat.com

وَنُسْلِمُهٗ حَتّٰی نُصَرَّعَ حَوْلَهٗ
وَنَذْهَلُ عَنْ اَبْنَاءِنَا وَالْحَلَائِلِ

(ہم رسول اللہ کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ ان کے اردگرد جانیں دے دیں گے اور اپنے اہل وعیال سے بے نیاز ہو جائیں گے۔)

معرکہ بدر کے بعد لشکر اسلام نے مدینہ طیبہ کو مراجعت کی تو راستے میں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا وقت آخر آ پہنچا۔ ان کی روح مطہر نے وادی حضراء میں پیکر اجل کو لبیک کہا اور اسی وادی کو ان کی آخری آرام گاہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کی تدفین کے بعد مدتوں تک وادی حضراء کی فضا میں مشک کی خوشبو بسی رہی جو کوئی ادھر سے گزرتا مسحور کن خوشبو کی لپٹیں اسے مدہوش کر دیتیں۔

غزوۂ بدر سے ایک مدت بعد رحمت عالم ﷺ ایک مرتبہ اپنے جاں نثاروں کے ہمراہ وادی حضراء سے گزرے اور رات گزارنے کے لئے وہیں پڑاؤ کیا۔ ہوا چلنا شروع ہوئی تو اس میں مشک کی مسحور کن لپٹیں آ رہی تھیں صحابہ کرام نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی:

''یارسول اللہ ﷺ! کہیں سے مشک کی لپٹیں بڑی شدت اور فراوانی سے آ رہی ہیں ان سے ہمارا مشام جان معطر ہو گیا ہے۔''

سرور عالم ﷺ نے فرمایا ابو معاویہ (کنیت) کی قبر کے یہاں ہوتے ہوئے تمہیں تعجب کیوں ہے؟

یہ خوش بو عشق رسول کی ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی محبت جس میں بھر جائے وہ خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے۔

عبیدہ قدیم الاسلام ہیں۔

اہل بدر میں سب سے زیادہ عمر کے آپ ہی تھے۔ خوش اندام وخوبرو تھے۔ غزوہ بدر میں پاؤں کٹ گیا۔ اسی زخم سے آپ شہید ہوئے۔

حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ

سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشَةُ

Marfat.com

''یعنی عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔''

جنت البقیع میں حضور اقدس ﷺ تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا کہ اس قبرستان سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب بخش دیئے جائیں گے۔

حضور ﷺ کا ارشاد سن کر حاضرین میں سے ایک صاحب (حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ) نے عرض کی:

''اے اللہ کے رسول! آپ میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے۔''

حضور ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی ان لوگوں میں شامل ہو گے۔''

یہ سن کر وہ صاحب فرط مسرت سے بے خود ہو گئے اور بے اختیار ان کی زبان پر تحمید و تہلیل جاری ہو گئی۔

''سیدنا مختار ﷺ''

(کونین کی دولت ہے آقا ﷺ کے خزانوں میں۔)

اب ایک دوسرے صاحب نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے بارے میں بھی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ''سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشه''

''یعنی عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔''

سبقت اسلام، بیعت رضوان میں شامل رہے۔

حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ ''سید المسلمین''

رسول اللہ ﷺ آپ کو سب سے بڑا قاری فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تجھے اپنا قرآن سناؤں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرا نام بھی اللہ تعالیٰ نے لیا ہے؟ فرمایا: ''ہاں۔'' یہ سن کر ابی بن کعب رونے لگے نبی کریم ﷺ نے آپ کو سورۂ بینہ پڑھ کر سنائی۔

ایک بار حضور پاک ﷺ نے آپ سے فرمایا: ''لِیُهَنِّکَ الْعِلْمُ'' تجھے علم مبارک ہو۔

آپ کاتب وحی تھے۔

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح با جماعت شروع فرمائی تو حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو امام مقرر فرمایا۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو رحمت عالم ﷺ سے بے پناہ محبت تھی اور کلام الٰہی سے گہرا شغف تھا۔ چنانچہ وہ اپنے وقت کا بیشتر حصہ بارگاہ نبوی میں گزارتے تھے۔ حضور ﷺ ان کو قرآن سناتے اور حفظ کراتے تھے اور کتابت وحی کی خدمت بھی لیتے تھے۔ اس طرح ان کو بارگاہ رسالت ﷺ میں خصوصی تقرب حاصل ہو گیا تھا۔

ایک دفعہ حضور ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ ''قرآن میں کونسی آیت ہے جو بے انتہا عظمت کی حامل ہے۔''

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''آیۃ الکرسی۔''

ان کا جواب سن کر حضور ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: ابی تمہیں یہ علم مسرور کرے۔

حضور پاک ﷺ نے انہیں اجازت دے رکھی تھی کہ جب چاہیں پوچھیں۔

حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ

سورۂ منافقوں نے منافقین کی منافقت طشت ازبام کر دی تو حضور پاک ﷺ نے زید بن ارقم انصاری کو بلا بھیجا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے سامنے سورۂ منافقون کی آیتیں پڑھیں اور پھر ہنستے ہوئے ان کا کان پکڑ کر فرمایا:

''لڑکے کا کان سچا تھا۔ اللہ نے خود اس کی تصدیق فرما دی۔''

ہجرت سے پہلے آپ نے کم سنی میں اسلام قبول کیا اور جب مدینہ منورہ سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے تو انصار کے دوسرے بچوں کی طرح زید کی بھی عید ہو گئی۔ اس دن نونہالان انصار کی مسرت کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔ وہ جوش مسرت میں ''جاءَ رسول اللہ جاء نبی اللہ'' کہہ کہہ کر شہر کی گلیوں اور سڑکوں پر خوشی کے عالم میں اچھلتے کودتے پھرتے تھے۔

صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے 19 غزوے کئے ان میں سے سترہ میں آپ ہمرکاب تھے۔'' بیعت رضوان میں بھی شامل تھے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قیام کوفہ کے دوران میں ہی کربلا کا سانحہ پیش آیا۔ آپ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کو اس سے سخت صدمہ پہنچا۔ ابوحنیفہ دینوری نے اخبار الطّوال میں لکھا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر اقدس عبیداللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے اپنی چھڑی آپ کے ہونٹوں کو لگائی۔ اتفاق سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے وہ تڑپ اٹھے اور فرمایا:

"نہ، نہ ان لبوں سے اپنی چھڑی ہٹا لے۔ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان لبوں پر بوسہ دیتے دیکھا ہے۔" پھر ان کی آواز بھرا گئی اور انہوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔

ابن زیاد جس نے خاندان رسالت کو تاراج کیا تھا بھلا ان کی کیا عزت کرتا جھلا کر بولا:
"روتے کیوں ہو؟ خدا تمہاری آنکھوں کو رُلاتا رہے۔ خدا کی قسم اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ بڑھاپے کے باعث تمہاری عقل ٹھکانے نہیں رہی تو میں تمہارا سر اڑا دیتا۔"
جب علیل ہوتے تو رحمت عالم ﷺ بہ نفس نفیس ان کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے۔

مسند احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ ایک مرتبہ ان کی آنکھ میں کوئی تکلیف ہو گئی۔ حضور ﷺ بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے۔ جب صحت یاب ہوئے تو آپ نے زید سے پوچھا:

"ابن ارقم اگر یہ تکلیف دور نہ ہوتی تو کیا کرتے؟" عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ صبر کرتا اور آخر میں اجر کا امیدوار ہوتا۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

"اگر تم ایسا کرتے تو آخرت میں یہی ایک کام تمہارے سب گناہوں کی تلافی کر دیتا۔"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (عبداللہ)

مدینہ منورہ آنے کے بعد حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے وقت کا بیشتر حصہ فیضان رسول سے بہرہ یاب ہونے میں گزارتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ سفر ہو یا حضر ہر وقت بارگاہ نبوی میں حاضر رہیں۔

Marfat.com

ایک غزوہ میں فوج نے رات ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ یہ دشمن کا علاقہ تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی حفاظت کے خیال سے نیند نہ آتی تھی اٹھ کر آپ ﷺ کے خیمہ مبارک میں گئے وہاں حضور ﷺ کو نہ پایا تو بے چین ہو گئے اور آپ ﷺ کی تلاش میں نکلے راستے میں ایک اور صحابی کو اسی فکر میں سرگرداں پایا۔ دونوں آگے بڑھے۔ اتنے میں حضور ﷺ واپس تشریف لاتے نظر پڑے۔ دونوں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان، یہ دشمن کا علاقہ ہے ہمیں ہر وقت آپ ﷺ کی سلامتی کی فکر رہتی ہے۔ اس لئے آپ ﷺ کو جس وقت کوئی ضرورت پیش آئے تو کسی کو حکم دے دیا کریں وہ ساتھ ہو جایا کرے گا۔''

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے:

''ابوموسیٰ مجسمہ علم ہیں۔''

قرآن کریم سے غیر معمولی شغف تھا۔ فرصت کا سارا وقت قرآن پاک کی تلاوت اور اس کی تعلیم میں صرف کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں نور کا گلا عطا کیا تھا۔

قرآن کریم کی قرأت ایسی خوش الحانی سے کرتے کہ خود سرور عالم ﷺ کے سمع مبارک میں روشن آواز تیرتی تو آپ سننے کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی قرأت کے بارے میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

''ابوموسیٰ کو لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے۔''

مستدرک حاکم میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کہیں جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک جگہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ قرآن حکیم پڑھ رہے تھے۔ حضور ﷺ وہیں کھڑے ہو گئے اور سن کر آگے بڑھے۔ صبح کو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

''ابوموسیٰ گزشتہ شب تم قرآن پڑھ رہے تھے میں۔نے تمہاری قرأت سنی تھی۔''

انہوں نے کہا:

''یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر مجھے یہ علم ہو جاتا کہ آپ میری قرأت سن رہے ہیں تو میں زیادہ خوش الحانی سے قرأت کرتا۔''

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، سبقت الی اسلام، حبِ رسول، شوق جہاد نمایاں ابواب ہیں۔اور سرور عالم ﷺ سے ان کی عقیدت اور محبت کی کوئی حد نہیں تھی۔ایک مرتبہ اعرابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ کچھ دلوایئے۔آپ ﷺ نے فرمایا: بشارت ہو۔اس نے کہا: بشارت ہو چکی کچھ دلوایئے۔حضور ﷺ کے روئے انور پر تکدر کے آثار نمودار ہوئے۔آپ ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے فرمایا۔اس نے بشارت سے انکار کیا تم دونوں قبول کرو۔پھر پانی منگا کر ہاتھ منہ دھویا اور کلی کر کے ان دونوں سے فرمایا:

''اس کو پیو اور اپنے سینے اور چہرے پر ملو۔دونوں نے یہ کام اس ذوق وشوق سے کیا گویا دین ودنیا کی تمام نعمتیں ان کو مل گئی ہوں۔''

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی ساری زندگی حیات نبوی کا آئینہ تھی۔وہ کوشش کرتے تھے کہ ان کی ہر بات ذات نبوی کا نمونہ بن جائے۔

حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ

انہیں رحمت دو عالم ﷺ سے نہایت درجہ محبت تھی اور حضور ﷺ کی خدمت و اطاعت ان کا محبوب مشغلہ تھا۔یہی سبب تھا کہ حضور ﷺ بھی ان پر بے حد شفیق تھے اور انہیں اللہ کے پیارے بندوں میں سے ایک قرار دیتے تھے۔

رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

''بہت سے گرد آلود اور پراگندہ مُو آدمی دو پرانی چادروں والے جو لوگوں کے نزدیک بالکل حقیر ہیں جب قسم کھا بیٹھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔اور براء بھی ایسے ہی آدمیوں میں سے ہیں۔''

Marfat.com

سبقت اسلام، (اصحاب صفہ میں شامل تھے۔)

ایک دن دشمن نے باہر نکل کر مسلمانوں پر ایسا خوفناک حملہ کیا کہ ان کے قدم ڈگمگا گئے۔ مسلمانوں کو حضرت براء رضی اللہ عنہ کے متعلق سرور دو عالم ﷺ کی حدیث یاد تھی۔ ان کے پاس آئے اور کہا: آج قسم کھایئے کہ خدا ہمیں فتح دے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فوراً دست بدعا ہو کر کہا:

''الٰہی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ مسلمانوں کو مظفر و منصور کر کفار کے ہاتھ ان کے ہاتھوں میں دے دے اور مجھ کو میرے آقا کی زیارت نصیب فرما۔''

اس کے بعد فوج لے کر دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ جو سامنے آیا اسے مار گرایا۔ دادِ شجاعت دیتے ہوئے قلعے کے پھاٹک تک جا پہنچے۔ یہاں ہرمزان خود ان کے مقابل ہوا۔ وہ سر سے پاؤں تک لوہے میں غرق تھا اور بالکل تازہ دم۔ دونوں میں بڑے زور کا مقابلہ ہوا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کو اس کے ہاتھ سے ایک کاری زخم لگا اور حق کا جانباز سپاہی جام شہادت پی کر عازم خلد بریں ہو گیا۔ لیکن اللہ کے اس شیر کا خون رائیگاں نہ گیا۔ مسلمانوں نے ان کی شہادت کے بعد فتح عظیم حاصل کی اور ایرانیوں کو پسپا ہو کر قلعہ میں پناہ لینا پڑی۔

یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے لاڈلے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی قسم پوری کر دی۔ چند دن بعد مسلمانوں نے نہ صرف تستر فتح کر لیا بلکہ ہرمزان کو گرفتار کر کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حفاظت میں بارگاہ رسالت ﷺ میں روانہ کر دیا۔ وہاں اس نے پہلے اپنی جان بچائی اور پھر دامن اسلام میں داخل ہو گیا۔

آپ مستجاب الدعوات تھے۔

مسیلمہ کذاب سے جنگ کے دوران میں حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اپنے نیزوں کی نوکوں پر ڈھال رکھ کر مجھے اس پر بٹھا کر دشمن کے باغ میں پھینک دو۔ چنانچہ آپ دشمنوں میں جا گھسے سخت حملہ کیا اور بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے باغ کے دروازے پر قبضہ کر لیا۔ اس دن آپ کو اسّی سے زائد زخم آئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے خود مرہم پٹی کی اور ایک مہینہ تک دیکھ بھال کی۔

Marfat.com

حضرت خزیمہ بن ثابت خطمی رضی اللہ عنہ ''ذو الشھادتین''

(1) حضور پاک ﷺ کی پیشانی مبارک کو بوسہ دینا

خواب میں بوسہ دیا۔ عرض کی۔ حضور ﷺ نے اجازت فرمائی کہ بوسہ دے لے۔
چنانچہ حضور ﷺ کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا۔ شرف عظیم۔

(2) دو کے برابر شہادت: واقعہ شہادت

بِتَصْدِیْقِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اے اللہ کے رسول میں آپ کی بات کی تصدیق کر رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خزیمہ جس کے مخالف یا موافق گواہی دیں تو ایک شہادت دو آدمیوں کے برابر ہے۔ اس دن سے یہ لقب ملا۔ ایک اعرابی حضور پاک ﷺ پر گھوڑا بیچ کر مکر گیا تو یہ صورت حال پیش آئی۔ خزیمہ وہاں نہ تھے مگر شہادت دی کہ یہ سودا ہوا ہے۔ حضور پاک ﷺ کی ذات پاک پر اس درجہ کا یقین تھا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ

سادس اسلام : چھٹے نمبر پر اسلام قبول کیا۔ اسلام سے پہلے آپ غلام تھے۔ بہت ظلم وستم ہوا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کے اقوال و اعمال کی بڑی تلاش رہتی تھی۔

وہ کبھی کبھی حضور ﷺ سے چوری چھپے رات بھر آپ کے طریقہ عبادت کو دیکھتے اور پھر صبح کو حضور ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کرتے۔ (انسائیکلوپیڈیا)

(سیرت المصطفیٰ ﷺ جلد اول، مولانا محمد ادریس)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار تھا۔ تلواریں بنایا کرتا تھا ایک بار عاص بن وائل کے لئے تلوار بنائی۔ جب قیمت کے تقاضے کے لئے آیا تو عاص بن وائل نے کہا کہ میں تم کو ایک کوڑی نہ دوں گا۔ جب تک تم محمد ﷺ کا انکار نہ کرو۔ خباب رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تو مر بھی جائے اور پھر زندہ ہو تب بھی محمد ﷺ کا

Marfat.com

انکار نہ کروں گا۔ عاص نے کہا کیا میں مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جاؤں گا۔ خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ عاص نے کہا جب خدا مجھ کو موت دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا اور اسی طرح مال اور اولاد میرے ساتھ ہوگا تو اس وقت تمہارا قرض ادا کردوں گا۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائیں۔ (سورۂ مریم آیت 77)، (صحیح بخاری میں 691 تفسیر سورۂ مریم و فتح الباری ص 326 جلد 8)

اور جس مال و اولاد کو وہ کہتا ہے اس سب کے ہم وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس مال و اولاد سے خالی ہاتھ آئے گا۔

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا سابقات اسلام میں سے تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیز تھیں۔ عمر ان کو اس قدر مارتے کہ تھک جاتے۔ ابوجہل بھی ان کو ستایا کرتا تھا۔ ابوجہل اور دیگر سرداران مکہ حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر یہ کہا کرتے تھے اگر اسلام کوئی عمدہ اور اچھی شے ہوتی تو زنیرہ ہم سے سبقت نہ کرتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ

(احقاف:11)

”کافروں نے اہل ایمان سے یہ کہا کہ اگر یہ دین کوئی اچھی چیز ہوتی تو یہ لوگ ہم سے سبقت نہ کرتے“ اور یہ نہ سمجھے کہ اگر ان میں کوئی خیر کا مادہ ہوتا تو یہ خیر اور دین حق کی طرف سبقت کرتے اور حق سے پیچھے نہ رہتے۔

انہی شدائد اور مصائب میں حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کی بینائی جاتی رہی۔ مشرکین مکہ نے کہا لات اور عزیٰ نے اس کو اندھا کر دیا۔ حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا نے مشرکین مکہ کو جواب میں یہ فرمایا کہ لات و عزیٰ کو تو یہ بھی خبر نہیں کہ کون ان کی پرستش کرتا ہے۔ یہ تو محض اللہ کی طرف سے ہے۔ خدا اگر چاہے تو میری بینائی کو پھر واپس فرما سکتا ہے۔ خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ اسی شب کی صبح کو بینا اٹھیں۔ مشرکین مکہ نے کہا محمد (ﷺ) نے سحر کر دیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد فرمایا۔

Marfat.com

حضرت سلمہ بن اکوع اسلمی رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ حضور پاک ﷺ کی چالیس اونٹنیاں چراگاہ میں چر رہی تھیں کہ ڈاکو پکڑ کر لے گئے۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو تن تنہا ان کے تعاقب میں گئے اور ان کو مار بھگایا اور اونٹنیاں واپس لے آئے۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنی رحمت کرے اور اس کی مغفرت کرے جو آج رات اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر پہرہ دے اور مشرکین کی نقل و حرکت کی ہمیں بروقت اطلاع دے۔''

صلح حدیبیہ کے وقت جب پڑاؤ کے وقت دشمن کا خطرہ تھا۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا آج رات کون پہرہ دے گا تو آپ نے فرمایا: ''یارسول اللہ یہ خدمت میں انجام دوں گا۔'' تمام رات نہایت مستعدی سے یہ کام سرانجام دیتے رہے۔

مسلمانوں نے بخیریت تمام صبح کی۔ یہ صاحب رسول جنہوں نے اس نازک موقع پر تن تنہا اہل حق کے مقدس قافلے کی نگرانی کی یوں رحمت دو عالم ﷺ کی دعائے مغفرت کے حق دار بنے۔ یہ سیدنا حضرت سلمہ بن الاکوع الاسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ (سیاف رسول)

(رسول اللہ کے شمشیر بردار محافظ)

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ کو سرور عالم ﷺ سے غایت درجہ محبت تھی۔ علامہ بلاذری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں ایک شیر دار اونٹنی ہدیۃً پیش کی جو کثرت دودھ کے لئے مشہور تھی حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ ذات رسالت مآب ﷺ کی حفاظت و حیات کو اپنے لئے باعث افتخار جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کئی موقعوں پر حضور ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر آپ کی حفاظت کی خدمت سرانجام دی۔

اس وقت شمشیر برہنہ ان کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اسی خدمت کے صلہ میں انہیں بارگاہ رسالت

Marfat.com

سے "سیاف رسول" کا خطاب مرحمت ہوا اور اس خطاب میں کوئی دوسرا ان کا شریک و سہیم نہیں ہے۔ ان کی بہادری اور شہسواری کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ خود سرور کونین ﷺ انہیں ایک سو شہسواروں کے برابر سمجھتے تھے۔ اس کا برملا اظہار فرماتے تھے۔

حضرت تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ "خیر اهل المدینه"

سیدنا حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا شمار ان فضلاء صحابہ میں ہوتا ہے جو زہد و ورع، اتباع رسول، خشیت الٰہی، عبادت و ریاضت اور شغف قرآن کے لحاظ سے مثالی حیثیت رکھتے تھے۔

مورخ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شام سے مدینہ آتے وقت حضرت تمیم رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ کچھ قندیلیں اور ان میں جلانے کا تیل اپنے ہمراہ لائے۔

قبول اسلام کے بعد انہوں نے قندیلیں تیل سے بھر کر مسجد میں لٹکا دیں اور شام کو انہیں جلا دیا۔ ان کا یہ کام رحمت عالم ﷺ کی خوشنودی حاصل کر گیا اور وہ حضور ﷺ کی بے پایاں شفقت و عنایت کا مورد بن گئے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد میں روشنی کرنے کی ابتداء کی۔ (ابن ماجہ)

سیدنا حضرت تمیم رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے کمال درجے کی سلامتی طبع سے نوازا تھا۔ اگرچہ ان کو سرور عالم ﷺ سے کسب فیض کا کچھ زیادہ موقع نہ ملا تاہم دو ڈھائی سال کی مدت ہی میں وہ ایک ایسے مثالی مرد مومن بن گئے کہ ان کے ہر قول و فعل میں اسوۂ نبوی کی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔

ایک دفعہ ان کے شاگرد (مشہور تابعی) حضرت روح بن زنباع رضی اللہ عنہ ان سے ملنے گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت تمیم رضی اللہ عنہ گھوڑے کے لئے جو صاف کر رہے ہیں اور گھر کے لوگ ان کے پاس بیٹھے ہیں۔

حضرت روح رضی اللہ عنہ متعجب ہو کر کہا: "ابو رقیہ کیا اہل خانہ میں سے کوئی اور یہ کام نہیں کر سکتا؟" حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "بھائی کر تو سکتا ہے لیکن اس صورت میں

Marfat.com

میرا اجر جاتا رہے گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے گھوڑے کے لئے دانہ صاف کرتا ہے اور پھر اس کو کھلاتا ہے تو ہر دانہ کے بدلے اسے ایک نیکی ملتی ہے۔"

حضرت تمیم رضی اللہ عنہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی پورا خیال رکھتے تھے اور ہمیشہ سید المرسلین ﷺ کے اس ارشاد مقدس کو اپنے پیش نظر رکھتے تھے کہ تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو مخلوق خدا کو نفع پہنچائے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک دفعہ حرہ کے مقام پر ایک جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ اس آگ کے پھیل جانے سے کھجور کے باغوں کو نقصان پہنچنے کا خطرہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت تمیم رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ حضرت تمیم رضی اللہ عنہ فوراً حرہ گئے اور اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر آگ بجھا دی۔ ان کا یہی جذبۂ خیر تھا۔ جس کی بنا پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو "خیر اھل المدینہ" کا خطاب دے رکھا تھا۔

9 ہجری کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ رحمت عالم ﷺ مسجد میں نماز کے لئے تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ مسجد میں جا بجا قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں اور ان کی روشنی نے مسجد کو بقعۂ نور بنا رکھا ہے۔

حضور ﷺ کے روئے انور پر بشاشت پھیل گئی اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا۔ آج مسجد میں روشنی کس نے کی ہے انہوں نے ایک نہایت پاکیزہ صورت خوش پوش صاحب کی طرف اشارہ کیا۔ سرور عالم ﷺ نے ان کے کام پر بے حد مسرت کا اظہار فرمایا بہت دعائیں دیں اور فرمایا کہ اگر میری کوئی (ناکتخدا) لڑکی ہوتی تو میں اس کا نکاح (روشنی کرنے والے) اس شخص سے کر دیتا۔ اس وقت مسجد میں حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بھی موجود تھے انہوں نے فوراً عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ میری بیوہ لڑکی ام المغیرہ موجود ہے اگر آپ چاہیں تو اس کا نکاح ان صاحب سے کر سکتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کی تجویز منظور فرمالی اور اسی مجلس میں ان

Marfat.com

صاحب سے ام المغیرہ کا نکاح کر دیا۔"

حضور پاک ﷺ کا فرمان بحق تمیم داری:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"محمد رسول اللہ (ﷺ) تمیم داری اور ان کے ساتھیوں کو بیت جبروں، غیوں، المرطوم اور بیت ابراہیم عطا کر رہے ہیں۔ ان میں جو کچھ ہے وہ سب ان کا ہوگا ان کے بعد ان کی اولاد اس کی مالک ہوگی۔ جو شخص ان کو ملکیت سے محروم کرنے کی کوشش کرے اس پر اللہ اور فرشتوں کی لعنت ہے۔ محمد رسول اللہ (ﷺ)"

تمیم داری رضی اللہ عنہ کا یہ علاقہ جس میں جبروں وغیرہ واقع ہیں۔ بیت المقدس سے 18 میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ ایک گاؤں ہے۔ جہاں حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام مدفون ہیں۔ جبرون کو الخلیل بھی کہتے ہیں۔

مقدسی نے جو چوتھی صدی ہجری کا ایک نامور سیاح ہے اور بیت المقدس کا رہنے والا تھا۔ اپنے سفر نامہ میں لکھا ہے کہ جبروں میں ایک مسافر خانہ بنا ہوا ہے اس کے لنگر خانے میں باورچی اور خدام مقرر ہیں جو زائرین کو کھانا پیش کرتے ہیں۔ لنگر خانے کے مصارف جن اوقاف سے پورے کئے جاتے ہیں ان میں رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا وقف بھی شامل ہے۔

مقدسی کا بیان ہے کہ اسلامی دنیا میں ایسا اچھا انتظام کسی دوسرے مسافر خانے کا میں نے نہیں دیکھا۔ جو لوگ سفر کر کے یہاں آتے ہیں۔ انہیں بہت اچھا کھانا مل جاتا ہے۔

(بلاد فلسطین وشام از جی ٹی اسٹرنج مطبوعہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن ص 388,387)

(انسائیکلو پیڈیا "اصحاب النبی ﷺ")

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ

(ہم شبیہ مسیح)

سرور عالم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ مجھے انبیاء کی مثالی صورتیں دکھائی گئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام میرے ہم شبیہ تھے اور حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام حضرت

Marfat.com

عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہم شکل تھے۔ قبول اسلام سے پہلے بطور سفیر قریش مکہ حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوئے اور واپس جا کر قریش کو رپورٹ دی۔

"برادران قریش! مجھے دنیا کے بڑے بڑے فرمانرواؤں کے درباروں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے میں نے قیصر و کسریٰ کے دربار اور نجاشی کی شان و شوکت دیکھی ہے۔ لیکن خدا کی قسم میں نے کسی زرخرید غلام کو بھی اپنے بادشاہ کی اتنی عزت کرتے نہیں دیکھا جتنی کہ محمد (ﷺ) کے ساتھی ان کی کرتے ہیں۔ محمد (ﷺ) تھوکتے ہیں تو یہ لوگ آگے بڑھ کر ان کے تھوک کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہیں اور جوش عقیدت میں اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیتے ہیں۔ محمد (ﷺ) وضو کرتے ہیں تو یہ لوگ مستعمل پانی کے ایک ایک قطرے پر اس طرح ٹوٹ پڑتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے اس کی خاطر آپس میں لڑ پڑیں گے۔ محمد (ﷺ) کوئی حکم دیتے ہیں تو ہر شخص بجا آوری کے لئے لپکتا ہے۔ محمد (ﷺ) جب کوئی بات کرتے ہیں تو سب کی آوازیں پست ہو جاتی ہیں۔ محمد (ﷺ) کی عظمت کا یہ حال ہے کہ ان کا کوئی ساتھی ان کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا۔ میری مانو تو محمد (ﷺ) کی تجویز منظور کر لو یہ نہایت پسندیدہ اور معقول ہے۔"

حضور پاک ﷺ کا پیغام قریش کے لئے یہ تھا کہ

"ہم عمرہ ادا کرنے آئے ہیں لڑنا مقصود نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ قریش ایک معین مدت کے لئے ہم سے صلح کر لیں اور ہمارا اور قوم کا معاملہ عرب کے ہاتھوں میں چھوڑ دیں۔ اگر ہم غالب ہوں گے تو یہ ان کی صوابدید پر منحصر ہوگا کہ ہماری جماعت میں شامل ہوں یا نہ ہوں اگر ان کو صلح منظور نہیں ہے تو پھر خدا کی قسم میں ان سے آخری دم تک لڑوں گا۔"

8 ہجری میں سرور عالم ﷺ غزوۂ طائف سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ کو واپس تشریف لا رہے تھے کہ اثنائے راہ میں حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قبول اسلام کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے عرض کی:

"یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے قبیلہ کو حق کی دعوت دوں۔"

بنو ثقیف بڑے جنگجو اور مغرور لوگ تھے حضور پاک ﷺ نے فرمایا تمہاری سنگدل قوم

Marfat.com

تم سے لڑے گی۔ (یا بروایت دیگر تمہاری قوم تم کو قتل کرے گی)

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! بنو ثقیف میرا بہت احترام کرتے ہیں یہاں تک کہ اگر میں سو رہا ہوں تو مجھے بیدار بھی نہیں کرتے کہ مبادا مجھے تکلیف ہو۔ ان کی بات سن کر حضور ﷺ نے انہیں تبلیغ حق کی اجازت دے دی۔

سعادت اندوز اسلام ہو کر حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عشاء کے قریب طائف پہنچے۔ بنو ثقیف نے ان کی آمد کی خبر سنی کہ اختلافات کم کرنے کے لئے آئے ہیں اور جاہلیت کے طریقہ پر ان کو سلام کیا۔ انہوں نے اس پر سختی سے اعتراض کیا اور کہا تم کو اہل جنت کی طرح سلام کرنا چاہئے اور السلام علیکم کہنا چاہئے پھر انہوں نے بنو ثقیف کو اسلام کی دعوت دی۔ اس پر وہ بھڑک اٹھے اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو سخت سست کہہ کر چلے گئے۔

صبح کو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے بالاخانے میں کھڑے ہو کر فجر کی اذان دی۔ اس کو سن کر بنو ثقیف مشتعل ہو گئے اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کا احترام بالائے طاق رکھ کر ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے۔

علامہ ابن سعد کا بیان ہے کہ بنو مالک (ثقیف کی ایک شاخ) کے ایک شخص اوس بن عوف نے تاک کر ایسا تیر مارا کہ ان کی رگ اکمل میں پیوست ہو گیا۔ جب ان کی جانبری کی کوئی امید نہ رہی تو ان کے اہل خاندان ہتھیار باندھ کر ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہم آپ کا بدلہ ضرور لیں گے خواہ ہمارا بچہ بچہ مارا جائے۔ جب تک ہم بنو مالک کے دس سردار نہ قتل کر لیں گے ہم کو چین نہ آئے گا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نیک بختی میں اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے فرمایا: "یہ تو اللہ تعالیٰ کا مجھ پر خاص احسان ہے کہ اس نے رتبۂ شہادت پر مجھے فائز کیا۔ میرے بدلہ میں کسی کو قتل نہ کرو۔ میں نے اپنا خون معاف کیا۔ میری تو اب یہ آرزو ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ان ساتھیوں کے پاس دفن کرنا جو محاصرہ طائف کے دوران شہید ہوئے۔ اس وصیت کے بعد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کر دی اور اہل خاندان نے طائف کے گنج شہیداں میں سپرد خاک کر کے ان کی آخری خواہش پوری کی۔

Marfat.com

رحمت عالم ﷺ کو حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''عروہ رضی اللہ عنہ کی مثال صاحب یسٰ جیسی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو حق کی طرف بلایا اور قوم نے ان کو مار ڈالا''

حضرت طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ

حضرت طلیب رضی اللہ بن عمیر رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی اروی بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔شروع ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

مسلمان ہونے کے بعد ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی نصرت واعانت کے لئے کمر بستہ رہتے تھے۔

ہر وقت آپ ﷺ کی خبر رکھتے اور اس فکر میں رہتے کہ کہیں کوئی دشمن آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچا دے۔

نبوت کے ابتدائی زمانے میں قریش مکہ نے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دینا اپنی زندگی کا اولین مقصد بنالیا تھا۔وہ طرح طرح سے آپ ﷺ کی دل آزاری کرتے آپ کا مذاق بناتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو قتل کر ڈالنے کے منصوبے تیار کرتے تھے۔لیکن آپ ﷺ کے شیدائی بھی اس بات سے بےفکر نہ رہتے تھے۔وہ ہر وقت آپ ﷺ کی حفاظت میں کمر بستہ رہتے تھے۔ایک دن قریش نے ابواہاب کو اس بات کے لئے تیار کر لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو قتل کر دے۔

جب حضرت طلیب رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ابواہاب بن عریز کو قریش نے (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کے قتل کرنے پر آمادہ کر لیا ہے تو یہ سن کر انہیں بڑی فکر ہوئی۔یہ ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کی فکر میں لگے رہتے تھے اور ابواہاب کی حرکات وسکنات پر نظر رکھتے تھے۔تمام کام چھوڑ کر اس کے پیچھے لگے رہتے اور دور دور سے دیکھتے رہتے تھے کہ وہ کہاں جا رہا ہے وہ کیا کر رہا ہے۔

ایک دن طلیب رضی اللہ عنہ گھات میں بیٹھے تھے کہ ابواہاب ایک فاسد ارادہ لئے ان

Marfat.com

کے سامنے سے گزرا یہ لپک کر اس دشمن رسول کی طرف بڑھے اور تلوار کا ایک ایسا ہاتھ مارا کہ ابولہب وہیں ڈھیر ہو گیا۔ (سیرت مہاجرین جلد دوم)

حضرت حارث بن ابی حالہ رضی اللہ عنہ

جب اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کا حکم ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ ﷺ کو حکم دیا جاتا ہے اس کو صاف صاف کہہ دیجئے

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (الحجر:94)

اس وقت مسلمانوں کی تعداد صرف چالیس کے قریب تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے صفا پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے ہو کر قریش کو پکارا۔ جب مجمع اکٹھا ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
"یَا مَعَاشِرَ قُرَیْشٍ! میں تم کو ایک اللہ کی عبادت کا پیغام دیتا ہوں۔ تم اس کو قبول کرو۔"
قریش مکہ کے نزدیک یہ حرم کی سب سے بڑی توہین تھی کہ کوئی ان کے بتوں کو باطل کہے اور کسی اور معبود کی طرف بلائے۔ اس لئے ان کو رسول اللہ ﷺ کی یہ بات بہت ناگوار گزری۔ دفعتاً ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ قریش برہم ہو کر رسول اللہ ﷺ پر ٹوٹ پڑے۔

حضرت حارث بن ابی حالہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بڑے جاں نثار اور شیدائی تھے ان کو اس بات کی خبر ہوئی تو خود آپ ﷺ کو بچانے کے لئے دوڑے ہوئے آئے دیکھا کہ قریش ہر طرف سے رسول اللہ ﷺ کو گھیرے ہوئے ہیں اور (نعوذ باللہ) شہید کر دینا چاہتے ہیں۔ حضرت حارث بن ابی حالہ رضی اللہ عنہ کی سمجھ میں آپ کو بچانے کی کوئی ترکیب نہیں آئی تو وہ آپ ﷺ کے اوپر اس طرح جھک گئے کہ کوئی وار تلوار کا رسول اللہ ﷺ پر نہ ہو۔

سب طرف سے کفار کی تلواریں ان کے اوپر پڑنے لگیں۔ یہاں تک کہ یہ موقعہ پر ہی شہید ہو گئے اور اسلام کے شہید اول کے مرتبہ پر فائز ہوئے:

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزلست

(اصابہ اصول الصحابہ)

Marfat.com

حضرت عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ میں خزرج کے ایک سردار حضرت عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ یہ بڑے صاف گو اور بے باک شخص تھے۔ جب اہل مدینہ نے بیعت کرنے کے بعد واپس جانے کا ارادہ کیا تو حضرت عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ:

''لوگو! اب تک میں نے کسی کی غلامی قبول نہیں کی تھی اور ایک آزاد انسان تھا مگر اب میں نے محمد (ﷺ) کی غلامی قبول کر لی ہے اور میں اب اپنے آقا ﷺ کے آستانے کو چھوڑ کر جانے والا نہیں ہوں جب تک رسول اللہ ﷺ مدینہ نہیں جائیں گے میں بھی نہیں جاؤں گا۔''

چنانچہ یہ شیدائی اس وقت تک مکہ میں رہے جب تک ہجرت کا حکم نہیں ہوا۔ ہجرت کر کے جب یہ لوگ مدینہ پہنچے تو ایک لمحہ کے لئے آستانہ رسول سے الگ نہیں ہوئے۔ مہاجر انصاری کہلائے اور اصحاب صفہ میں شامل ہو کر مہمانان رسول میں شمار کئے گئے۔

تمام دن آپ مسجد نبوی کے چبوترے صفہ پر پڑے رہتے تھے۔ انہیں ہر وقت اس بات کا انتظار رہتا تھا کہ کب ان کے محبوب ﷺ کو کسی کام کی ضرورت پیش آئے اور انہیں خدمت کا موقع میسر ہو۔ اس چبوترے پر کئی اور ایسے ہی عشاق ہر وقت پہرہ دیتے تھے جو ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر قربان ہونے کے انتظار میں رہتے تھے۔ غزوہ احد لوگوں کی آزمائش کا وقت تھا کہ وہ کس طرح خود کو رسول اللہ ﷺ پر قربان کر سکتے ہیں۔ حضرت عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ اس آزمائش میں پورے اترے۔ رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

(اصابہ سیرۃ انصار ص 89)

حضرت سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ ایک نوجوان انصاری صحابی تھے۔ جب یہ بدر کے میدان میں شرکت کی تیاری کرنے لگے تو ان کے والد خثیمہ بن حارث نے کہا:

Marfat.com

''بیٹا ہم دونوں میں سے ایک شخص کا گھر پر رہنا ضروری ہے میں جہاد کیلئے جاتا ہوں تم گھر کی حفاظت کے لئے رہو۔''

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا والد محترم! معاملہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر قربان ہونے کا ہے شہادت جیسی عظیم چیز کو نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اگر اس کے علاوہ کسی اور چیز کی بات ہوتی تو ضرور میں آپ کو ترجیح دیتا۔ مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کی نعمت عطا فرمائے گا۔

حضرت خثیمہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا یہی بات میری بھی ہے۔ میں بھی اس انعام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے قرعہ ڈال کر دیکھ لو۔ جس کا نام نکل آئے وہی جہاد پر جائے۔ قرعہ ڈالا گیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام نکلا۔ وہ جوش محبت اور شوق شہادت سے سرشار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو لئے۔ میدان میں شجاعت کے جواہر دکھاتے ہوئے طعیمہ بن عدی کے ہاتھ سے جام شہادت نوش کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

(سیرت انصار جلد دوم)

حضرت سعد الاسود رضی اللہ عنہ

حضرت سعد الاسود رضی اللہ عنہ بہت بے صورت آدمی تھے۔ ان کا رنگ بہت کالا تھا۔ اس لئے ان کے نام کے ساتھ اسود جڑ گیا تھا۔ ایک دن یہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ!'' میں نکاح کرنا چاہتا ہوں لیکن میری بدصورتی کی وجہ سے کوئی شخص مجھے اپنی بیٹی دینے کو تیار نہیں ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم عمرو بن وہب ثقفی کے پاس جاؤ اس کی ایک نوجوان لڑکی ہے۔ اس کا پیغام دو سعد الاسود حکم رسول ﷺ کے مطابق حضرت عمرو بن وہب رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور ان کی لڑکی کو اپنا پیام دیا۔ حضرت عمرو بن وہب رضی اللہ عنہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے ان کی طبیعت میں ابھی زمانۂ جاہلیت کا رنگ موجود تھا انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی صورت کو دیکھا تو ایسا لگا گویا وہ پیام نہیں انہیں گالی دے رہے ہوں۔ اس لئے انہوں نے یہ رشتہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

Marfat.com

لڑکی پردے کے پیچھے سے اپنے باپ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بات سن رہی تھی وہ دوڑ کر دروازے پر آئی اور آواز دے کر سعد کو روکا اور کہا:

"کیا واقعی تم کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے؟"

کہا ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ میں تمہیں پیام دوں۔

لڑکی نے کہا: "اگر واقعی تم کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے تو مجھے یہ رشتہ قبول ہے۔ میں جانتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کو ٹالنے والے کے لئے رسوائی کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔"

عمرو بن وہب کو لڑکی کی بات سن کر بات سمجھ میں آئی وہ اپنے انکار پر سخت پشیمان ہوئے۔ بارگاہ رسالت میں جا کر معافی مانگی اور لڑکی کی شادی حضرت سعد الاسود رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دی۔ (اسد الغابہ جلد اول ص 668)

حضرت وہب بن قابوس رضی اللہ عنہ

حضرت وہب بن قابوس رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھے یہ مدینہ کے قریب ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ بکریاں چرا کر گزر اوقات کرتے تھے۔ ان کے دل میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی محبت نے جوش مارا۔ ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوا تو اپنے بھتیجے سے فرمایا۔ بکریاں رسی سے باندھو مدینہ چلتے ہیں۔ جب یہ کاشانہ نبوی ﷺ پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ کفار مکہ نے حملہ کر دیا ہے اور اس کی مدافعت کے لئے سرکار احد کے میدان میں تشریف لے گئے ہیں۔ تمام اصحاب بھی وہیں گئے ہیں۔

اتنا سننا تھا کہ حضرت وہب رضی اللہ عنہ تڑپ اٹھے۔ تلوار لے کر احد کے میدان میں جا پہنچے۔ وہاں جا کر دیکھا کہ مسلمانوں میں بری طرح انتشار برپا ہے۔ کفار رسول اللہ ﷺ کو سب طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ جب یہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچے تو ایک جماعت کفار کی حملہ کرتی ہوئی آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی ان کفار کو منتشر کرے گا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ تازہ دم تھے۔ تلوار لے کر کفار پر ٹوٹ پڑے ایسی بہادری

Marfat.com

سے تلوار چلائی کہ کفار کو دھکیل کر دور پہنچا دیا۔ دوسری بار پھر وہی صورت پیش آئی۔ آپ نے پھر ایسا ہی فرمایا اور انہوں نے پھر سب کو بھگا دیا۔ تیسری مرتبہ پھر کفار اکٹھے ہو کر حملہ آور ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا جو منتشر کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ پھر بڑے جوش سے آگے بڑھے تلوار چلاتے ہوئے کفار میں گھس گئے۔ اس وقت تک ان کفار کو رسول اللہ ﷺ کی طرف نہیں بڑھنے دیا جب تک شہید نہ ہو گئے۔ جب معرکہ ختم ہوا اور ان کی لاش دیکھی گئی تو اس پر بیس زخم تھے۔ ان میں ہر زخم ایسا کاری تھا کہ اس کی وجہ سے ہی ان کی شہادت ہو جانی چاہئے تھی۔

شہادت کے بعد مشرکین نے بری طرح ان کا مثلہ کیا تھا یہ اپنے بھتیجے کو ساتھ لے کر چلے تھے۔ انہوں نے بھی بڑی بہادری دکھائی جب چچا کو شہید ہوتے دیکھا تو جوش میں خود بھی کفار پر ٹوٹ پڑے۔ بڑی بے جگری سے لڑے اور شہید ہو گئے۔

رسول اللہ ﷺ ان کی اس بہادری سے بہت متاثر ہوئے اور ان کے لئے جنت کی دعا فرمائی۔

نعش کو خود چادر اوڑھائی جس پر سرخ بوٹے بنے ہوئے تھے اور اپنے ہاتھ سے سپرد خاک کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: "میں نے حضرت وہب رضی اللہ عنہ جیسی بہادری سے کسی شخص کو جنگ کرتے نہیں دیکھا۔"

لڑائی کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو وہب کے سرہانے کھڑے دیکھا آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ اللہ تم سے راضی ہو۔ میں تم سے راضی ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کو خود اپنے ہاتھ سے دفن فرمایا جبکہ رسول اللہ ﷺ اس جنگ میں شدید زخمی ہوئے تھے اور بہت تکلیف تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی کے عمل پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا حضرت وہب رضی اللہ عنہ کے عمل پر آیا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اللہ کے ہاں ان جیسا نامہ اعمال لے کر جاؤں۔

Marfat.com

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی (ابومراس) رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کے سوا کوئی دوسرا کام نہ تھا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا ابومراس! مانگو کیا مانگتے ہو۔

عرض کی:

''جنت میں آپ کی رفاقت نصیب ہو۔''

فرمایا:

''اس کے علاوہ کچھ اور مانگو۔''

عرض کی:

''مجھے آپ کی رفاقت کے سوا کچھ نہیں چاہئے۔''

حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ ایک یتیم لڑکے نے دربار رسالت ﷺ میں یہ مقدمہ پیش کیا کہ ایک شخص نے اس کے کھجوروں کے باغ پر قبضہ کرلیا ہے اور اس کو نہیں دیتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فوراً اس شخص کو طلب فرمایا۔ فریقین نے باغ پر اپنی اپنی ملکیت کے ثبوت پیش کئے۔ آپ ﷺ نے غور سے دونوں کے بیانات سنے اور ثبوت پر دھیان دیا۔ ہر طرح سے اطمینان کے بعد فیصلہ سنایا:

''یتیم لڑکے کا حق باغ پر ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ مدعا علیہ کی ہی ملکیت ہے۔''

یتیم لڑکا اپنے خلاف فیصلہ سن کر رونے لگا۔ مگر زبان سے کچھ نہ کہا۔ اس کا رونا دیکھ کر رسول اللہ ﷺ پر بھی رقت طاری ہوگئی۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے کہا:

''بھائی عدالت کی روشنی میں فیصلہ آپ ہی کے حق میں ہوا ہے اور تم ہی اس کے مالک ہو۔ لیکن کیا خوب ہو اگر تم اپنا یہ باغ اس یتیم کو لکھ دو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس کے بدلے میں جنت میں عمدہ باغ عطا فرمائے گا۔ جو سدا بہار ہوگا۔''

اس وقت دربار رسالت میں حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ بھی تشریف رکھتے تھے۔

Marfat.com

جنت کے اس باغ کی بشارت سن کر وہ فوراً اٹھے اور اس شخص کو ایک طرف لے جا کر بولے:

کیا تم اپنا یہ باغ میرے فلاں باغ سے بدلنے کو تیار ہو۔ میرا باغ تمہارے باغ سے کئی گنا اچھا اور قیمتی ہے۔ وہ شخص خوشی سے اس بات کے لئے تیار ہو گیا۔

حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ جو باغ اس یتیم لڑکے کو دلوانا چاہتے ہیں اگر میں وہ لے کر اس کو دے دوں تو کیا مجھے بھی جنت میں وہ باغ ملے گا۔ جس کی آپ نے بشارت دی ہے؟ آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

''ہاں ہاں ضرور ملے گا۔'' ابو دحداح رضی اللہ عنہ خوشی سے جھوم اٹھے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے وہ باغ اس کے مالک سے اپنے باغ کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ اب میں وہ باغ اس یتیم لڑکے کے نام ہبہ کرتا ہوں اللہ کے رسول ﷺ آپ گواہ رہیں کہ میں صرف اللہ کی رضا کے لئے ایسا کر رہا ہوں پھر وہ باغ انہوں نے اس بچے کو ہبہ کر دیا۔

وہ لڑکا جو اپنا کل اثاثہ چھن جانے سے افسردہ تھا۔ اس کا کملایا ہوا چہرہ کھل اٹھا۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ کے اس عمل سے بہت خوش ہوئے ان کے ایثار کو بہت سراہا۔ ان کو رحمت اور برکت کی دعائیں دیں اور فرمایا کہ جس نے آخرت کی فکر کی اس نے فلاح پائی۔ (داعی اعظم ص 111)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے 5 ہجری میں غزوہ خندق کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ اس کے بعد یہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کا قرب حاصل ہوا تو آپ ﷺ کے شفقت و پیار سے بہت متاثر ہوئے۔

آپ ﷺ کی ذات سے ایسا والہانہ عشق ہوا کہ پھر زندگی بھر علیحدہ نہ ہوئے۔ آپ تمام شب و روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گزارتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات سے عشق کے ساتھ ساتھ آپ کا بے پناہ احترام بھی کرتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عروہ بن مسعود کا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی سے چھو گیا تو انہوں نے فوراً اس کے ہاتھ پر

Marfat.com

تلوار کا کندہ مار کر کہا کہ:

"رسول اللہ ﷺ سے ادب سے بات کرو۔"

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی تجہیز و تکفین کے وقت موجود تھے جب لوگ آپ ﷺ کے جسد اطہر کو قبر مبارک میں رکھ کر نکل آئے تو انہوں نے جان بوجھ کر اپنی انگوٹھی قبر میں گرا دی۔ پھر انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انگوٹھی نکالنے کی اجازت مانگی۔ انہوں نے اجازت دے دی تو قبر میں اترے۔ پہلے جا کر حضور اقدس کو چھوا پھر انگوٹھی اٹھا کر باہر نکل آئے۔

ان کا انگوٹھی گرانے کا مقصد صرف یہ تھا کہ یہ شرف ان کے ساتھ مخصوص ہو جائے کہ وہ ذات نبوی سے جدا ہونے والوں میں سب سے آخری ہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اس بات کو بہت فضیلت کی بات جانتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے آخر میں جدا ہوئے۔ لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے بعد میں جدا ہونے کا فخر انہیں حاصل ہے۔

(طبقات ابن سعد ص 78,77)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے محبت اپنی جان و مال سے بھی زیادہ تھی۔ اس کا جذبہ ہر بات سے نمایاں تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرتے تو ہر لفظ محبت کے آب حیات میں ڈوبا ہوا نکلتا فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سب انسانوں سے خوبصورت تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سرخ چادر اوڑھے دیکھا تھا۔ جتنی آپ پر کھلتی تھی کسی پر نہ کھلتی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کے اتباع کی پوری کوشش کرتے تھے۔ نماز پڑھتے تو ایک ایک عمل رسول اللہ ﷺ کے مطابق کرتے تھے۔ ایک روز گھر والوں کو جمع کر کے کہا تم مجھ کو وضو کرتے اور نماز پڑھتے دیکھو تا کہ یہ دیکھ سکو کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو فرماتے اور نماز پڑھتے تھے۔ پھر آپ نے فجر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھیں۔ ان کی

Marfat.com

طرح ان کے بیٹے یزید بن براء بھی احکام رسول اللہ ﷺ کی بڑی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ایک زمانے میں یہ عمان کے امیر مقرر ہوئے۔ یہ ہر طرح شرعی احکام کی پوری پابندی کرتے تھے۔لیکن سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے۔ایک دن لوگوں نے ان سے شکایت کی:

''یا امیر'' سونا پہننا مسلمان کے لئے صریحاً حرام ہے۔رسول اللہ ﷺ نے مرد کو سونا پہننے کی سخت مخالفت کی ہے لیکن آپ احکام رسول اللہ ﷺ کے خلاف سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے؟

حضرت یزید بن براء رضی اللہ عنہ نے کہا لوگو! آپ کا اعتراض درست ہے۔لیکن اس کے جواز کی بات سن لو۔ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا جب یہ مال تقسیم ہو گیا تو صرف یہ انگوٹھی باقی رہ گئی۔آپ نے ادھر ادھر دیکھا پھر مجھے بلا کر یہ انگوٹھی عنایت فرمائی اور کہا:

''لو اس کو پہنو یہ اللہ اور رسول نے تم کو پہنائی ہے۔''

لوگو! یہ تم ہی فیصلہ کرو جو چیز اللہ و رسول نے مجھے پہنائی ہے اس کو میں کس طرح اتار سکتا ہوں۔

(ابن سعد جلد 6 ص 207)

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بڑے جوشیلے مسلمان تھے۔جنگ بدر سے پہلے ان کے ایک پیر میں چوٹ لگ گئی تھی جس کی وجہ سے لنگڑا کر چلا کرتے تھے۔جب بدر میں لشکر ترتیب دیا جانے لگا تو ان کے بیٹوں نے یہ کہہ کر روک دیا کہ ''چونکہ آپ کا پیر ٹھیک نہیں ہے اور آپ ٹھیک سے چل نہیں سکتے اس لئے آپ پر جہاد فرض نہیں ہے۔''

جب احد کی جنگ کا وقت آیا تو لڑکوں نے پھر منع کیا۔انہوں نے کہا:

''تم لوگوں نے مجھے بدر جانے سے بھی روکا تھا اب پھر روک رہے ہو۔لیکن اس نازک موقع پر رسول اللہ ﷺ پر جان نثاری سے رک نہیں سکتا۔اس مرتبہ ضرور جہاد میں شریک ہوں گا۔''

لڑکوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے معاملہ رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے بلا کر

Marfat.com

فرمایا: ''ابوخلاد! تم معذور ہو اس لئے تم پر جہاد لازم نہیں ہے۔'' حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ نے بچشم پرنم ہو کر کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ لڑکے مجھ کو آپ ﷺ پر قربان ہونے سے روک رہے ہیں۔ لیکن خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ مجھے آپ ﷺ پر جان دینے کا موقعہ نصیب ہوگا اور میں اپنے اس لنگڑے پیر سے گھسٹتا ہوا جنت میں پہنچ جاؤں گا''۔

رسول اللہ ﷺ ان کے اس جذبہ قربانی سے بہت متاثر ہوئے اس کو روک دینا مناسب نہ سمجھا اور لڑکوں کو سمجھا دیا کہ اب اصرار نہ کرو شاید ان کی قسمت میں شہادت ہی لکھی ہو۔''

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ جب ہتھیار سجا کر میدان کی طرف چلے تو دعا کی:

''الٰہی مجھے شہادت نصیب کرنا پھر گھر واپس نہ آؤں۔''

میدان میں جب لڑائی نے شدت پکڑی اور مسلمانوں کی صفیں منتشر ہونے لگیں تو انہوں نے اپنے بیٹے خلاد سے کہا:

''بیٹا دشمنوں کا حملہ سخت ہے ایسا نہ ہو ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ کو کوئی نقصان پہنچے۔ ان پر قربان ہونے کا اس سے بہتر اور کوئی موقع نہیں ہوسکتا۔''

اس کے بعد باپ بیٹے دونوں نے مشرکین پر حملہ کر دیا اور نہایت بہادری سے لڑ کر دونوں نے شہادت پائی۔

رسول اللہ ﷺ ان کی لاش کی طرف سے گزرے تو فرمایا:

''اللہ اپنے بعض بندوں کی قسم پوری کرتا ہے...... عمرو بھی انہی میں سے ہے۔ میں ان کو جنت میں چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔''

عمرو جب میدان کارزار کے لئے گھر سے روانہ ہوئے تھے تو اللہ سے یہ دعا کی تھی کہ اب انہیں گھر لوٹنا نصیب نہ ہو ان کی بیوی کو شہادت کی خبر پہنچی تو ایک اونٹ لے کر آئیں اور اپنے شوہر عمرو بن جموح اور اپنے بیٹے عبداللہ بن عمرو کی لاش اس پر لاد کر مدینہ کی طرف چلیں۔ بتاتے ہیں کہ اونٹ ان کی لاشیں لے کر مدینہ کی طرف نہیں چلتا تھا ہر چند کوشش کے بعد بھی اس کو ہانکنے میں کامیابی نہ ہوئی۔

Marfat.com

بعد میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ کیا کہ شہیدوں کو احد کے دامن میں دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ ان کی لاش بھی اونٹ سے اتاری گئی اور دونوں حضرت عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن جموح رضی اللہ عنہما ایک ہی قبر میں دفن کر دیئے گئے۔ (سیر انصار جلد دوم)

حضرت بدیل رضی اللہ عنہ

حضرت بدیل رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے والہانہ عشق و محبت کا یہ حال تھا کہ آپ ﷺ کی ہر چیز سے غیر معمولی پیار رکھتے تھے۔

جب ان کے انتقال کا وقت قریب آیا تو اپنے صاحبزادے کو بلا کر کہا: "میرے عزیز بیٹے میرے پاس ایک بڑی نایاب چیز ہے اس کو آج تک میں نے اپنی جان سے عزیز رکھا ہے اب مجھے لگتا ہے کہ میرے انتقال کا وقت قریب آ گیا ہے چنانچہ اب اس امانت کو میں تمہارے سپرد کر کے جاتا ہوں پھر اپنے سرہانے سے ایک خط نکال کر آنکھوں سے لگایا اور اس کو بیٹے کے سپرد کرتے ہوئے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کا خط ہے جو آپ ﷺ نے مجھے ایک موقعہ پر لکھا تھا۔ یہ خط میرے لئے آنکھوں کی روشنی سے زیادہ عزیز ہے۔ اس کو میں نے دنیا کی ہر دولت سے زیادہ محبوب رکھا ہے۔ اب میں یہ تمہارے سپرد کرتا ہوں اس کو نہایت ادب و احتیاط سے رکھنا جب تک یہ خط تمہارے پاس رہے گا تم خیر و برکت میں رہو گے۔"

(اسد الغابہ جلد اول ص 181)

Marfat.com

گلشن محبت کے پھول

عاشق رسول تو ہر مومن ہے۔ عشق کے درجات ہیں۔ اعلیٰ ترین مدارج عشق پر کچھ مستور اور کچھ آشکار ہیں۔ یہ تو ممکن ہی نہیں عاشقان رسول کا تذکرہ کسی ایک کتاب میں سما جائے۔ اہل بیت و اصحاب الرسول کے علاوہ کچھ حضرات کا تذکرہ بھی یقیناً ایمان افروز ہو گا۔ گلشن محبت رسول سے کچھ پھول چن کر سجائے گئے ہیں۔ جن کا تذکرہ محبت رسول میں اضافہ کا باعث ہوگا۔

Marfat.com

فہرست محبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1۔ حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ۔
2۔ حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ۔
3۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ۔
4۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ۔
5۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ۔
6۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ۔
7۔ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ۔
8۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ۔
9۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ۔
10۔ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ۔
11۔ حضرت ابوالعباس بن المہدی سیاری رضی اللہ عنہ۔
12۔ حضرت امام ابوحازم المدنی رضی اللہ عنہ۔
13۔ حضرت مخدوم علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ۔
14۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔
15۔ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ۔
16۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ۔
17۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ۔
18۔ حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر پیا کلیری رضی اللہ عنہ۔
19۔ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ۔
20۔ حضرت بوعلی شاہ قلندر رضی اللہ عنہ۔
21۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

22۔حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ عنہ۔

23۔حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ۔

24۔حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رضی اللہ عنہ۔

25۔ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم مصری رضی اللہ عنہ۔

26۔حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رضی اللہ عنہ۔

27۔حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رضی اللہ عنہ۔

28۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

29۔علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ۔

30۔قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ۔

31۔غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ۔

32۔شاہ ولایت حکیم امیرالحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ۔

33۔حضرت شیخ ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز۔

34۔خواجہ نظام الدین نظامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ (تونسہ شریف)

35۔حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

36۔حضرت مولانا محمد ذاکر صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جامعہ محمدی)

37۔حضرت علی محمد خان چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ۔

38۔جناب پروفیسر غازی احمد۔

39۔جناب مفتی محمد خان قادری۔

40۔جناب خطیب پاکستان علامہ الٰہی بخش ضیائی۔

41۔ڈاکٹر خواجہ عابد حسین نظامی۔

42۔حاجی غلام رسول۔

43۔محمد یوسف۔

44۔حاجی محمد آصف۔

Marfat.com

حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا کہ سرکار دو عالم ﷺ کے غزوۂ احد میں دانت مبارک شہید ہوئے تو ایک دانت توڑا تو خیال آیا شاید دوسرا دانت ہو لہٰذا باری باری سب دانت توڑ کر مطمئن ہوئے۔ اس عاشق رسول کا یہ عمل عقل سے ماوراء مصلحت سے کوسوں دور وارفتگی عشق کا شاخسانہ ہے۔ مقام وہ ملا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے اعلیٰ درجہ کے اصحاب الرسول اور عاشقان رسول نے ان کو شرف زیارت بخشا اور سرکار دو عالم ﷺ کا مرقعہ مبارک جو آپ ﷺ نے خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے لئے عطا فرمایا تھا۔ پہنچایا اور ساتھ حضور پاک ﷺ کا فرمان کہ امت مسلمہ کے لئے دعائے مغفرت کریں بطور پیغام دیا۔

یہ عنایت کی حد تھی۔ عشق کی حد حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کی اور عنایت کی حد سرکار دو عالم ﷺ نے فرمائی۔ حضور پاک ﷺ کا یہ عاشق مستور تھا۔ لوگ ان کو دیوانہ سمجھتے تھے۔ ان کے مقام سے نابلد تھے۔ جب کہ حضور اقدس ﷺ نے ان کو آشکار کر دیا۔

حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ

حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا نمائندہ بنا کر کوفہ روانہ کیا کہ وہ وہاں کے حالات کا جائزہ لے کر انہیں لکھیں۔ وہ کوفہ پہنچے تو لوگ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت ان کے ہاتھ پر کرنے کے لئے ٹوٹ پڑے ستر ہزار لوگوں نے بیعت کر لی۔ لیکن جب یزید کے گورنر عبید اللہ بن زیاد کی گرفت سخت ہوئی تو سب لوگ اپنی بیعت سے منحرف ہو گئے۔

حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو ان حالات کے پیش نظر روپوش ہونا پڑا۔ یہ ہانی بن عمرو کے مکان میں چھپ گئے۔ وہاں کوفہ کا ایک قابل احترام شخص شریک بن اعور بھی موجود تھا جو بیمار تھا۔ عبید اللہ بن زیاد کو جب اس کی بیماری کا علم ہوا تو کہلایا کہ آج رات عیادت کو آؤں گا۔ شریک بن اعور نے مسلم بن عقیل کو بلایا اور کہا:

Marfat.com

''آج عبیداللہ بن زیاد میری عیادت کو آنے والا ہے۔ جب وہ آ کر میرے قریب بیٹھے تو تم اچانک پیچھے سے نکل کر اس کو قتل کر دینا۔ اس کے بعد دارامارت پر تمہارا قبضہ آسانی سے ہو جائے گا۔''

حسب پروگرام رات کو ابن زیاد آیا اور دیر تک شریک بن اعور سے باتوں میں مشغول غافل بیٹھا رہا۔ مگر مسلم بن عقیل اسی طرح چھپے ہی رہے اور اس پر حملہ نہیں کیا۔

جب ابن زیاد چلا گیا تو شریک نے مسلم سے پوچھا کہ انہوں نے گورنر ابن زیاد کو قتل کیوں نہیں کیا؟ حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جیسے ہی ابن زیاد پر حملہ کرنا چاہتا تھا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث یاد آ گئی۔

''کہ کوئی مسلمان چھپ کر دوسرے مسلمان پر حملہ نہ کرے۔''

سرکار دو عالم ﷺ سے محبت کا تقاضا یہی تھا کہ آپ ﷺ کے ارشاد عالیہ پر دل و جان سے عمل کیا جائے اگرچہ جان بھی چلی جائے۔

حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو ظالموں نے شہید کیا جان دے کر دین کو سرفراز کیا۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ (علی بن حسین رضی اللہ عنہ)

''انہوں نے نسلی غرور اور امتیاز کو مٹانے اور مساوات کو قائم کرنے کے لئے اپنی ایک لونڈی کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لی اور اپنے ایک غلام کو آزاد کر کے اپنی ایک بیٹی سے اس غلام کی شادی کر دی۔'' عبدالملک بن مروان نسلی تعصب میں مبتلا تھا۔ اس کو جب پتہ چلا کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کی شادی ایک غلام سے کر دی تو انہیں ایک خط لکھا جس میں ان کے فعل پر ملامت کی۔

انہوں نے جواب میں لکھا:

''عبدالملک! رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک لونڈی حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے اس کو اپنے عقد مبارک میں قبول فرمایا تھا اور اپنے غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو آزاد کر کے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی کر دی تھی۔ اے ابن مروان! اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے نمونے پر اپنی

Marfat.com

زندگی بنانا چاہے تو تمہیں شکایت نہیں ہونی چاہیے۔'' (طبقات ابن سعد قسم 5، ص 159)

حضرت ابوعون عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعون عبداللہ رضی اللہ عنہ بڑے مرتبہ کے تابعی تھے۔ اتباع رسول اور محبت رسول میں یکتائے زمانہ تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے کچھ ہی دن بعد پیدا ہوئے تھے۔ اس بات کا انہیں بہت افسوس تھا۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کاش کچھ عرصہ پہلے پیدا ہوئے ہوتے تو دیدار رسول کی نعمت سے مالا مال ہوتے۔ کاش! اب ہمیں خواب ہی میں اس ہادی پاک ﷺ کا دیدار ہو جائے۔

اللہ نے اس عاشق رسول ﷺ کی دعا سن لی۔

ایک رات خواب میں جمال مصطفوی ﷺ کے دیدار کا شرف حاصل ہو گیا۔ جب آنکھ کھلی تو خوشی کا یہ عالم تھا کہ دیوانوں کی طرح بھاگتے تھے۔ خوشی کے عالم میں بالا خانے سے اتر کر مسجد میں پہنچے تو وارفتگی کے عالم میں خود کو سنبھال نہ سکے اور گر پڑے جس سے کافی چوٹ لگ گئی۔ ان کا علاج کرانے کی کوشش کی تو انہوں نے منع کر دیا اور کہا:

''یہ وہ زخم ہے جو دیدار رسول ﷺ کے سلسلہ میں لگا ہے میں اپنے اس زخم کو یادگار رکھنا چاہتا ہوں۔''

غرض یہی زخم ان کی موت کا سبب بنا اور انہیں حقیقت میں دیدار مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوا۔ (طبقات ابن سعد قسم دوم ص 29)، (تہذیب التہذیب جلد 5 ص 327)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ عشق رسول میں ڈوبے ہوتے تھے۔ 99 ہجری میں جب یہ خلیفہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کے تبرکات کو بڑے شوق سے جمع کیا۔ آپ ﷺ کا گدا، پیالہ، چادر، چکی، ترکش اور عصا کو محفوظ کر کے احترام سے رکھنے کے لئے ایک کمرہ مخصوص کر دیا تھا۔

Marfat.com

خلافت کی مصروفیات کے باوجود بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ پابندی سے روزانہ اس کمرے کو کھولتے۔ اوران تبرکات کا دیدار کر کے آنکھوں کو جلا بخشتے تھے۔

اگر کبھی قریش کا مجمع ہو جاتا تو ان کو اس کمرے میں لے جا کر ان مقدس یادگاروں کی زیارت کرواتے اور کہتے لوگو! یہ اس مقدس ہستی ﷺ کی میراث ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے تم کو عزت بخشی ہے۔ (سیرت عمر بن عبدالعزیز، 216)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''میں ایک دفعہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤذن رسول ﷺ کے مزار پر سو رہا تھا۔ خواب میں دیکھا کہ مکہ معظّمہ میں ہوں۔ حضور ﷺ باب شیبہ سے تشریف لائے اور ایک بوڑھے آدمی کو اس طرح گود میں لئے ہوئے تھے جیسے لوگ شفقت سے بچوں کو اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے آگے بڑھ کر قدم بوسی کی۔ حیران تھا کہ یہ پیرانہ سال آدمی کون ہے۔ حضور ﷺ نے میرے دل کی بات سمجھ لی اور فرمایا یہ تیرا امام اور تیرے اپنے دیار کا رہنے والا ابوحنیفہ ہے۔ مجھے اس خواب سے بڑی تسلی ہوئی اور اپنے اہل شہر سے ارادت پیدا ہوئی۔ خواب سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں میں سے تھے جو اوصاف طبع میں فانی اور احکام شرع میں باقی و قائم ہو گزرے ہیں۔ یہ حقیقت اس امر سے ظاہر ہے کہ حضور ﷺ آپ کو اٹھا کر لائے اگر وہ خود چل کر آتے تو باقی الصفت ہوئے۔ باقی الصفت لوگ منزل کو پا بھی سکتے ہیں اور منزل سے بھٹک بھی سکتے ہیں چونکہ پیغمبر ﷺ نے ان کو اٹھایا ہوا تھا یقیناً ان کے ذاتی صفات فنا ہو چکے تھے اور وہ پیغمبر حق ﷺ کے صفات کے ساتھ صاحب بقا تھے۔ پیغمبر ﷺ سہو و خطا سے بالاتر ہیں اور یہ ممکن نہیں کہ جسے ان کا سہارا نصیب ہو وہ سہو و خطا کا مرتکب ہو سکے۔ یہ ایک رمز لطیف ہے۔ (ترجمہ علامہ فضل الدین گوہر ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

آپ فنا فی الرسول تھے۔ عشق رسول آپ کے رگ و پے میں جاری و ساری تھا۔ آپ کے قصیدہ نعتیہ کا ایک شعر ہے: ؎

Marfat.com

وَبِحَقِّ جَاهِکَ اِنَّنِیْ بِکَ مُغْرَمٌ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّنِیْ اَهْوَاکَ

آپ کی عزت کی قسم میں آپ کا فریفتہ ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں آپ ہی سے پیار کرتا ہوں

اول اول آپ نے گوشہ نشینی کا ارادہ کیا۔ خلق سے بیزاری کا اظہار کیا اور چاہا کہ دنیا سے دور ہٹ جائیں کیونکہ ان کا دل اس دنیا کے جاہ وجلال سے بے نیاز ہو چکا تھا۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ وہ پیغمبر ﷺ کے استخوان مبارک لحد سے جمع کر رہے ہیں اور ان میں بعض کو چن رہے ہیں۔ خوف وہیبت کے عالم میں بیدار ہوئے اور اپنے ایک دوست محمد بن سیرین سے تعبیر پوچھی۔ اس نے کہا آپ کو پیغمبر ﷺ کی سنت کو محفوظ کرنے میں بہت بلند مقام حاصل ہوگا۔ آپ صاحب تصرف ہونے کی حیثیت سے صحیح کو غلط سے جدا فرمائیں گے۔ دوسری بار پھر حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''اے ابوحنیفہ تیری زندگی احیائے سنت کے لئے ہے لہٰذا گوشہ نشینی کا ارادہ ترک کر دے۔''

(کشف المحجوب)

''معاذ رازی کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ''اَیْنَ اَطْلُبُکَ قَالَ عِنْدَ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ'' میں آپ کو کہاں طلب کروں فرمایا ابوحنیفہ کے علم میں۔''

اس عاشق رسول کے مقلد اکثریت میں ہیں۔ فقہ حنفیہ مقبول ترین فقہ ہے۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے باہر اس خوف سے نہ جاتے کہ کہیں موت آجائے اور میں خاک مدینہ سے محروم ہو جاؤں۔ لہٰذا صرف ایک حج کیا اور رفع حاجت مدینہ منورہ سے نکل کر فرماتے اور نہایت آہستہ آہستہ چل کر جاتے لیکن واپسی پر نہایت جلدی سے آتے۔ کہیں مدینہ منورہ سے باہر ہی موت نہ آجائے۔ آخر کار جنت البقیع میں استراحت فرما ہیں۔

دوران بیان حدیث بچھو نے سولہ بار ڈنگ مارا چہرہ متغیر ہو گیا لیکن ادب کی خاطر

Marfat.com

نہایت سکون سے حدیث مبارک بیان فرماتے رہے۔

مدینہ منورہ میں سوار نہ ہوتے۔ پیدل چلتے۔ فرماتے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں شہر خوباں میں سواری پر بیٹھ کر پھروں۔

خلیفہ وقت نے قاصد بھیج کر استدعا کی کہ بغداد تشریف لا کر قیام پذیر ہوں تو جواب دیا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مدینہ منورہ کو چھوڑ کر آ جاؤں۔

خلیفہ منصور عباسی نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ دعا کے وقت حضور ﷺ کی طرف چہرہ کروں یا قبلہ کی طرف؟ تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی طرف سے منہ ہٹانے کا کیا محل ہے۔ جب کہ آپ ﷺ تیرا بھی وسیلہ ہیں تیرے باپ حضرت آدم علیہ السلام کا بھی وسیلہ ہیں۔ حضور ﷺ کی طرف منہ کر کے حضور ﷺ سے شفاعت چاہو اللہ جل شانہ ان کی شفاعت قبول کرے گا۔

حضرت محمد بن ادریس امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

ایک شیخ طریقت نے بیان کیا ہے کہ ایک رات اسے پیغمبر ﷺ خواب میں نظر آئے۔ شیخ نے کہا:

''حضور ﷺ آپ ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ روئے زمین پر مختلف درجات کے نیک لوگ ہیں۔ اوتاد، اولیاء، ابرار۔ حضور ﷺ نے فرمایا میری حدیث صحیح روایت ہوئی ہے۔''

شیخ نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ میں کسی ایک کو دیکھنا چاہتا ہوں حضور ﷺ نے فرمایا:

''محمد بن ادریس کو دیکھو۔'' (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ)، (کشف المحجوب)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ان کے والد کے پاس حضور اکرم ﷺ کا ایک موئے مبارک تھا۔ وہ اس مقدس بال کو وفور محبت میں اپنے ہونٹوں

Marfat.com

پر رکھ کر بوسہ دیتے تھے کبھی آنکھوں سے لگاتے تھے اور جب کبھی علیل ہوتے تو بال کو پانی میں ڈال کر اسی کا غسالہ پیتے اور شفا حاصل کرتے تھے۔

221ھ میں جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ دفن کے وقت رحمت عالم ﷺ کے یہ موئے مبارک ان کی آنکھوں اور زبان پر رکھ دیئے جائیں تاکہ ان کی برکت سے ان کو قبر کے عذاب سے نجات مل جائے۔

(تاریخ ابن عساکر جلد 2 ص 38)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

مشہور ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں لوگوں نے جنید رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ وہ وعظ فرمائیں مگر انہوں نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ جب تک میرے شیخ طریقت موجود ہیں میں کلام نہیں کر سکتا۔ ایک رات خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا۔ انہوں نے فرمایا:

"جنید رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو اپنا کلام سناؤ۔ خدا نے تمہارے کلام کو خلق کے لئے ذریعہ نجات بنایا ہے۔"

بیدار ہوئے تو دل میں خیال آیا شاید اب میرا مقام شیخ طریقت سے بلند تر ہو گیا ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ نے حکم صادر فرمایا ہے۔ صبح ہوئی تو حضرت سری سقطی نے ایک مرید کو بھیجا اور حکم دیا کہ جب جنید نماز سے فارغ ہوں تو ان سے کہنا کہ مریدوں کے کہنے پر وعظ شروع نہ کیا۔ مشائخ بغداد کی سفارش بھی رد کر دی۔ میں نے پیغام دیا مگر راضی نہ ہوئے۔ اب تو حضور ﷺ کا حکم ہے۔ بجا لاؤ۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں کھل گئیں اور معلوم ہو گیا۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ان کے احوال ظاہر و باطن سے کما حقہ واقف ہیں۔ ان کا درجہ بلند تر ہے کیونکہ وہ جنید رحمۃ اللہ کے اسرار سے واقف ہیں اور جنید رحمۃ اللہ علیہ ان کے حال سے بے خبر ہے۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے توبہ کی اور دریافت کیا؟ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے مجھے حکم کلام دیا ہے۔ فرمایا:

Marfat.com

"خواب میں ہاتف غیب نے بتایا کہ حضور ﷺ جنید رحمۃ اللہ علیہ کو حکم وعظ فرما گئے تا کہ بغداد کے لوگ مستفید ہوں۔"

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شیخ طریقت ہر حال میں اپنے مرید سے باخبر ہوتا ہے۔
(کشف المحجوب)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام عمر خربوزہ نہیں کھایا کیونکہ انہیں معلوم نہیں ہو سکا کہ سرکار دوعالم ﷺ نے کیسے کھایا تھا۔ یہ بھی ایک انداز محبت ہے جو مقبول بارگاہ الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی ہر ادا پہ فدا ہونا اور اسے از حد محبوب رکھنا۔

حضرت ابوالعباس قاسم بن المہدی سیاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالعباس قاسم بن المہدی سیاری رحمۃ اللہ علیہ مرو کے خوشحال اور بلند اقدار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ باپ کی طرف سے بہت سی دولت ورثہ میں ملی مگر آپ نے تمام حضور ﷺ کے دو عدد موئے مبارک کے عوض دے دی۔ ان دو بالوں کی برکت سے رب العزت نے آپ کو توبہ کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ ابوبکر واسطی کی صحبت میں رہے اور وہ مقام پایا کہ اہل طریقت کے ایک گروہ کے امام کہلائے۔ وفات سے پہلے وصیت کی کہ موئے مبارک دفن کرتے وقت ان کے منہ میں رکھ دیئے جائیں۔ ان کا مزار مرو میں ہے۔

آج بھی حاجت مند لوگ وہاں جاتے ہیں۔ منتیں مانتے ہیں اور مرادیں پاتے ہیں۔ حل مقاصد کے لئے آپ کی قبر پر جانا مجرب ہے۔
(کشف المحجوب)

حضرت ابوحازم المدنی رحمۃ اللہ علیہ

مشائخ کرام میں سے کوئی شخص ان کو ملنے آیا وہ سو رہے تھے۔ اس نے انتظار کیا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو فرمایا میں نے ابھی حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ تیرے واسطے حکم ہوا ہے کہ اپنی والدہ کے حقوق کی نگہداشت حج سے بہتر ہے۔ واپس جا اور اس کی دلداری کر وہ شخص واپس چلا گیا۔
(کشف المحجوب)

Marfat.com

حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب میں تحریر فرمایا ہے:

"جو فانی اشیاء کا دلدادہ ہوتا ہے فنا ہو جاتا ہے اور اس کی جملہ محنت اکارت جاتی ہے اور جو فدائے باقی کے حضور میں رہے وہ باقی بہ بقا ہوتا ہے جس نے محمد ﷺ کو بشریت کی نظر سے دیکھا اس کے دل سے تعظیم ان کی رحلت کے ساتھ ہی ختم ہوگئی اور جس نے حضور ﷺ کو بچشم حقیقت دیکھا اس کے لئے ان کی موجودگی اور رحلت یکساں تھی کیونکہ دونوں حالتیں باری تعالیٰ کی ذات سے منسوب ہیں۔"

"من کہ علی بن عثمان الجلابی ام رضی اللہ عنہ حضرت پیغمبر ﷺ را نجواب دیدم گفتم یا رسول اللہ ﷺ اوصنی گفت احبس حواسک حواس خود را حبس کن کہ اندر حبس کردن تمامی مجاہدہ باشد۔

(کشف المحجوب)

میں (علی بن عثمان الجلابی) نے سرور عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کی:

"یا رسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے حواس کو محبوس رکھ۔ حواس کو حبس میں رکھنا مکمل مجاہدہ ہے۔"

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ (شیخ عبدالقادر جیلانی شاہباز لامکانی قطب ربانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ) بیان فرماتے ہیں کہ مجھے نماز ظہر سے قبل حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے میرے بیٹے تم کلام (یعنی تقریر) کیوں نہیں کرتے۔"

میں نے عرض کی کہ میں ایک عجمی کی حیثیت سے فصحاء بغداد کے سامنے لب کشائی کیسے کر سکتا ہوں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"اپنا منہ کھولو۔"

Marfat.com

جب میں نے منہ کھولا تو آپ ﷺ نے سات مرتبہ میرے منہ میں لعاب لگایا اور حکم دیا:

''حکمت و موعظمت کے ذریعہ لوگوں کو خدا کے راستہ کی دعوت دیتے رہو۔''

اس وقت میرے اوپر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں نماز ظہر سے فارغ ہوا تو میرے اوپر کیفیت طاری ہو گئی اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ فرما رہے ہیں:

''اپنا منہ کھولو۔''

میں نے منہ کھولا تو آپ رضی اللہ عنہ نے چھ مرتبہ میرے منہ میں لعاب دہن لگایا تب میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ نے سات مرتبہ لعاب کیوں نہیں لگایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ادب ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نہیں لگایا۔ اس کے بعد وہ نظر سے پوشیدہ ہو گئے۔ (قلائد الجواہر)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو بغداد میں اس طرح دیکھا کہ میں کرسی پر ہوں اور آپ ﷺ سواری پر آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت فرما رہے ہیں کہ اے موسیٰ کیا تمہاری امت میں بھی کوئی ایسا فرد ہے۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا پھر حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا اس وقت اے عبدالقادر (حضور کی سواری ہوا پر تھی) حضور ﷺ نے پھر سے معانقہ کرتے ہوئے مجھے وہ خلعت عطا فرمائی جو آپ کے جسد اقدس پر تھی اور فرمایا کہ:

''یہ خلعت قطبیت ہے جو ابدال کو عطا کی جاتی ہے۔'' (قلائد الجواہر)

خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے عشق نبی ﷺ کا یہ حال تھا کہ اپنی زندگی کو عملی طور پر رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے سانچے میں ڈھالنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہے۔ تمام عمر عشق الٰہی میں وارفتہ و بے خود رہنے کے ساتھ ساتھ محبت رسول ﷺ کے نشے میں سرشار رہے۔ اپنے ملفوظات میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر ایسے والہانہ انداز میں کرتے تھے کہ پوری محفل میں سوز و گداز کا ماحول پیدا ہو جاتا تھا۔ رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کی سیرت کا ایسا عملی نمونہ پیش کرتے تھے کہ جو شخص ان کے حلقہ میں شامل ہو جاتا وہ اسلام کی دولت سے بہرہ مند ہوئے بغیر نہ رہتا تھا۔ آپ کے حلم وعفو، فیاضی، بردباری اور احکام دین کی پابندیاں نے لوگوں کو ایسا متاثر کیا کہ ان کے ہاتھ پر ایمان لانے والوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچی بلکہ لاکھوں تک۔

اکثر احادیث نبوی کے بیان سے آپ کی محفلیں گداز رہتی تھیں احادیث کا بیان کرتے کرتے آپ بھی روتے اور دوسروں کو بھی رُلاتے تھے۔

ایک جگہ ملفوظات میں فرمایا۔ افسوس ہے اس شخص پر جو قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے شرمندہ ہو۔ اس کی جگہ کہاں ہو گی جو آپ سے شرمندہ ہو گا وہ کہاں جائے گا۔

یہ فرما کر ہائے ہائے کر کے رونے لگے اور کئی دن تک آنسو بند نہ ہوتے کہ دیکھنے والوں کو بھی رونا آنے لگا۔ (دلیل العارفین مجلس دوم)، پراسرار بندے (عشرت جاوید)

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سلطان المشائخ (نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے کہ رئیس نامی ایک شخص نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ قبہ ہے اور لوگوں کا ایک ہجوم اس قبے کے گرد جمع ہے۔ ان میں سے ایک چھوٹے قد کا آدمی بار بار اس قبے کے اندر آتا جاتا ہے اور لوگوں کے سوالوں کا جواب لا کر انہیں بتاتا ہے۔ رئیس نے پوچھا کہ اس قبے میں کون ہے؟ اور یہ چھوٹے قد کا آدمی کون ہے جو قبے کے باہر آتا جاتا ہے؟

لوگوں نے کہا کہ اس قبے میں حضرت رسالت مآب ﷺ تشریف فرما ہیں اور وہ مرد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو قبے کے اندر آتے جاتے ہیں۔ رئیس کہتا ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیجئے کہ میری تمنا ہے کہ میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اندر گئے اور باہر آ کر فرمایا کہ رسول خدا ﷺ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ ابھی تجھ میں اس کی اہلیت نہیں کہ تو مجھے دیکھ سکے۔ لیکن جا اور میرا اسلام بختیار کاکی کو پہنچا اور ان سے کہہ کہ ہر رات جو تحفہ تم مجھ کو بھیجتے ہو وہ پہنچتا ہے لیکن تین راتیں ایسی گزریں کہ وہ تحفہ نہیں بھیجا۔ اس رکاوٹ کا باعث خدا کرے خیر ہو۔

رئیس کہتا ہے کہ جب وہ بیدار ہوا تو فوراً شیخ قطب الدین بختیار کاکی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان سے عرض کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے آپ کو سلام بھیجا ہے وہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے پوچھا کہ اور پیغمبر ﷺ نے کیا فرمایا ہے۔ میں نے تمام واقعہ بیان کیا اور ان سے عرض کیا کہ وہ تحفہ جو ہر رات تم مجھ کو بھیجتے ہو وہ مجھے پہنچتا ہے مگر تین راتوں سے تمہارا تحفہ نہیں پہنچا۔

یہ سن کر شیخ قطب الدین نے اس عورت کو (جس سے تین دن پہلے نکاح کیا تھا) بلایا اور اس کا مہر ادا کر کے اسے رخصت کر دیا۔ واقعہ یہ تھا کہ آپ تین راتیں شادی میں مشغول رہے۔ جس کی وجہ سے وہ تحفہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں نہ پہنچ سکا۔

اس واقعہ کے بیان کرنے کے بعد سلطان مشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ تحفہ یہ تھا کہ ہر رات تین ہزار مرتبہ آپ درود شریف پڑھتے اس کے بعد سوتے تھے۔ (سیر اولیاء)

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت بچپن ہی سے ان کی والدہ نے اس انداز میں کی تھی کہ وہ اسوہ حسنہ کے بڑے پابند ہو گئے۔ عشق رسول میں دیوانے رہتے تھے کہا کرتے تھے کہ فقراء کا عشق اصحاب عقل کے عشق سے بالکل جدا ہے۔ سچا عاشق وہ ہے کہ اپنے تمام اعضاء کے ساتھ محبت معشوق میں مستغرق رہتا ہے۔ اپنی آنکھوں سے صرف اس کو دیکھتا ہے اپنے کانوں سے صرف اس کی باتیں سنتا ہے۔ اپنے ہاتھ پاؤں کو صرف اس کے لئے حرکت دیتا ہے اور اپنی زبان سے صرف اسی کا ذکر کرتا ہے۔ محبت میں بس وہی سچا ہے جو ہر وقت اس کی طلب میں لگا ہو:

سریست مرا درون جان در عشقت
گر سر رود اے دوست بگویم باکس (فرید)

Marfat.com

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر کر کے اکثر رویا کرتے تھے۔ایک بار آپ ﷺ کی وفات کا ذکر فرمایا اور روتے روتے بے ہوش ہو گئے۔جب ہوش آیا تو فرمایا:

''جس کے واسطے تمام عالم پیدا کیا گیا جب اسی کو اس عالم سے اٹھایا گیا تو دوسرے ناچیز بندوں کی کیا حیثیت ہے۔ پھر ہم کیوں زندگی کی خواہش کریں ہمیں اپنے کو جانے والوں میں ہی شمار کرنا چاہئے۔غفلت کا پردہ اٹھا دیں اور آخرت کے سفر کی تیاری کریں۔''

(راحت القلوب)

حضرت مخدوم علی احمد علاؤالدین صابر پیا کلیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صابر پیا رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد اور حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے، داماد اور خلیفہ تھے۔

تذکرہ انوار صابری تالیف حاجی محمد بشیر انبالوی میں صفحہ نمبر 26,25 میں تحریر ہے:

''جب آپ کی ولادت کا زمانہ بالکل قریب پہنچا تو والدہ مکرمہ نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ بیٹی تیرے بطن سے عنقریب فرزند علی قدر صاحب جلالت اور اعلیٰ مرتبت پیدا ہوگا تو اس کا نام میرے نام پر علی رکھنا۔اس کے دوسرے روز بعد اسی طرح کا واقعہ پیش آیا کہ آنحضرت سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے اور بشارت دے کر فرمایا کہ میرے نام پر اس کا احمد رکھنا۔آپ کی تشریف آوری کے بعد ایک بزرگ آپ کے والد صاحب سے ملنے تشریف لائے آپ کو بلوا کر دیکھا۔پیار کیا اور فرمایا کہ بچہ علاؤالدین کہلائے گا۔چنانچہ آپ کو علاؤالدین علی احمد ہی پکارا گیا۔''

''حضرت بابا صاحب نے سیر العبودیت میں تحریر فرمایا ہے کہ 25 ر رمضان المبارک 650 ہجری المقدس شب جمعۃ المبارک، بعد نماز تہجد کے خواب میں اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین صاحب بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو مجھ سے ارشاد فرماتے دیکھا:

Marfat.com

''مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو جلد ہمراہ لے چلو۔''

میں نے عجلت کے باعث عالم مثال میں ہی مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے حجرہ سے اپنے ہمراہ لیا اور حضرت پیر و مرشد قبلہ کے عقب میں روانہ ہوا۔ تھوڑی دیر میں عالم ملکوت سے عالم جبروت میں گزرا۔ وہاں چاروں طرف ایک نور کا عالم تھا۔ ایک عالی شان دربار منعقد تھا جس میں حضور سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ رونق افروز ہیں اور اردگرد تمامی حضرات عالیہ ہیں۔ میرے پیر و مرشد نے مجھ کو اور علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو روبرو سرکار ﷺ کے پیش فرمایا۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے مخدوم دو جہاں رحمۃ اللہ علیہ کی پشت کی جانب سیدھے شانے پر بوسہ دے کر زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا:

''ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ''

پھر میں نے اس جگہ کو بوسہ دے کر کہا ''ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ'' اس کے بعد یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔

سب حاضرین مجلس نے حضور ﷺ کی اتباع میں ایسے ہی کیا۔ حاضرین مجلس کے فارغ ہو جانے کے بعد ملائکہ نے اس کا بوسہ لیا اور اس قدر مبارک باد کی آوازیں میرے کانوں میں گونجنے لگیں کہ میں بے اختیار ہو کر جاگ اٹھا اور باہر دیکھا تو لَیْلَۃُ الْقَدْر ہے۔ میں اسی وقت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ کی طرف گیا تو دیکھا کہ حجرہ کا دروازہ خلاف معمول کھلا ہے اور انوار کی بارش ہو رہی ہے اور مخدوم دو جہاں رحمۃ اللہ علیہ عالم استغراق میں ہیں اور جو عالم جبروت میں میں نے دیکھا تھا اسی طرح ہو رہا تھا:

تمامی رقباء و نقباء و نجبا و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب اور بادشاہ جنات آ آ کر مخدوم دو جہاں رحمۃ اللہ علیہ کی مہر ولایت کو بوسہ دے دے کر ''ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ'' کہتے اور مجھ کو مبارک باد دیتے ہیں۔''

(تذکرہ انوار صابری، صفحہ نمبر 83 تا 86)

حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک کیفیت کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

Marfat.com

امروز شاہ شاہاں مہمان شد است مارا
جبرائیل باملائک دربان شد است مارا

(یعنی آج ہماری خوش نصیبی کے کیا کہنے کہ بادشاہوں کے بادشاہ ﷺ نے ہمیں شرف میزبانی بخشا ہے اور ہمارے ہاں قدم رنجہ فرمایا ہے اور اسی وجہ سے جبرائیل امین فرشتوں کی معیت میں ہماری چوکھٹ پر دربانی کے لئے حاضر ہیں) سبحان اللہ۔

(تذکرہ انوار صابری تالیف محمد بشیر انبالوی)

حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے عشق کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے محبوب ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ارشاد فرما رہے ہیں:

"نظام ہمیں تمہارا بڑا اشتیاق ہے۔"

بیدار ہوئے تو وارفتگی اور استغراق کی کیفیت طاری ہوگئی۔ چالیس دن تک اسی حال میں رہے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ آپ کا سینہ تجلیات و انوار کا مرکز نظر آتا تھا۔ بس نماز پڑھنے کے علاوہ کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔

چالیسویں روز ارشاد ہوا:

"خانقاہ میں موجود تمام غلہ و مال ضرورت مندوں میں تقسیم کرو اور گودام میں کوئی چیز باقی نہ رہے۔"

ایک خادم نے عرض کیا آپ نے اتنے دنوں سے کچھ نہیں کھایا کمزوری بڑھ رہی ہے۔

آپ نے فرمایا:

"جسے اس حبیب پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کی ملاقات کا اشتیاق ہو۔ اس سے دنیا میں کھانا کب کھایا جا سکتا ہے۔"

غرض اس عالم میں اپنے محبوب ﷺ کے پاس جا پہنچے۔ (سیر اولیاء)

Marfat.com

حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ پر جذب و مستی کی کیفیت طاری ہو گئی تھی تو ان کو شریعت کی پابندیوں کا خیال نہ رہتا تھا۔ ایک مرتبہ مولانا ضیاء الدین شامی کو معلوم ہوا کہ حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ شریعت کی بہت سی پابندیوں سے بے نیاز ہو گئے ہیں۔ آپ بڑے متشرع عالم تھے۔ چنانچہ فوراً بوعلی قلندر کے پاس پہنچے دیکھا کہ واقعی ان کی مونچھیں شرعی حد سے بڑھی ہوئی ہیں۔ مولانا ضیاء الدین شامی نے قینچی منگوائی۔ بوعلی قلندر کی داڑھی کو پکڑ کر مونچھوں کو شرعی حد کے مطابق کاٹ دیا۔

جب مولانا شامی ان کی مونچھیں کاٹ کر چلے گئے تو لوگوں نے کہا:

"مولانا ضیاء الدین شامی نے آپ پر بڑی سختی کی بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ مبارک ہے یہ داڑھی جو شرع محمدی کے راستہ میں پکڑی گئی۔ وہ بار بار اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے جاتے اور جذب کے عالم میں بھی کہتے جاتے:

"کیسی مبارک ہے یہ داڑھی جو اپنے محبوب کی راہ میں پکڑی گئی۔"

(سبع سنابل ص 26/اخبار اخیار ص 121)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

جہانگیر کے زمانہ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو قید و بند کی سختیاں برداشت کرنا پڑیں۔ گوالیار کے قلعہ میں انہیں قید کر دیا گیا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں عشق رسول ﷺ کی جو شمع روشن تھی۔ اس کی روشنی اور دوبالا ہو گئی۔ اپنے پیارے محبوب ﷺ کی شریعت کو عام کرنے کی جو تڑپ دل میں تھی وہ قید و بند کی سختیوں سے کم نہ ہوئی بلکہ ان کے ذوق و شوق میں اور اضافہ ہو گیا۔ خود جب ان کی تمام جائیداد ضبط کر لی گئی۔ ان کے خاندان کو اپنی حویلی، سرائے، باغ، کنویں، کتب خانے اور دیگر اسباب سے محروم ہونا پڑا تو اپنے بیٹے خواجہ محمد سعید اور محمد معصوم کو لکھا:

Marfat.com

"محبوب کی راہ میں اس منزل سے گزرنا پڑتا ہے۔اس سے تسلیم ورضا میں ذرہ برابر فرق نہیں آنا چاہئے۔"

اکبر کی الحادی کوششوں کو ناکام بنا کر ملک میں شریعت محمدی کا دربار بساط بچھانے والے اس عاشق کا آخری وقت آیا تو بہت خوش تھے کہ اب محمد مصطفیٰ ﷺ سے ملاقات ہو گی۔اپنا تمام مال لٹانا شروع کر دیا اور مستی وشوق میں کہنے لگے:

آج ملاوا کنت سوں سکھی سب جگ دیواں وار

(آج پیارے محبوب ﷺ سے وصال کا دن ہے اس خوشی پر تمام دنیا کو نثار کردوں۔)

(پراسرار بندے، از عشرت جاوید)

حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا دور سکھوں کے مظالم کا دور تھا اور پھر انگریز کا تسلط بڑھ رہا تھا۔آپ مسلمانوں کے زوال کا باعث ترک پیروی اسوۂ حسنہ گردانتے۔چنانچہ انہوں نے صاف صاف بتا دیا کہ جب تک اتباع سنت کا التزام نہ ہوگا۔ مسلمانوں کی پریشانیاں کم نہ ہوں گی بار بار سمجھاتے ہیں۔

چوں مسلماناں اعمال حسنہ را ترک کردہ اند حق تعالیٰ بر ایشاں کافراں را مسلط کردہ است۔

وہ اکثر و بیشتر ایک قصہ سنایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ جب سکھوں نے ملتان کا محاصرہ کیا تو ایک بزرگ حضور رسول مقبول ﷺ کی خدمت میں امداد کے طالب ہوئے۔

خواب میں رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

امت من متابعت من گزاشتہ اند

فرمایا کرتے تھے کہ دین اور دنیا دونوں میں کامیابی کا انحصار رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر ہے بے متابعت حصول مقصد ناممکن ہے۔حکمت بھی اسی وقت مل سکتی ہے جب زندگی کے ہر شعبہ میں اس اکمل ترین انسان کا اتباع ہو اور روح کی کمالیت بھی اس وقت ممکن ہے۔ جب حضور ﷺ کے نقش قدم پر گامزن ہو۔ (نافع سالکین)

اس دور میں رسول اللہ ﷺ کی محبت کے چراغ مسلمانوں کے دلوں میں روشن

Marfat.com

کیے۔اتباع رسول کی شمع جلائی۔لاکھوں انسانوں کو رنگ مصطفیٰ میں رنگ دیا۔کفار کے دور حکومت میں دین مصطفیٰ کو زندہ و پائندہ رکھا جو بہت بڑا دینی کارنامہ ہے۔

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اے ہزاروں جبرائیل اندر بشر
بہر حق سوئے غریباں یک نظر

(اے وہ بشر جس کی بشریت میں ہزاروں جبرائیل موجود ہیں۔خدا کے لئے ہماری طرف بھی ایک نظر کرم فرمائیں۔)

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور و معروف تصنیف ''مثنوی شریف'' میں جابجا ذکر رسول مقبول ﷺ نہایت محبت و ادب سے کرتے ہیں۔والہانہ وابستگی اور عشق رسول میں ڈوبے ہوئے اشعار پڑھ کر محبت رسول کے موتیوں سے قاری ان کی مثنوی شریف سے فیض یاب ہوتا ہے۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ مولانا کا عشق رسول دیکھ کر اپنے آپ کو ان کا ''مرید ہندی'' ظاہر فرماتے ہیں اور ان کی پیروی میں منزل یابی کا مژدہ سناتے ہیں۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کا سوز و گداز، عشق رسول تمام جہاں میں مشہور ہے۔روضۂ اطہر کی زیارت سے جو سوز و گداز کی کیفیت ان کے دل پر طاری ہوئی اس کا اندازہ ان اشعار سے ہوتا ہے:

یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام
بر درت ایں بارما پشت دوتاہ آوردہ ام
چشم رحمت برکشا موئے سفید من نگر
گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

Marfat.com

عجز و بے خویشی و درویشی و درد
ایں ہمہ بر دعویٰ عشقت گواہ آوردہ ام

پھر یہ عاشق رسول اللہ ﷺ سے سلام و نیاز کے بعد اس طرح ملتجی ہوتا ہے۔

از مجهوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم

پھر آخر میں عرض کرتے ہیں:

تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے کنی بہر حال لب تشنگان نگاہے
بہ حسن اہتمام مت کار جامی
طفیل دیگران باید تمامی

حضرت ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم مصری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم مصری رحمۃ اللہ علیہ جس رات آپ نے دنیا سے کوچ کیا ستر آدمیوں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا فرما رہے تھے کہ ہم خدا کے دوست ذوالنون کا خیر مقدم کرنے آئے ہیں۔ مرنے کے بعد ذوالنون کی پیشانی پر یہ عبارت ثبت دیکھی گئی۔

هَذَا حَبِيْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ قَتِيْلُ اللّٰهِ۔"

"یہ اللہ کا حبیب ہے اللہ کی محبت میں مرا اللہ کا شہید ہے۔"

جب جنازہ اٹھا تو پرندے جمع ہو گئے اور ان کی میت پر اپنے پروں کا سایہ کیا۔
(کشف المحجوب)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد میں ہندوستانی فلسفہ وحدت الوجود کا اثر موجود تھا۔ مدینہ منورہ جا کر وہ زائل ہو گیا اور ان کو کامل یقین ہو گیا کہ بغیر عشق رسول کے اللہ کا عشق حاصل نہیں ہو سکتا اور بغیر اطاعت رسول کے اللہ کی اطاعت ممکن نہیں پھر تو ان کی یہ کیفیت ہو گئی کہ سوائے رسول اللہ ﷺ کے کچھ اور نظر نہ آتا تھا۔ جس کا اظہار انہوں نے اس شعر میں کیا ہے:

Marfat.com

نَسِیتُ کُلَّ طَرِیقٍ کُنتُ اَعرِفُهٗ
اِلَّا طَرِیقًا یُوَدِّینِی اِلٰی رَلعِکُم

(یعنی میں ان تمام راستوں کو بھول گیا ہوں جن کو اس سے پیشتر جانتا تھا۔ سوائے اس راستے کے جو مجھے آپ ﷺ کی زمین تک پہنچادے۔)

جن دنوں میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا قیام حجاز میں تھا۔ وہ ہندوستان میں ہنگامہ آرائیوں کا دور تھا۔ سکھوں اور مرہٹوں کی وجہ سے ہندوستان میں کسی مسلمان کی جان ومال اور آبرو محفوظ نہ تھی۔ چنانچہ اہل ہندوستان نے انہیں اس امر کا مشورہ دیا تھا کہ ہندوستان آکر خطرہ مول نہ لیں لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

ایک رات انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں:

”تمہارے متعلق ہم ارادہ کر چکے ہیں کہ امت مرحومہ کے جتھوں میں سے ایک جتھے کی تنظیم تمہارے ہاتھوں کی جائے گی۔“

اس حکم کا ملنا تھا کہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تڑپ اٹھے فوراً اسباب سفر تیار کیا۔ ہندوستانی ہمدردوں کو لکھا کہ مجھے ہندوستان میں پیش آنے والے بڑے سے بڑے خطرے کا اندیشہ بھی اب وہاں آنے سے نہیں روک سکتا۔ چنانچہ 9 / جولائی 1732ء کو دہلی پہنچ گئے۔

ہندوستان پہنچ کرانہوں نے اپنا تجدیدی کام شروع کر دیا۔ جس میں سب سے بڑا کام قرآن کا ترجمہ ہے۔ آج ان کی اشاعت کتاب وسنت کی عظیم خدمات ہمارے سامنے ہیں۔ انہوں نے تفسیر، حدیث، تصوف، فقہ، تاریخ اور علم اسلام کی اشاعت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ زندگی بھر انہوں نے اس فخر کے ساتھ کام کیا کہ ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی وہ بشارت رہی کہ اسلام کے ایک جتھے کی تنظیم ان کے ذریعہ کی جائے گی۔

(رود کوثر ص 5280)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کفار کی ستم گری اور غارت گری کی بنیاد پر احمد شاہ ابدالی کی توجہ ہندوستان کے مظلوم و پسے ہوئے مسلمانوں کی جانب دلائی۔ فریضہ

Marfat.com

جہاد ادا کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ احمد شاہ ابدالی مجاہدین کا لشکر لے کر کابل سے نکلا اور راستہ میں مجاہدین شامل ہوتے گئے۔

رقم الحروف کے علاقہ سے گزرا تو ہمارے جد امجد خان محمد زمان خان نیازی جو کہ علاقہ عیسیٰ خیل کے سردار تھے ساتھ لیا۔ 1761ء میں پانی پت کا تاریخ ساز معرکہ ہوا۔ کفار کو شکست فاش ہوئی اور اسلام کے مجاہدین کو فتح ہوئی۔ اسی معرکہ میں جب مرہٹوں کا زور بادشاہ احمد شاہ ابدالی کی طرف بڑھا تو خان محمد زمان خان نے اپنے دستہ سے مرہٹوں کے دانت کھٹے کیے اور انہیں تہ وتیغ کر کے ان کا زور توڑ دیا۔ فتح کے بعد احمد شاہ ابدالی نے بطور تحسین اپنا ذاتی خنجر خان محمد زمان کو تحفتاً عطا کیا۔ جو اب تک ہمارے خاندان میں بطور یادگار آرہا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر احمد شاہ ابدالی نے ہندوستان میں کفار کا زور توڑ کر مسلمانوں کو تحفظ بخشا۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

چشتیہ صابریہ سلسلہ کے پیر جنہوں نے ہندوستان چھوڑ کر مکہ مکرمہ رہائش اختیار فرمالی تھی۔ دیوبند کے اکابرین حضرات کے پیرومرشد ہیں۔ بانی مدرسہ دیوبند محمد قاسم نانوتوی آپ کے مرید تھے۔ کسی بزرگ ہستی نے مدینہ شریف میں سرکار دو عالم ﷺ سے اشارہ پایا کہ اس وقت ہندوستان میں ہمارا فیض حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (چشتیہ صابریہ) کے پاس ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت موصوف سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

اپنی تصنیف ضیاء القلوب (صفحہ 45) میں آنحضرت ﷺ کی روح مبارک کے کشف کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں:

”آنحضرت ﷺ کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف یا احمد اور بائیں طرف یا محمد اور یا رسول اللہ ایک ہزار بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔“

”ایک دن آپ نے خواب دیکھا کہ ہادی اعلیٰ و اقدس سرور عالم مرشد اتم ﷺ

Marfat.com

واصحابہ وازواجہ واتباعہ وسلم میں حاضر ہوں۔ غایت رعب سے قدم آگے نہیں بڑھتا ہے کہ ناگہاں میرے جد امجد حضرت حافظ بلاقی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر حضور حضرت نبوی ﷺ میں پہنچا دیا اور آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ لے کر حوالہ حضرت میانجیو صاحب چشتی قدس سرہٗ کے کر دیا اور اس وقت تک بعالم ظاہر میانجیو صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کسی طرح کا تعارف نہ تھا۔ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا عجب انتشار و حیرت میں مبتلا ہوا کہ یارب یہ کون بزرگوار ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیا اور خود مجھ کو ان کے سپرد فرمایا۔ اسی طرح کئی سال گزر گئے کہ ایک دن حضرت استاذی مولانا محمد قلندر محدث جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے میرے اضطرار کو دیکھ کر بکمال شفقت وعنایت فرمایا کہ تم کیوں پریشان ہوتے ہو موضع لوہاری یہاں سے قریب ہے وہاں جاؤ اور حضرت میانجیو صاحب سے ملاقات کرو۔ شاید مقصود دلی کو پہنچو اور اس حیص وبیص سے نجات پاؤ۔ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت مولانا سے میں نے یہ سنا متفکر ہوا اور دل سے سوچنے لگا کہ کیا کروں۔ آخر بلا لحاظ سواری وغیرہ میں نے فوراً لوہاری کی لی اور شدت سفر سے حیران وپریشان چلا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ پیروں میں آبلے پڑ گئے۔ بارے بہ کشش و کوشش آستانہ شریف پر حاضر ہوا اور جیسے ہی دور سے جمال باکمال ملاحظہ کیا۔ صورت انور کو کہ خواب میں دیکھا تھا بخوبی پہچانا اور محو خود رفتگی ہو گیا اور آپے سے گزر گیا۔ افتاں وخیزاں ان کے حضور میں پہنچ کر قدموں پر گر پڑا۔ حضرت میانجیو صاحب قدس سرہ العزیز نے میرے سر کو اٹھایا اور اپنے سینہ نور گنجینہ سے لگایا اور بکمال رحمت وعنایت فرمایا کہ تم کو اپنے خواب پر کامل وثوق ویقین ہے۔ یہ پہلی کرامت منجملہ کرامات حضرت میانجیو صاحب کی ظاہر ہوئی اور دل کو بکمال استحکام مائل بخود کیا۔ الحاصل ایک مدت خدمت بابرکت جناب موصوف میں حلقہ نشین رہے اور تکمیل سلوک سلاسل اربعہ عموماً وطریق چشتیہ صابری خصوصاً کیا۔ فرقہ وخلافت تامہ اور اجازت خاص وعام سے مشرف ہوئے۔ بعد عطائے خلافت حضرت میانجیو صاحب نے فرمایا کہ کیا جانتے ہو تسخیر یا کیمیا جس کی رغبت ہو وہ تم کو بخشوں۔ آپ سن کر رونے لگے اور عرض کیا کہ دنیا کے واسطے آپ کا دامن نہیں پکڑا ہے۔ خدا کو چاہتا ہوں وہی مجھ کو بس ہے۔

Marfat.com

حضرت میانجیو قدس سرہ یہ جواب سن کر بہت مسرور و خوش ہوئے اور آپ کو بغل گیر فرما کر علو ہمت پر آفرین کی اور دعاہائے جزیلہ و جمیلہ دیں اور خود حضرت میانجیو صاحب نے 1259 ہجری میں رحلت فرمائی۔ ''انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔''

(انوار اصفیاء تالیف غلام علی)

''سید کائنات اشرف مخلوقات ﷺ کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ تم ہمارے پاس آؤ۔ یہ خواب دیکھ کر خواہش زیارت مدینہ طیبہ دل میں متمکن ہوئی۔ یہاں تک کہ بلا فکر زادراہ کے آپ نے عزم مدینہ منورہ کر دیا اور چل کھڑے ہوئے۔ جب ایک گاؤں میں پہنچے آپ کے بھائیوں نے کچھ زادراہ روانہ کیا۔''

حضور نے اس کو بخوشی خاطر قبول کیا اور روانہ ہوئے یہاں تک پنجم ذی الحجہ 1261 ہجری کو بمقام بندر لیس کہ متصل بندرگاہ جدہ کے ہے۔ وہاں پہنچے جہاز سے اترے اور براہ راست عرفات کو تشریف لے گئے اور جملہ ارکان حج بجالائے۔

اس کے بعد پھر دوبارہ ہندوستان سے حرمین شریفین گئے اور مکہ مکرمہ میں ہندوستان سے ہجرت کر کے مقیم ہو گئے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ عشق رسول کی ایک علامت ہیں۔ آپ نے تمام عمر عشق رسول کے سوز و گداز میں گزار دی۔ آپ بیشمار خصوصیات و کمالات کے مالک تھے مگر آپ کی نمایاں خصوصیت عشق رسول ہے۔ ذرہ بھر بھی سرکار دو عالم ﷺ کے کمالات میں کمی کا اظہار کرنے والوں پر ٹوٹ پڑتے اور بڑے سے بڑے کی بھی گوشمالی کر ڈالتے۔

آپ کی نعتیں ایک شاہکار سے کم نہیں۔ عرصہ گزر گیا۔ کئی شعراء نے نعت کہی مگر آپ کی نعت آج بھی محافل میں نہایت ذوق و شوق سے سنی اور سنائی جاتی ہیں۔ آپ کا سلام تو کلاسک ہے:

''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام''

Marfat.com

یہ سلام نہایت مقبول عام ہے۔شاید ہی کوئی سلام اس قدر پڑھا جاتا ہو جس قدر یہ سلام محافل میں پڑھا جاتا ہے۔یہ سلام گویا اردو کا قصیدہ بردہ شریف ہے۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ''نسیمے از حجاز''

''یہ سوچ کر میں اکثر مضطرب اور پریشان ہو جاتا ہوں کہ کہیں میری عمر رسول اللہ کی عمر سے زیادہ نہ ہو جائے۔''

یہ تھی علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی تمنا اور وہ پوری ہوئی۔والہانہ محبت اور بے پناہ عشق کے بغیر یہ تمنا نہیں ہو سکتی۔علامہ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں پرنم ہو جاتی تھیں جونہی سرکار دو عالم ﷺ کا نام گرامی زبان پر آتا۔اللہ تعالیٰ نے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو وہ سوز و گداز دیا اور عشق مصطفیٰ کا وافر حصہ دیا:

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین کی ذات گرامی علامہ اقبال کی زندگی کا محور تھی:

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

عشق رسول میں اس قدر سرشار تھے کہ جب کبھی حضور اقدس ﷺ کا ذکر خیر ہوتا۔ بے تاب ہو جاتے اور دیر تک روتے رہتے۔

ہر کہ از سیر نبی گیرد نصیب ہم بہ جبریل ایں گردد قریب
در دل مسلم مقام مصطفیٰ است آبروئے ما زنام مصطفیٰ ست

''ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کی سیرت اور زندگی کا سب سے زیادہ ممتاز محبوب اور قابل قدر وصف جذبہ عشق رسول ہے ذات رسالت مآب ﷺ کے ساتھ انہیں جو والہانہ عقیدت تھی اس کا اظہار ان کی چشم نمناک اور دیدۂ تر سے ہوتا تھا کہ جہاں کسی نے حضور ﷺ کا نام ان کے سامنے لیا۔ان پر جذبات کی شدت اور رقت طاری ہوگئی اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو گئے۔''

رسول اللہ ﷺ کا نام آتے ہی اور ان کا ذکر چھڑتے ہی اقبال بے قابو ہو جاتے

Marfat.com

تھے۔(روزگار فقیر، از جناب فقیر وحید الدین صاحب)

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر کجا بینی جہاں رنگ و بو   آن کہ از خاکش بروید آرزو
یاز نور مصطفیٰ آں رابہاست   یاہنوز اندر تلاش مصطفیٰ است

فرماتے ہیں کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی رنگ و بو کا ظہور ہے اور جہاں بھی آرزو پروان چڑھتی نظر آتی ہے، سمجھ لو کہ یا تو اسے نور مصطفوی ﷺ کا فیض حاصل ہے یا ابھی وہ تلاش مصطفوی میں سرگرم ہے اور منزل کی تلاش میں سرگرداں ہے۔

عشق رسول سے بندہ اعلیٰ ترین مدارج پر پہنچ جاتا ہے اور یہی ایک راہ ہے جو انعام یافتہ لوگوں کی راہ ہے:

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست
بحرو بر در گوشہ داماں اوست

می ندانی عشق و مستی از کجاست   این شعاع آفتاب مصطفیٰ ست
زندۂ تاسوز او در جان تست   این نگہ دارندۂ ایمان تست

....

مصطفیٰ بحراست و موج او بلند   خیز واین دریا بجوی خویش بند
مدتی برساحلش پیچیدہ ئ   لطمہ ہائی موج او نادیدہ ئ
یک زمان خودرا بدریا درفگن   تاروان رفتہ باز آید برتن

"وہ عشق و مستی جس کو اقبال نے انسان کے ارتقا کے لئے لازمی گردانا ہے کیوں کر حاصل ہوتی ہے؟ صرف عشق رسول کے توسل اور اس کے صدقے میں فرماتے ہیں کہ یہ سرشاری و سرمستی آفتاب مصطفوی ﷺ کے انوار و تجلیات کی ایک کرن ہے۔ یہ نصیب میں آگئی تو سب کچھ مل گیا جب تک اس کا سوز انسان میں ہے اسی وقت تک اسے حقیقی زندگی میسر ہے۔ یہی قوت ہے جس سے یقین و ایمان میں پختگی آتی ہے۔ اور ان کا تحفظ ہوتا ہے۔ اسی لئے نصیحت فرماتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک بحر ذخار کی مانند ہیں جس کی موجیں آسمان کو چھوتی ہیں کہ تم بھی اسی سمندر سے سیرابی حاصل کرو تا کہ تمہیں حیات

Marfat.com

نو نصیب ہو اور تمہاری وہ بھولی بسری کیفیات جنہیں مادی دنیا نے تم سے چھین لیا ہے از سر نو تم کو میسر آجائیں۔ (اقبال اور محبت رسول ﷺ، از ڈاکٹر محمد طاہر فاروقی)

علامہ صاحب محبت بھرے لہجہ میں طالب نگاہ کرم ہوتا ہے:

مسلماں آن فقیر کج کلا ہے
رمید از سینہ او سوز آہے
دلش نالد! چرا نالد؟ نداند
نگاہے یا رسول اللہ! نگاہے

ہمارے دلوں میں تو آپ کے علاوہ اور کوئی بستا ہی نہیں:

دگر افسانہ غم با کہ گویم
کہ اندر سینہ ماغیر از تو کس نیست

مدینہ منورہ ہماری منزل ہے آپ ﷺ نے فرمایا تو قصد مکہ معظّمہ کیا ہے:

درآں دریا کہ اورا ساحلے نیست
دلیل عاشقان غیر از دلے نیست
تو فرمودی رہ بطحا گرفیتم
وگرنہ جز تو مارا منزلے نیست

شہر نبوی سے پیار عشق رسول کی علامت ہے:

خاک یثرب از دو عالم خوش تراست
اے خنک شہرے کہ آنجا دلبراست

حضور پاک ﷺ سے ہی روشنی ملتی ہے:

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

علامہ اقبال فرماتے ہیں:

علم حق غیر از شریعت ہیچ نیست　　　اصل سنت جز محبت ہیچ نیست

Marfat.com

اس لئے کہتے ہیں:

غنچہ از شاخسار مصطفیٰ	گل شو از باد بہار مصطفیٰ
از بہارش رنگ و بو باید گرفت	بہرۂ از خلق او باید گرفت
مرشد رومی خوش فرمودہ است	آن کہ یم در قطرہ اش آسودہ است
دو مکسل از ختم الرسل ایام خویش	تکیہ کم کن برتن و برکام خویش

شریعت کے علم کے علاوہ اللہ تک رسائی کسی اور طرح نہیں ہوسکتی۔ اس طرح سنت رسول ﷺ پر عمل کرنا ہے تو پہلے محبت رسول ﷺ سے دل میں گرمی پیدا کرو اور تبعیت رسول ﷺ کو اپنا شعار بناؤ پھر دنیا و آخرت سب تمہارے ہیں۔ تم ریاض مصطفوی کی ایک کلی ہو۔ بہار مصطفوی ﷺ کی ہواؤں سے بڑھ کر پھول بن جاؤ یاد رکھو کہ یہی وہ بہار ہے جس سے رنگ و بو حاصل کرنا ہے۔ اس طرح حضور ﷺ کے اخلاق کریمانہ اور مناقب جلیلہ کا پرتو اپنے اندر پیدا کرو۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

"اپنے تیر اور عمل پر بھروسہ مت کرو بلکہ اسوہ حسنہ کی پیروی کرو۔ کہ یہی راہ نجات ہے۔"

(اقبال اور محبت رسول ﷺ)

1933ء میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے نادر شاہ کی دعوت پر افغانستان کا سفر کیا اور افغانستان کے مختلف شہروں میں گئے۔ وہاں بزرگوں، بادشاہوں اور اولیاء اللہ کے مزارات پر بھی گئے۔ اس کے علاوہ دیگر مقدس مقامات بھی دیکھے۔ قندھار میں ایک جگہ رسول اللہ ﷺ کا خرقہ مبارک (پیرہن) رکھا ہوا ہے۔ جب یہ اس کو دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے تو ان کی قلبی کیفیت بدل گئی عاشق کو محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے۔ اس لئے اقبال کو بھی شہر (قندھار) جہاں رسول اللہ ﷺ کا خرقہ مبارک رکھا ہے بہت اچھا اور ساری دنیا سے نرالا لگا۔ ان کو اس شہر میں مدینہ منورہ کا سا رنگ نظر آیا۔ شہر کے حسن اور خوبیوں کو اشعار میں بیان کرنے کے بعد یہ شعر کہے:

کوئے آن شہر مارا کوئے دوست
ساربان ہر بند محمل سوئے دوست

Marfat.com

می سرایم دیگر از یاران نجد
از نوائے ناقہ را آرم بہ وجد

(اس شہر کا وہ کوچہ جہاں رسول اللہ ﷺ کا خرقہ مبارک رکھا ہوا ہے۔ میرے لئے رسول اللہ ﷺ کے اپنے کوچہ (مدینہ منورہ) سے کم نہیں ہے۔ اس لئے ساربان سے کہتا ہوں کہ وہ مجھے جلدی جلدی محبوب کے اس کوچہ میں پہنچا دے۔ اے ساربان! تو ناقہ کو ہانک اور اس میں شہنشاہ عشق ومحبت کی یاد میں نغمہ سرائی کرتا ہوں تا کہ اس (رجز) سے ناقہ وجد میں آ کر تیزی سے چلے اور جلدی سے جلدی منزل پر پہنچا دے۔)

اس موقعہ پر انہوں نے جو عاشقانہ غزل لکھی وہ عشاق رسول کی آتش شوق کو بھڑکانے والی ہے:۔

یارب چہ مقام است این   سینا است کہ فاران است
ہر ذرہ خاک من   چشمے است تماشا مست

"یارب یہ کونسا مقام ہے (جہاں خرقہ مبارک رکھا ہوا ہے) کیا یہ سینا ہے یا فاران؟ آخر اس کی کیا وجہ کہ میرے جسم کی خاک کا ذرہ ذرہ شوق دیدار میں آنکھ بن گیا ہے۔"

آخری ایام میں حرمین شریف کی حاضری کا ارادہ کر لیا تھا۔ چنانچہ اس شوق میں ڈوب کر چند اشعار کہے:

چہ خوش صحرا کہ شامش صبح خنداست
شبش کوتاہ روز او بلند است
قدم اے راہ رو آہستہ تر نہہ
جو ما ہر ذرہ او درد مند است

بایں پیری رہ یثرب گرفتیم   نوا خواں از سرور عاشقانہ
چو آن مرغ کہ در صحرا سرشام   کشاید پر بہ فکر آشیانہ

(وہ کہتے ہیں کہ اس وقت میری زندگی کا آفتاب لب بام ہے۔ اگر میں نے مدینہ منورہ کا (جو روح کا اصل مسکن اور مومن کا حقیقی نشیمن ہے) قصد کیا تو اس میں تعجب کی کون سی

Marfat.com

بات ہے۔ جس طرح شام کے وقت چڑیاں اپنے اپنے آشیانہ کی طرف جاتی ہیں۔ اس طرح میری روح بھی اب اپنے حقیقی آشیانہ کی طرف واپس جانا چاہتی ہے۔)

غم راہی نشاط آمیز ترکن فغانش را جنوں انگیز ترکن
بیگیر اے ساربان راہے درازے مرا سوز جدائی تیز ترکن

....

بیا اے ہمنفس باہم بنالم من وتو کشتہ شان جمالم
دو حرفے بر مراد دل بگوئم بپائے خواجہ چشماں را بنالم

....

حکیماں رابہا کمتر نہادند بناداں جلوۂ مستانہ دادند
چہ خوش بختے چہ خرم روزگارے در سلطان بہ درویشے کشادند

....

فقیرم از تو خواہم ہرچہ خواہم
دل کو ہے خراش از برگ کاہم
مرا درس حکیماں دردسر داد
کہ من پروردۂ فیض نگاہم

....

آخری ایام میں رباعی کہی:۔

نسیمے از حجاز آید کہ ناید
سرود رفتہ باز آید کہ ناید
سرآمد روزگارے ایں فقیرے
دیگر داناء راز آید کہ ناید

ایک روایت میں ہے کہ علامہ محمد اقبال سے کسی دوست نے کہا کہ تعلیمی ڈگریاں تو ہمارے پاس بھی آپ جیسی ہیں آپ حکمت الامت کیسے بن گئے۔ علامہ صاحب نے فرمایا

Marfat.com

میں نے گن کر ایک کروڑ دفعہ درود ابراہیمی پڑھا ہے۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں عشق رسول کے وہ موتی پروئے جو خوش نصیب شعرائے دربار رسالت مآب کا نصیب ہے:

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
ورحسابم راتو بینی ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

آخری شعر پہ ختم کلام ہے:۔

می توانی منکر از یزدان شدن
منکر از شان نبی نتواں شدن

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

قائداعظم محمد علی جناح جب لندن اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے گئے۔ نوجوان تھے۔ چار لاء کالج تھے۔ ان میں وہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے لنکن ان میں داخلہ اس لئے لیا کہ سرکار دو عالم ﷺ کا اسم گرامی "محمد" ان چار میں سے صرف "لنکن ان" بورڈ پر تحریر تھا کہ ان ہستیوں نے دنیا کو قانون دیا۔

خدا جانے اللہ تعالیٰ کو اس نوجوان کی یہ ادائے محبوبی پسند آئی ہو اور انہیں مملکت خداداد پاکستان کے معرض وجود لانے کی تحریک کی قیادت کا عظیم ترین اعزاز ملا۔

ہمارے پیر و مرشد ابوانیس حضرت محمد برکت علی لدھیانوی (بانی دارالاحسان) فرمایا کرتے کہ حضرت شاہ ولایت حکیم امیر الحسن سہارنپوری قدس سرہ العزیز ان کے مرشد فرمایا کرتے کہ:

"پاکستان معرض وجود آنے پر انہوں نے فرمایا تھا" داڑھی منڈا نمبر لے گیا ہے" یہ الفاظ ایک عارف کامل شاہ ولایت باطنی آنکھ رکھنے والی ہستی کے تھے اور قائداعظم محمد علی

Marfat.com

جناح رحمۃ اللہ علیہ کے اعلیٰ ترین مقام کی طرف ایک روشن اشارہ تھا۔''

ڈاکٹر اسرار احمد دوران انٹرویو نوائے وقت (24/اگست 2001ء)

''پروفیسر ریاض علی شاہ ہوتے تھے ٹی بی اسپیشلسٹ جب میں میڈیکل کالج میں پڑھتا تھا تو وہ استاد ہوتے تھے۔ انہیں قائداعظم کی بیماری کے دوران زیارت میں بلایا گیا تھا۔ پروفیسر ریاض علی شاہ نے لکھا ہے کہ قائداعظم اتنے نحیف ہو گئے تھے کہ ہم نے ان پر گفتگو کرنے پر پابندی لگائی ہوئی تھی۔ ایک روز میں ان کے قریب بیٹھا ہوا تھا تو میں نے محسوس کیا وہ بار بار کچھ کہنا چاہتے ہیں لیکن رک جاتے ہیں کیونکہ بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں اور نہ کہہ سکے تو بات ان کے دل میں رہ جائے گی اور اس کا الٹا اثر ہو گا تو میں نے ان سے کہا کہ قائداعظم آپ جو کچھ فرمانا چاہتے ہیں مختصر الفاظ میں فرما دیں اس وقت انہوں نے کہا کہ تمہیں اندازہ نہیں ہو سکتا کہ مجھے کس قدر اطمینان ہے کہ پاکستان قائم ہو گیا اور یہ کام میں تنہا نہیں کر سکتا تھا اگر رسول خدا ﷺ کی روحانی تائید شامل حال نہ ہوتی۔ اب یہ یہاں کے مسلمانوں کا کام ہے کہ اس ملک میں خلافت راشدہ کا نظام قائم کریں۔''

غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ فرمایا: ''ترکھانوں کا منڈا بازی لے گیا ہم باتیں ہی کرتے رہے'' غازی علم الدین شہید نے جب ناموس رسالت پر جان کی بازی لگا کر بازی جیت لی۔ تو اس وقت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس قابل رشک عمل پر یہ فرمایا تھا۔ نوجوان اور علم سے عاری مگر محبت رسول سے سرشار تھا لہٰذا کامیاب ہو گیا۔

ایک دفعہ میں سیکرٹریٹ سے پیدل گھر آ رہا تھا بہاول پور روڈ پر آیا تو فوراً خیال آیا کہ غازی علم الدین شہید کے مزار پر حاضر ہو کر فاتحہ پڑھ لوں۔ چنانچہ حاضر ہوا تو دیکھا مزار مبارک تازہ گلاب کے پھولوں اور اگربتی کی خوشبو سے مہک رہا ہے۔ گلشن مصطفیٰ کے پھول اس کی لحد پر عطر بیز ہیں۔ عشق رسول کے انوار سے مزار مقدس جگ مگ کر رہا ہے۔ ہمارے پیرومرشد نے سچ فرمایا کہ علم کی کمی کو محبت پورا کر دیتی ہے اور محبت کی کمی کو علم پورا نہیں کر

Marfat.com

سکتا۔غازی علم الدین شہید کے پاس علم تو نہ تھا مگر محبت تھی۔ بیڑا پار ہو گیا۔

علموں بس کر او یار

شاہ ولایت حکیم امیر الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے پیر و مرشد حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ حضوری مجلس نبوی میں تمام اولیاء دست بدست کھڑے تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے اور ان کے مرشد شاہ ولایت حکیم سید امیر الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا آپ بیٹھ جائیں آپ کی سادگی بہت پسند ہے۔ شاہ ولایت حکیم امیر الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ اجمیری کے محبوب اور مخدوم سیدنا علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہ العزیز کے منظور نظر تھے۔

بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ شاہ ولایت حکیم امیر الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ ہمارا دربار خاتون جنت رضی اللہ عنہ کا دربار ہے۔ ان کی وساطت سے طلب کرتے اور بامراد ہوتے ہیں۔

راقم الحروف پاک پتن شریف بطور مجسٹریٹ تعینات تھا۔ ایک روز محمد یار خان ڈاہا (بار ایٹ لاء) ایڈووکیٹ نے ایک ضمانت کی درخواست کے سلسلہ میں کہا کہ میرا کیس جلد سماعت کر لیں کیونکہ میں نے عرس مخدوم علاؤ الدین صابر پاک کلیر شریف (ہندوستان) کے لئے درخواست دینی ہے آخری تاریخ ہے۔ اسلام آباد ہوائی جہاز پر جا کر درخواست دوں گا۔ بلا ساختہ اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا آپ بھی جائیں گے۔ میں نے بلا ساختہ کہا ضرور جائیں گے۔ لہٰذا اس نے میری درخواست بھی دائر کر دی اور اس طرح عرس مبارک کلیر شریف پہنچے۔ روانگی سے پہلے میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ ذکر کے کارڈ دیئے جو وہاں تقسیم کا ارشاد فرمایا۔ دربار مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوا تو جب پہلا کارڈ تقسیم کیا تو جس شخص نے لیا۔ اس نے استفسار کیا۔ آپ حاجی بشر جلد ساز (شیش محل روڈ لاہور) کو جانتے ہیں۔ میں نے عرض کیا وہ تو میرے پیر بھائی ہیں۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ جس آستانہ کے ہم

Marfat.com

خدمت گار اسی آستانہ میں ہی آپ کے دادا مرشد حضرت شاہ ولایت حکیم امیر الحسن شاہ سہارنپوری کا مزار مقدس ہے جب آپ واپس جائیں گے تو آپ کے دادا مرشد کے تبرکات لے کر میں سہارنپور سٹیشن پر آ کر دوں گا۔ چنانچہ موصوف 11 بجے رات جب ٹرین وہاں پہنچی تو تبرکات حضرت شاہ ولایت حکیم امیر الحسن شاہ صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ لے کر موجود تھے۔ جس میں ایک چادر مبارک اور بتاشے تھے۔ درحقیقت بات یہ ہوئی کہ جب دہلی سے روڑکی گئے تو راستہ میں سہارنپور اسٹیشن آتا ہے۔ جس شہر میں حضرت شاہ ولایت کا مزار مقدس ہے۔ دل چاہتا تھا کہ آپ کے مزار پر حاضری دیں مگر حکومت ہندوستان ویزا نہیں دیتی۔ زائرین کی جماعت جو عرس پر جاتی ہے کلیر شریف کی جگہ کسی دوسری جگہ جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ لہٰذا دل کی آرزو پوری نہ ہو سکی۔ یہ اس تمنا کا جواب تھا۔ جو اس بزرگ نے اتنی تکلیف فرما کر مقررہ تاریخ پر رات 11 بجے آ کر تبرکات حضرت صاحب ہمیں عطا فرمائے۔ پہلے تو ان کی ملاقات کا ہونا بھی روحانی تصرف تھا۔ ورنہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ عرس مبارک میں شریک ہوتے ہیں۔ بغیر واقفیت کے اس بزرگ کا ملنا بذات خود ان کے روحانی تصرف کا بین ثبوت ہے۔

حضرت شیخ ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز

آپ نے فرمایا:

قُلْ٥ عِشْقُ مُحَمَّدٍ ﷺ مَذْهَبِيْ وَحُبُّهُ مِلَّتِيْ٥ وَطَاعَتُهُ مَنْزِلِيْ٥

"یہ کہہ کہ حضور اقدس ﷺ سے عشق میرا مذہب، محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے۔"

فقر محمدی کی جھلک فقر حیدری اور فقر بوذر اور فقر سلمان میں پائی گئی۔ کسی نہ کسی صورت میں فقر محمدی کا پایا جانا مسلمہ حقیقت ہے۔ جب تک دنیا قائم ہے۔ شان فقر بھی جلوہ گر ہو گی۔ آپ مقالات حکمت، ج 1۔ شمارہ 7370 میں تحریر فرماتے ہیں:

"اللہ نے جتنے کمالات پیدا کیے۔ ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ ایک صاحب کمال جب انتقال کر جاتا ہے اس کا کمال کسی دوسرے کو منتقل کر دیا جاتا ہے۔ گویا ایک کمال ایک ولایت

Marfat.com

ہے۔جس میں صاحب ولایت آتے اور اپنی تقرری کا دور ختم کر کے لوٹ جاتے ہیں اور پھر اسی وقت کوئی دوسرا ان کی جگہ پر کر دیتا ہے۔''

تاجدار دار الاحسان کے پیرو مرشد شاہ ولایت حکیم امیر الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب اور مخدومی سیدنا علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کلیری کے منظور نظر تھے۔آپ انتہائی سادہ طبیعت تھے۔ایک سالانہ مجلس میں جب تمام اولیائے کرام حضور ﷺ کی کچہری میں حاضر تھے۔آپ کی تشریف آوری پہ سب احتراماً کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''تم بیٹھ جاؤ تمہاری سادگی ہمیں پسند ہے۔''

بابا جی سرکار نے جب عشق کی دنیا میں قدم رکھا تو مقالات حکمت ج 2۔شمارہ 1625 میں تحریر فرمایا:

''ہم نے وہاں صرف ایک وعدہ کیا تھا۔تیرا شکر و احسان ہے کہ ہم اپنے وعدے پر حرفاً حرفاً کاربند ہیں۔'' وہ وعدہ یہ تھا:

''جس دنیا کو آج ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ رہے ہیں تیری قسم۔جب تک ہم تیری اس دنیا میں زندہ رہیں گے۔اس دنیا کی کسی بھی چیز کو کسی بھی رنگ میں کبھی قبول نہ کریں گے۔''

عشق کا رنگ جب چڑھتا ہے تو پھر عاشق معشوق کے جلوؤں میں کھو جاتا ہے۔ہر سو اسے اپنے محبوب کے جلوے نظر آتے ہیں:۔

مکہ کی ہواؤں میں طیبہ کی فضاؤں میں
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار نظر آئے

بابا جی سرکار فرماتے ہیں:(مقالات حکمت)

''اللہ تو کل کائنات کے بادشاہوں کے بادشاہوں کا بادشاہ ہے کیا کیا مانگو گے؟ مانگنا ہے تو اللہ کے حبیب ﷺ کی محبت مانگ اس سے اعلیٰ اور اولیٰ کوئی شے نہیں۔''

''محبت مانگ کر ہر شے مانگ لی۔کوئی کسر باقی نہ رہی محبت کی وکالت میں جو بھی کسی سفر پہ گامزن ہوا محبت نے اسے کبھی رد نہ کیا۔

Marfat.com

تیری خاموش محبت کی ادا، اے خسرو خوبان!
دو جہان کے ہر دل کو موہ لیتی ہے۔
تیری محبت میں جو بھی ڈوبا، تر گیا۔
تیرے محبوب ﷺ کو محبوب رکھنے والا کسی میدان میں کبھی نہ ہرا۔
محبت کا منکر بازی ہار جاتا ہے۔"

"میرے آقا روحی فداہ ﷺ کی محبت میری تبلیغ کا بنیادی نصاب ہے اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اللہ اللہ تو ہر کوئی کرتا ہے یہاں تک کہ مٹی کے ڈھیلے بھی کرتے ہیں۔ اللہ کے محبوب میرے آقا روحی فدا ﷺ کی محبت سے سرشار ہو کر جو بھی جماعت اللہ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے اللہ کے لئے...... صرف اللہ ہی کے لئے...... اللہ کی راہ میں نکلتی ہے۔ دعوت کی تمام ادائیں سمٹ کر اس پر چھا جاتی ہیں اور ہم سب...... اللہ کے لئے اللہ کی راہ میں نکلے ہیں۔ کسی اور کام کو کسی خاطر میں نہیں لاتے۔"

فقراء کا مذہب و مسلک حضور اقدس ﷺ کی محبت اور اتباع ہے۔

"اور اس شخص کا ایمان نہیں جس کو آپ سے سچی، سچی اور پکی محبت نہیں۔ جب تک آپ ﷺ ہمیں ہماری جانوں، مال، اولاد، ماں باپ ہر رشتہ اور ہر شے سے عزیز اور پیارے نہ ہو جائیں ہمارا ایمان مکمل نہیں۔"

حامل خلق عظیم کی کون صفات و اوصاف بیان کر سکتا۔ بہر حال بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اسماء النبی الکریم ﷺ چودہ سو اٹھائیس صفحات پانچ ضخیم جلدوں پر مشتمل بصورت کتاب پیش کر کے امت مسلمہ پر ایک عظیم احسان فرمایا ہے۔ یہ دار الاحسان کا مایہ ناز تحفہ ہے۔

کتاب العمل بالسنۃ المعروف ترتیب شریف تین ہزار صفحات پر مشتمل پانچ جلدوں میں چالیس سالہ محنت کا ثمرہ ہے۔

"یہ کتاب حضور اقدس و اکمل و اکرم و اجمل و اطیب و اطہر روحی فداہ ﷺ کی تعلیمات کی امین ہے...... کتاب العمل بالسنۃ اسلام کی وہ مایہ ناز کتاب ہے جو ورق ورق احیائے دین کی ترجمان اور تاریخ میں پہلی بار وجود میں آئی، آپ کی لولو میں عشق مصطفیٰ

Marfat.com

ﷺ کا نور تھا۔ جس کے دم دم میں جمال مصطفیٰ ﷺ کی خوشبو تھی۔ جس کا قرب حسن مصطفیٰ ﷺ کے جلوے عنایت کرتا تھا۔ جن کا فیضان خدا کا شیدائی اور فدائی بناتا تھا۔ جو پروانہ شمع رسالت تھا اور جس کا ساز حیات عشق کے مضراب سے نغمہ سرا تھا جو عشق کی دولت نایاب کا خزانہ اپنے دونوں ہاتھوں سے لٹاتا رہا۔ تہی دامن آتے سوز و گداز سے مالا مال ہو جاتے۔ دیدار مصطفیٰ ﷺ کی لگن ساتھ لے جاتے۔ عاشق رسول کا دیدار عشق رسول کی جھلک اور طلب عنایت کرتا ہے۔ آپ کی صحبت میں چند لمحات جن کو میسر آتے اس کی زندگی میں عشق مصطفیٰ کا رنگ بھر جاتا۔ رنگ مصطفیٰ رنگ خدا ہے۔ صبغۃ اللہ میں رنگا جانا ہی مقصد زندگی ہے۔ بابا جی سرکار نے خوب رنگ سازی کی۔

مقالات حکمت: ” جب بھی مارا تیری اداؤں نے مارا“

یا رحمۃ للعالمین ﷺ!

تیری ناز بھری اداؤں اور قباؤں کا شکریہ

من کو لے دے گئیں۔

مطلوب سے طالب کو طلب اور محبوب سے محبّ کو محبت عنایت ہوا کرتی ہے۔

مطلوب اللہ اور محبوب رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اللہ تعالیٰ جن مسلمانوں کو اپنے حبیب و جلیل ﷺ کی محبت کا عشق عطا کیا کرتا ہے وہ فنا کے مقام سے گزر کر بقا کا مقام حاصل کر جاتے ہیں۔ اسی لئے فنا و بقا یہ دو مقام ایسے ہیں جہاں پر پہنچ کر انسان کی زندگی راحت ابدی محسوس کیا کرتی ہے اور یہی دو مقامات اہم کہلاتے ہیں۔

ایک نے کہا کہ اس کا حال بڑی ہی تیزی سے گزر رہا ہے وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ عشق کی لذت انہی اشخاص کو نصیب ہوسکتی ہے جو سچے دل سے اپنی اس محبوب چیز کو حاصل کرنے کی تمنا رکھتے ہوں اور وہ حضور اقدس و اکمل ﷺ سے سچی، سچی اور اُچی محبت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی رقابت کے سلسلے میں اس مقبول امتی کا دل آئینہ نما کر دیا کرتے ہیں۔ جس سے عرش عظیم کی کل کیفیتیں اس کے دل پہ منعکس (ظاہر) ہوسکیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ بھی اپنے اس امتی کے حال کو ہم اوقات اپنی توجہ میں رکھتے ہیں۔ جس عاشق پہ اس کے محبوب (حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) کی نظر ظاہر نہ ہو سکے وہ محبّ العاشق محبت کا عروجی مقام حاصل نہیں کر سکتا جس سے اس کی انسانیت اور بشریت دونوں خوشی کے پیغامات سنا سکیں۔

جو عاشق نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زبان مبارک سے ارشادات نہ سن سکے وہ مقبول امتی ان کا مقرب ومصاحب ومحبوب نہیں کہلا سکتا۔ وما علینا الا البلاغ۔

بابا جی سرکار کی تمام زندگی عشق رسول میں گزری۔ ظاہر و باطنی سنتوں کو اپنایا۔ خاص کر باطنی سنتوں پر بہت توجہ دی۔ جو بھی آپ کی صحبت میں رہتا رنگ مصطفیٰ اس پر چڑھتا جاتا۔ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا۔ آخرت کا طالب اور موت کی تیاری میں لگ جاتا۔ شرح صدر اسلام کی علامات اس میں ظاہر ہو جاتیں۔

راقم الحروف جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو چند روز بعد عرض پرداز ہوا کونسا ذکر و ورد کیا کروں تو آپ نے فرمایا کل ایک کاپی اور قلم لے کر آنا میں بتاؤں گا۔

چنانچہ دوسرے روز جب حاضر خدمت ہوا تو آپ نے کاپی پر درود شریف:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا اَبَدًا اَبَدًا۔''

تحریر فرمایا اور تاکید فرمائی کہ روزانہ پانچ دفعہ تو ضرور تحریر کرنا باقی تعداد بڑھاتے جائیں گے تو فائدہ ہی فائدہ ہے۔ آپ کی دعا اور توجہ کے صدقے استقامت نصیب ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا کہ رحمۃ للعالمین کا نام مبارک تحریر کرتے کرتے لمحات زندگی نور علی نور میں بدل گئے۔ ساتھ تلقین فرمائی کہ اسی عمل کے ذریعہ کوئی مطالبہ نہیں کرنا۔ کسی اور کو حتی الوسع دکھائیں نہ ایک نہ ایک دن اس میں شیر نکلے گا یعنی فیضان عظیم کی نشاندہی فرمائی۔

درود شریف کا وظیفہ تمام وظائف کا سرتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ محبت رسول کا تمغہ ہے۔ بابا جی سرکار درود شریف اویسیہ اور استغفار بے حد وحساب پڑھتے اور تلقین فرماتے۔ ''سیدنا کریم ﷺ'' کا وظیفہ بھی خصوصی طور پر تلقین فرماتے۔ اپنی تصانیف کے

Marfat.com

ہر صفحہ پر پہلے درود شریف تحریر ہے۔

خواجہ نظام الدین نظام چشتی رحمۃ اللہ علیہ تونسہ شریف

خواجہ شاہ سلیمان تونسوی کے نور نظر خواجہ نظام الدین جنہیں دیکھ کر انسان خوش ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ نور سے پُر اور حسن سے مالا مال ہوتا ہے۔ حسین چہرہ اور اس میں خوبصورت آنکھیں جمال اور جلال کی حسین آمیزش سرو قد، چمکتا دمکتا جسم مبارک اوپر سے خوش لباسی ایک دل موہ لینے والی رعنائی کی مکمل تصویر تھے۔ سخاوت کا بہرہ و بخرہ اسوہ حسنہ سے وافر پایا۔

عشق رسول اللہ ﷺ میں ڈوبے ہوئے استغناء، عبادت اور سخاوت، حسن اخلاق، جرأت، صداقت اور روحانیت کے پیکر تھے۔ حکومت وقت اور اقتدار سے کبھی مرعوب نہیں ہوئے بلکہ رعب اور دبدبے سے حکومت مرعوب رہتی تھی:

نہ تخت و تاج میں ہے نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

راقم الحروف بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ دیوان حاجی بختیار سید محمد کی معیت میں بیٹھا ہوا تھا کہ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور دربار کے اندر جب داخل ہوئے تو جو ادب و عاجزی اس عارف باللہ نے کی دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ یہ تو ان کی کیفیت ایک ولی اللہ کے دربار کی حاضری کے وقت تھی روضہ رسول ﷺ پر ان کی حاضری کے وقت ان کی کیفیت قابل بیان کب ہو سکتی ہے۔ ساری عمر عشق رسول سے سرشار حق کا بول بالا کرتے رہے۔ کبھی کسی حکمران سے نہ تو مرعوب ہوئے اور نہ ہی کسی غیر کو درخور اعتناء سمجھا۔ ہمیشہ اسوہ حسنہ رسول کا نمونہ پیش کیا تا کہ مسلمان دین کو سمجھیں اور ان پر عمل پیرا ہونا آسان ہو جائے۔ بہت بڑے عالم لیکن عجز حد سے زیادہ۔ روحانیت کے بادشاہ اور حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب جیسی نابغۂ روزگار ہستی کے پیر و

Marfat.com

مرشد۔عشق رسول کی انمٹ تصویر۔

حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی زیارت کا شرف پہلی بار پاک پتن شریف حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر ہوا۔ضیاء القرآن تفسیر اور ضیاء النبی سیرت رسول کے مطالعہ سے قاری جو تاثر لیتا ہے وہ یہ ہے کہ پیر صاحب کی زندگی کا محور عشق رسول ہے۔تمام عمر آپ نے اسوۂ حسنہ کی پیروی اور عشق رسول میں ڈوب کر گزاری قابل رشک حیات جس کا لمحہ لمحہ محبت واتباع رسول سے مشک بار ہے۔

حضرت شہید اللہ فریدی رحمۃ اللہ علیہ

انگلستان میں کشف المحجوب تصنیف مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کیا۔رغبت اسلام پیدا ہوئی۔ہندوستان آئے اور سید ذوقی شاہ صاحب کے دست مبارک پر اسلام لائے۔بیعت کی خلافت ملی اور داماد ہونے کا شرف بھی ملا۔

پاکپتن شریف عرس بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے موقعہ پر زیارت کا موقعہ ملتا رہا۔صحبت سے بھی فیض یاب ہوئے۔نفاست،طہارت،کم گفتار،چہرہ پرنور مصطفیٰ۔ایک پیکر رعنا۔حضور پاک ﷺ کی محبت سے سرشار جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آجائے۔

جناب مولانا محمد ذاکر رحمۃ اللہ علیہ (جامعہ محمدیہ)

آپ کی زیارت کا شرف دوران ملازمت اشتمال اراضی کے سلسلہ میں جامعہ محمدیہ نزد چنیوٹ حاصل ہوا۔پیکر مہر و وفا،عشق رسول کی جھلک ظاہر و باطن میں،نورانی چہرہ سادگی و انکساری کا مجموعہ دیکھ کر دل خوش ہو گیا۔روح کو تازگی ملی۔تمام عمر محبت رسول اور اتباع رسول میں گزری۔بندۂ عاجز و مسکین کے لئے دعا فرمائی۔اللہ تعالیٰ کے بندہ کی ملاقات نور وحضور و سرور سے پُر ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضرت علی محمد خان چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ بسی نو عمر خان شریف والے پاک پتن شریف

پاک پتن شریف تعیناتی جب ہوئی تو دوسرے روز آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضری دی۔ آپ وظائف میں مصروف تھے۔ چارپائی کے ساتھ ایک کرسی پڑی تھی۔ وہاں مجھے بیٹھنے کا اشارہ فرما کر وظائف کے اختتام پر مزاج پرسی کا شرف مجھے حاصل ہوا اور اپنا تعارف اور مقصد صرف زیارت عرض کی۔

آپ نے فرمایا آج عرس مبارک حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اگر آپ پسند کریں تو ہمارے ساتھ دربار بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پر چلیں۔ یہ خوش نصیبی تھی۔ آپ کے ہمراہ جیپ میں بیٹھ کر دربار شریف پہنچے وہاں تقریب عرس مکمل ہوئی لنگر تقسیم ہوا۔ یہ پہلی ملاقات تھی۔ اس کے بعد تین ماہ مجھے آپ کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل رہا۔ آپ کا وصال ہو گیا۔

طہارت و عبادت اسوۂ حسنہ کا رنگ لئے ہوئے اخلاق حسنہ سے مزین۔ نوے سال کی عمر تک پہنچ کر نہ تو عبادت میں کمی کی اور نہ ہی مخلوق خدا سے بے زار ہوئے بلکہ سرکار دو عالم ﷺ کے عشق میں تمام لمحات حیات کو رنگ لیا۔

جناب پروفیسر غازی احمد

پروفیسر غازی احمد کو یہ شرف حاصل ہے کہ ایک ہندو گھرانہ میں پیدا ہونے کے باوجود لڑکپن میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا شرف خواب میں حاصل ہوا اور پھر اس نوجوان کی زندگی بدل گئی۔

جہنم سے بہشت کا سفر شروع ہوا۔ آخر کار مسلمان ہوئے۔ علم دین پڑھا اور عالم و فاضل ہوئے۔ حضور پاک ﷺ کی نگاہ کرم ہمیشہ ان پر رہی۔ کئی دفعہ شرف زیارت ہوا۔ مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ان سے ملاقات اور پھر تعلقات کا سلسلہ شروع ہوا۔ میرے پیر بھائی مرزا ابراہیم مرحوم مغفور ان ایام میں بطور اسسٹنٹ کمشنر جہلم تعینات تھے۔ ایک

Marfat.com

روز فون پر خواہش ظاہر کی کہ پروفیسر غازی احمد سے ملاقات ہونی چاہئے۔ میں اسسٹنٹ کمشنر پنڈ دادن خان تھا اور پروفیسر غازی احمد وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج بوچھال کلاں تعینات تھے۔

ان کا آبائی گاؤں میانی کلر کہار کے گردونواح میں واقع ہے۔ چنانچہ ہم دونوں ان کی خدمت میں ان کے در دولت پر حاضر ہوئے۔ پہلی ملاقات کے بعد پھر تو نا سے اکثر و بیشتر ملاقاتیں ہوتی رہتیں بلکہ انہوں نے اپنی سرگزشت ''اندھیرے سے نور کی طرف'' کا مسودہ مجھے مطالعہ کے لئے دیا۔ چھپائی سے پہلے اس کتاب کا مطالعہ مسودہ سے کیا۔

حضور پاک ﷺ کے منظور نظر اور عشق رسول سے سرشار سے میری وابستگی رہی۔ لاہور جب سیکرٹریٹ میں میری تعیناتی ہوئی تو ایک دفعہ تشریف لائے۔ دوران گفتگو مجھے بتایا کہ گزشتہ سال ایک شخص نے مجھے دیار حجاز سے بذریعہ ڈاک عمرہ کا ٹکٹ بھیجا جو میں نے شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا۔ پھر اس نے دوبارہ ٹکٹ بھیجا اور ساتھ انکشاف کیا کہ نہ تو میں آپ کو جانتا ہوں اور نہ مجھے آپ کا پتہ تھا۔ یہ حضور پاک ﷺ کا حکم خواب میں ملا کہ اس کو دعوت نامہ بھیجو تو میں نے تعمیل حکم کیا۔ یہ صورت حال پا کر فوراً دیار حجاز مقدس پہنچا۔

جدہ ایئرپورٹ پر وہ شخص میرے استقبال کے لئے موجود تھا۔ عمرہ کر کے مدینہ منورہ پہنچے۔ وہاں در رسول مقبول ﷺ پر حاضری دی۔ چنانچہ ایک خدارسیدہ شخص مدینہ منورہ میں جو قیام پذیر تھا اور اکثر و بیشتر ان سے ملاقات کا شرف حاصل رہتا وہ برصغیر ہند و پاکستان سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ قیام پذیر تھے۔ دوران گفتگو انہوں نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کی خصوصی نگاہ کرم آپ پر ہے۔ وہ شخص حضوری تھا۔ کچھ باتیں راز کی نہ بتائیں زبان رک گئی۔ میں بھی سمجھ گیا۔ نہ زیادہ کرید اپردہ رہ جائے۔

پروفیسر غازی احمد بتایا کرتے سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف ان کے خاندان کے دیگر افراد کو بھی حاصل ہے۔ کوئی مسئلہ ہو تو حضور پاک ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔

''ایک دفعہ کا ذکر کیا کہ مجھے ایک شخص نے خط لکھا جو لالیاں ضلع جھنگ کا رہنے والا تھا

Marfat.com

کہ سرکار دو عالم ﷺ کا ایک پیغام آپ کو دینا ہے۔ رمضان کے آخری ایام میں آ کر دوں گا۔

یہ خط پڑھ کر مجھے شوق نے بیقرار رکھا اتفاقاً ایک دفعہ لالیاں سے احباب کے ساتھ کار میں گزر رہے تھے کہ اس خط لکھنے والے شخص کو ڈھونڈ نکالا اور جا ملے۔ اس نے بتایا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا۔ اس کی ٹانگ ڈاکٹروں نے بذریعہ آپریشن کاٹنے کا پروگرام مرتب کیا کیونکہ کینسر تشخیص ہوا۔ لاہور گئے۔ ایک ہوٹل میں ٹھہرے۔ صبح آپریشن کے لئے ہسپتال داخل ہونا تھا۔ رات ہوٹل کے ساتھ ایک مسجد تھی اس میں نماز عشاء ادا کی اور دعا درود وظائف پڑھتا سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مکان ہے جس کی طرف لوگ جوق در جوق جا رہے ہیں۔ میں بھی پہنچا اور پوچھا مکان میں کون تشریف فرما ہیں بتایا گیا کہ سرکار دو عالم ﷺ تشریف فرما ہیں اور لوگ زیارت کے لئے باری باری اندر جا رہے ہیں۔ مجھے اجازت ہوئی اور اندر داخل ہوا۔ سرکار دو عالم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ عرض کی حضور ﷺ میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور پھر فرمایا کہ جانتے ہو اس شخص کو جو ساتھ کھڑے تھے۔ میں نے عرض کی حضور ﷺ میں نہیں جانتا آپ ﷺ نے فرمایا۔ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ ان سے میرا پیغام بنام پروفیسر غازی احمد سن کر انہیں دینا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کا پیغام بنام پروفیسر غازی احمد یہ ہے کہ وہ اسلام کی تبلیغ کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔

اس شخص نے یہ خواب مجھے رمضان شریف کے آخری ایام میں میرے گاؤں آ کر سنایا اور ساتھ بتایا کہ میں جب صبح بیدار ہوا تو وارثان کو بتایا کہ آپریشن میں نہیں کراؤں گا۔ واپس چلو۔ واپس گھر آ گیا اور میری بیماری ختم ہو گئی۔"

پروفیسر غازی احمد نے بتایا کہ وہ شخص بالکل صحت مند حالت میں مجھے آ کر میرے گاؤں میانی حضور پاک ﷺ کا پیغام دے گیا تھا۔

پروفیسر غازی احمد نے فقہ کی مشہور کتاب "ہدایہ" کا ترجمہ عربی سے اردو میں کیا ہے۔

Marfat.com

اس کتاب کی چند فصلوں کے ترجمے مجھے عنایت فرمائے تھے۔اس عاشق رسول کی داستان محبت افزا بھی ہے اور ایمان افروز بھی۔

جناب مفتی محمد خان قادری

خطیب جامع رحمانیہ شادمان لاہور

جمعہ کے خطبات ہوں یا کوئی محفل میں تقریر آپ کا موضوع سرکار دو عالم ﷺ کی ذات مبارک ہوتی ہے۔

حضور اقدس ﷺ سے عشق آپ کی زندگی کا محور ہے۔آپ کے وعظ عشق رسول کی مہک سے لبریز ہوتے ہیں۔دل کے کانوں سے سماعت کئے جائیں تو آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں کملی والے اور مدینہ والی سرکار کے خطابات کی تکرار ان کی تقریر دلپذیر میں ہوتی رہتی ہے۔جب بھی آپ کی محفل سے آئے۔محبت رسول میں اضافہ لے کر آئے۔خلوص اور شدت جذبات کا اثر ہر دردمند دل پر پڑتا ہے۔آپ کے موثر وعظ کی وجہ اخلاص اور شدت جذبات ہے۔

جناب خطیب پاکستان علامہ الٰہی بخش ضیائی رحمۃ اللہ علیہ

سرکار دو عالم ﷺ کا شیدائی وفدائی۔جب بھی خطاب سے نوازتے ہیں کسی لمحہ بے ادب و گستاخان رسول کی گوشمالی کئے بغیر نہیں رہتے۔ہمیشہ عقیدہ کی درستگی اور پختگی پر بہت زور دیتے ہیں۔سوز و گداز اور محبت رسول کی سوغات اہل مجلس کو عطا کرتے ہیں۔آپ کی تقریر ہو یا تحریر محبت رسول سے پرنور ہوتی ہے۔جمعرات داتا دربار عرصہ سے آخری خطاب بوقت عصر آپ کا ہوتا ہے۔اہل مجلس فیض یاب ہو کر اٹھتے ہیں۔عشق رسول کے موتی لئے جاتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر خواجہ عابد حسین نظامی صاحب

خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت اور اپنے والد گرامی جناب پاک دل محرم شاہ نظامی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت پا کر تبلیغ و اشاعت اسلام میں ایک منفرد مقام پالیا ہے۔آپ

Marfat.com

کے مضامین اکثر و بیشتر اخبارات و رسائل میں چھپتے رہتے ہیں۔ ان میں محبت رسول کی چاشنی ضرور ہوتی ہے۔ درود شریف پر ان کا ایک مضمون پڑھ کر راقم الحروف کے دل میں درود شریف کے ورد میں اضافہ کا ذوق وشوق پیدا ہوا۔ چار مجموعہ نعت شریف چھپ چکے ہیں۔ ان نعتوں میں سرکار دو عالم ﷺ کی محبت جلوہ گر ہے۔ قاری اپنا بخرہ ضرور پاتا ہے۔ آپ کثرت سے درود شریف کا وظیفہ فرماتے ہیں۔ آپ کی صحبت میں حب رسول میں اضافہ اس کا بین ثبوت ہے کہ آپ شیدائی اور فدائی امتی رسول ہیں۔

جناب علامہ محمد نثار الحق علوی

درود شریف کے مجموعہ دلائل الخیرات کا ذوق وشوق از حد زیادہ۔ ہر دوست کو اس کے پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ پیکر مہر و وفا و شیدائی رسول اللہ۔ آپ سے شرف ملاقات پہلی دفعہ حاجی محمد آصف مرحوم کی وساطت سے ہوا اور پھر آپ کے اخلاق کریمانہ جو کہ اسوہ حسنہ رسول اللہ ﷺ کا فیضان ہے نے گرویدہ بنایا۔ محبت رسول اللہ ﷺ کا خزانہ رکھتے ہیں اور بانٹتے بھی ہیں۔

حاجی غلام رسول

پاک پتن میری تعیناتی بطور مجسٹریٹ ہوئی تو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری کا شرف ایسا حاصل ہوا کہ اکثر و بیشتر لمحات اس نورانی فضا میں بسر ہوئے۔ اس دوران ایک بے نوا، بے کس، مسکین، معذور فقیر جس کی ظاہری صورت دیکھ کر کوئی اس کو ساتھ ہی نہ بٹھائے لیکن اس کا باطن محبت نور مصطفیٰ سے منور اور "ایک چھپا رستم" سے شرف آشنائی ہوا۔ متعدد بار دربار مصطفیٰ کی حاضری سے نوازا گیا۔ بظاہر اسباب مفقود ہیں۔ اس درویش کے دو مسکن ہیں۔

پاک پتن شریف اور دربار داتا صاحب۔ رہنے والا ملتان کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی محبت اس کا سرمایہ حیات ہے۔ ظاہری اسباب سے کنگال مگر نعمت ایمان سے مالا مال ہے۔

Marfat.com

محمد یوسف

شعبان کا آخری عشرہ 1421 ہجری ایک روز مسجد نبوی بعد فراغت عبادت باب الفہد کے قریب مجھے دیکھ کر ایک معذور شخص جس کی ایک ٹانگ نہ تھی بیساکھی کی مدد سے اٹھ کھڑا ہوا اور مجھ سے بغلگیر ہو گیا اور مجھے کہا آپ کو داتا دربار اکثر دیکھتا ہوں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس کے بعد متعدد بار ملاقات ہوتی رہی۔ اس فقیر کا نام محمد یوسف اور فیصل آباد کا رہنے والا اور لاہور قیام پذیر ہے۔ سولہ سال تھوڑا تھوڑا سرمایہ پیٹ کاٹ کر جمع کرتا رہا۔ آمدن پچاس ساٹھ روپیہ روزانہ محنت سے کما کر کبھی کھانا لنگر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے کھا کر اور کبھی فاقہ کر کے جو پونجی پس انداز کی سولہ سال صبر آزما مجاہدہ سے گزر کر وہ عاشق صادق حرمین شریفین کی حاضری کے لئے پہنچا۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں اثبات فقر کے باب میں فرمایا۔

نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ حشر کے دن باری تعالیٰ فرمائیں گے۔

اُدْنُوا مِنِّیْ اَحِبَّائِیْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰئِکَةُ مَنْ اَحِبَّائُکَ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَلْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاکِیْنُ۔

میرے محبت کرنے والوں کو قریب کرو۔ پس فرشتے پوچھیں گے تجھ سے محبت کرنے والے کون ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا فقراء و مساکین۔

حاجی محمد آصف

دربار حضرت مخدوم علی ہجویری بارہ سال حاضری کے بعد ایک نہایت حسین و جمیل نوجوان حاجی محمد آصف سے ملاقات ہوئی۔ عشق رسول میں ڈوبے ہوئے تھے۔ جونہی حضور پاک ﷺ کا اسم مبارک سنا آنکھوں سے محبت کے موتی برسنے لگتے۔ سوز و گداز، عشق و مستی کا پیکر اس دور مادیت میں ایسا لگا جیسے لق دق صحرا میں گل لالہ۔

بس پھر ہماری دوستی روز بروز بڑھتی گئی۔

Marfat.com

جب دربار شریف تنہائی میں بیٹھتے مجھے کہتے ذکر رسول کرو۔ چنانچہ ذکر کرتے تو وہ آنکھیں بند کر لیتے اور موتی کے قطرے آنکھوں سے ٹپکتے رہتے۔ آنکھیں بند کر کے چشم تصور کہاں پہنچتی خدا جانے:

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

حاجی محمد آصف کے بھائی ہارون رشید نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رات ایک خواب دیکھا جس میں ایک شخص ایک کتاب تحریر کر رہا ہے جس کی روشنائی تین مختلف رنگ کی دوات سے لے کر نورانی الفاظ صفحات پر ابھر رہے ہیں۔ جب میں قریب گیا تو راقم الحروف کو کتاب تحریر کرتا پایا۔ اس کتاب کا خواب سے پہلے انہیں علم نہ تھا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کا خواب سچا ہے۔ عاشقان رسول اور محبت رسول مقبول کی کتاب زیر تحریر ہے۔ ہارون رشید اکثر و بیشتر حاجی محمد آصف کے ہمرکاب رہتے جبکہ حاجی محمد آصف اولیائے کرام کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے۔ حاجی محمد آصف اپنے اثرات اپنے دونوں بھائی ہارون رشید اور میاں فاروق میں چھوڑ گئے ہیں۔

Marfat.com

درودوسلام

حب رحمۃ للعالمین کا ایک عنوان عاشقان رسول کا انداز حیات ہے دوسرا عنوان درودوسلام ہے۔

رب کریم نے قرآن کریم میں رسول کریم ﷺ پر درودوسلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو! تم بھی نبی پاک ﷺ پر درودوسلام بھیجو۔

خوش بخت انسان وہ ہے جس کا لحہ لحہ یاد مصطفیٰ ﷺ میں بسر ہو۔

درودوسلام کے فضائل احاطۂ تحریر سے باہر ہیں اور اس کے ثمرات حد بیان سے باہر ہیں۔

درودوسلام اعلیٰ ترین اور مقبول ترین ذکر ہے۔ اس میں ذکر اللہ اور ذکر رسول ہے اور دونوں ذکر اللہ تعالیٰ کی رضا ہیں۔ رحمتوں کا انمول خزانہ ہے۔ برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ سکون قلبی اور نور وحضور وسرور کا سرچشمہ ہے۔ درودوسلام محبوب خدا کی محبت کا زینہ ہے۔ رب العالمین کی چاہت کا خزینہ ہے۔ قرب الٰہی کا نردبان ہے اور قرب رسالت کا بادبان ہے۔ مشکل کشا ہر مشکل کے لئے، کلید ہر قفل کی، غم گسار ہر غم کا مداوا ہر مرض کا، دل کی کلی کھلتی ہے، روح مسرور ہوتی ہے چہرہ منور ہوتا ہے، دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اجڑے دلوں میں بہار آ جاتی ہے۔ ویران دل کی رونق، نور ربانی کی چمک خوشبوئے رسول کی مہک۔ فردوس بریں کے پھول جھڑتے ہیں، ریاض الجنت کے کنول کھلتے ہیں۔ زندگی کا نکھار ہے۔ آخرت کی بہار ہے زندگی نکھرتی ہے۔ عاقبت سنورتی ہے۔ فرش تا عرش نور علیٰ نور کا سماں بندھ جاتا ہے۔ جمال مصطفوی کے جلوے ہیں۔ جلال ربانی کے اسرار کھلتے ہیں۔ قرب کا دریچہ وا ہوتا ہے۔ حضوری ہی حضوری ہے۔ نور ہی نور ہے۔ سرور ہی سرور ہے۔ درودوسلام کے گجرے وہ بہار لاتے ہیں کہ جس کے بعد خزاں نہیں۔ سدا بہار رنگ چڑھتا ہے۔ سرکار دو

Marfat.com

عالم فخرِ موجودات سرورِ کائنات رحمۃ للعالمین کی محبت وہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ جس پر سب سے زیادہ راضی ہو۔عنایت فرماتے ہیں محبت محبوبِ خدا کا تحفہ رب العالمین کی سب سے بڑی عطا ہے اور عنایت کی حد ہے جس سے محبت ہو دل میں اس کا بسیرا ہوتا ہے اور جو دل میں ہو زبان پر اس کا ذکر رہتا ہے۔جس کو حضور اقدس ﷺ سے محبت ہے وہ درود وسلام کے پھول پیش کرتا رہتا ہے اور درود وسلام کا ورد محبت رسول میں اضافہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا مستند نسخہ درود وسلام کا وظیفہ ہے۔درود وسلام کا ورد دنیا میں ہر مشکل کا حل اور آخرت میں اعلیٰ درجات کا ضامن ہے۔

قرآن حکیم میں درود وسلام پڑھنے کا حکم موجود ہے اور ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمادیا کہ ”میں اور میرے فرشتے نبی پاک (ﷺ) پر درود بھیج رہے ہیں اور مومنو! تم بھی درود وسلام نبی پاک (ﷺ) پر بھیجو۔“

اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا نزول رحمت ہے جو ہر دم اور ہر گھڑی رحمۃ للعالمین پر ہو رہی ہے۔فرشتوں کا درود دعا ہے۔فرشتے حضور اقدس ﷺ کے لئے دعا گو ہیں۔مومنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی ہم نوا ہو کر اس خیر کثیر میں شامل ہو جائیں۔شان رحمۃ للعالمین کی حد ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب:56)

”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر
اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔“

احادیث مبارکہ میں درود وسلام پڑھنے کے ازحد فضائل درج ہیں۔حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشادات عالیہ سے یہ بات واضح ہے کہ سب سے مقبول ترین وظیفہ درود شریف ہے۔درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔درجات بلند ہوتے ہیں۔قرب الٰہی اور قرب رسالت مآب ﷺ میں ترقی ہوتی ہے۔دنیا اور آخرت میں درود شریف کا نور ہر مشکل کو حل کر دیتا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو میں اسی وقت اس دورد کا جواب دیتا ہوں اور اس طرح جو سلام پیش کرتا ہے اس کا بھی جواب دیتا ہوں۔ درود وسلام کا صلہ اسی وقت مل جاتا ہے اب جس کے لئے حضور ﷺ خود فرمادیں کہ اے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرما اور سلامتی سے نواز تو خوش بختی کا اندازہ فرمائیے۔

ترمذی شریف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر سب سے زیادہ درود پاک بھیجا ہوگا۔

اس سے بڑھ کر کیا مقام ہوسکتا ہے کہ قرب رسول مقبول روز قیامت حاصل ہو جائے۔ مسلمان ہوکر کیسے یہ تمنا نہ ہوگی۔

ابی بن کعب کے لڑکے طفیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ جب رات کے دو حصے گزر جاتے تو حضور ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ تھرا دینے والی آ گئی۔ اس کے پیچھے اور آنے والی ہے۔ موت اپنی تلخیوں کے ساتھ آ پہنچی۔ موت اپنی تلخیوں کے ساتھ آ پہنچی۔ میرے باپ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں حضور پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں۔ ارشاد فرمائیے کہ میں کس قدر پڑھا کروں فرمایا جتنا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا: کیا وقت کا چوتھائی حصہ۔ فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا نصف وقت۔ فرمایا: جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی۔ فرمایا: جتنا تیرا جی چاہے اگر زیادہ کرے تو افضل ہے۔ میں نے عرض کی میں اپنا سارا وقت حضور ﷺ پر درود پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا:

"تب یہ درود تیرے رنج والم کو دور کرنے کے لئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

طفیل کہتے ہیں میرے والد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں اگر اپنا تمام وقت

Marfat.com

حضور پر درود پڑھنے میں صرف کر دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تب اللہ تعالیٰ تیری دنیا اور آخرت کی مشکلیں آسان کر دے گا۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم صفحہ نمبر 91، سورۃ احزاب:33)

کچھ احادیث اور بزرگان دین کی روایات کی روشنی میں فضائل درود شریف:

1۔ مجھ پر کثرت درود کی عادت کر لو جو بروز قیامت پل صراط کے اندھیرے میں روشنی کا کام دے گی۔

2۔ جس کو یہ بات پسند ہو کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ سے برضا و رغبت ملاقات کرے تو وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجے۔

3۔ جو شخص پریشانی، رنج اور مرض میں مبتلا ہو وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے کیونکہ کثرت درود پریشانیوں، کلفتوں اور مصیبتوں کو دور کر دیتی ہے۔

4۔ بروز محشر مجھ سے ہر قسم کی قربت کا سبب کثرت درود ہوگا۔

5۔ تین قسم کے لوگ بروز حساب و کتاب عرش الٰہی کے سایہ تلے ہوں گے جس دن سوائے سایہ عرش کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: (1) جو میری امت کے غمگین شخص کا غم دور کرے۔ (2) جو میری سنت وطریقہ کو رواج دے۔ (3) جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجنے کو عزیز رکھے۔

6۔ تشنگی یوم قیامت سے وہ شخص محفوظ و سالم رہے گا جو کثرت درود کا عادی ہوگا۔

7۔ مجھ پر درود بھیجو کیونکہ اس میں تمہاری طہارت اور پاکیزگی کا وسیلہ مضمر ہے۔

8۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ درود بھیجنے والے پر ستر ہزار فرشتے طلب مغفرت کرتے ہیں اور جس کے لئے ملائکہ طالب مغفرت ہوتے ہیں اس کا مقام وٹھکانہ جنت ہی ہوتا ہے۔

9۔ تمہاری بھیجی ہوئی صلوات تمہاری خطاؤں کا کفارہ بنیں گی۔

10۔ مجھ پر روزانہ ہزار بار درود بھیجنے والوں کے کندھے جنت کے دروازے پر میرے

Marfat.com

کندھے سے لگے ہوئے رہیں گے۔

11۔ جو مجھ پر روزانہ ہزار بار درود بھیجے گا اسے موت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک وہ جنت میں اپنی جائے رہائش نہ دیکھ لے۔

12۔ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط ثواب لکھ دیتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جیسا عظیم وزنی ہوتا ہے۔

13۔ جس نے اپنی تحریر میں میرے نام کے بعد درود لکھا۔ جب تک اس کاغذ و کتاب پر میرا درود ثابت رہے گا۔ ملائکہ اس کی مغفرت کرتے رہیں گے۔

14۔ جس کے سامنے میرا نام آیا اور درود پڑھنا بھول گیا۔ وہ روزِ قیامت جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

15۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ (نسائی شریف)

16۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز وہ شخص میرے سب سے قریب ہوگا جس نے مجھ پر اکثر درود پاک پڑھا ہوگا۔ (ترمذی شریف)

17۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسلم شریف)

18۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر درود شریف پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم نور عطا ہوگا اور جس کو پل پر نور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔

19۔ حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے میں

Marfat.com

دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

20۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں کچھ اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ پیش نہ کیا جائے۔ (ترمذی شریف)

21۔ جب تک بندہ درود پاک پڑھتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

22۔ درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔

23۔ جو شخص درود پاک کو ہی وظیفہ بنا لے اس کے دنیا اور آخرت کے سارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے ذمے لے لیتا ہے۔

24۔ درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔

25۔ شفیع المذنبین ﷺ درود پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

26۔ درود پاک پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے۔

27۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔

28۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔

29۔ لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے۔

30۔ درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

31۔ درود پاک پڑھنے والے کے لئے حوض کوثر پر خصوصی عنایت ہوگی۔

32۔ درود پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہوگا۔

33۔ درود پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں ہوگا۔

34۔ پل صراط پر نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا۔

35۔ پل صراط پر اسے نور عطا ہوگا۔

36۔ درود پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنت میں دیکھ لیتا ہے۔

Marfat.com

37۔ درود پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

38۔ درود پاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک اعمال سے پیارا ہے۔

39۔ درود پاک تنگدستی کو دور کرتا ہے۔

40۔ درود پاک پڑھنے والا قیامت کے روز سب لوگوں سے حضور پاک ﷺ کے زیادہ قریب ہوگا۔

41۔ درود پاک درود شریف پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔

42۔ درود پاک پڑھنے والے کا دل زنگار سے پاک ہو جاتا ہے۔

43۔ درود پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔

44۔ سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ درود پاک پڑھنے والے کو حضور پاک ﷺ کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔

45۔ درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

46۔ درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

47۔ درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیب خدا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔

48۔ قیامت کے روز سید دو عالم نور مجسم ﷺ درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

49۔ درود پاک پڑھنے والے کے گھر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔

50۔ درود پاک کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

o ایک سائل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ للہ مجھے کچھ دیجئے میں تنگدست ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت دینے کے لئے کوئی چیز نہ تھی۔ آپ نے دس بار درود شریف پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا ہتھیلی بند کر دو۔ سائل نے باہر جا کر جب ہتھیلی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری پڑی تھی۔

(راحت قلوب رفضائل الصلوٰۃ والسلام ص 32)

Marfat.com

o حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا سلام کرنے کے لئے تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''مرحبا! اے بھائی! میں نے رات عالم رؤیا میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے مجھے حضور ﷺ نے پانی کا ڈول دیا۔ میں نے اس میں سے سیر ہو کر پیا ہے جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔'' میں نے پوچھا حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟ فرمایا: کثرت درود پاک کی وجہ سے۔ (سعادۃ دارین)

o شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ کہتے ہیں معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات سوتے وقت درود بعدد معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور تمام گھر روشن ہو گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں میں نے شرم کی وجہ سے رخسار سامنے کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس رخسار پر بوسہ دیا۔ بعد اس کے وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو آ رہی تھی اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے آٹھ دن تک آتی رہی۔

o حضرت شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ ایک شخص کو خواب میں دیکھا اور اس کا حال پوچھا اس نے کہا بعد مرنے کے اللہ نے مجھ پر بڑا رحم کیا اور بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس شخص کے گناہوں اور درود پاک دونوں کو شمار کرو۔ پس صرف ایک سو درود شریف کا شمار سب گناہوں سے زیادہ نکلا۔ خداوند کریم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ بس اتنا کافی ہے اس شخص کا حساب مت کرو اس کو جنت میں لے جاؤ۔ (قول بدیع، صفحہ 17)

o حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو وقت کے بادشاہ نے بلوا بھیجا اور عرض کی کہ یا حضرت میری بیماری کو چھ مہینے گزر گئے ہیں لیکن کہیں سے آرام نہ آیا۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فکر مت کرو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ابھی آرام ہو جائے گا۔ اور آپ نے درود شریف پڑھ کر اس بادشاہ کے جسم پر پھونکا۔ بادشاہ اسی وقت تندرست ہو گیا اور اس کا مرض جاتا رہا۔

(راحت القلوب، صفحہ 61)

Marfat.com

o حضرت شیخ حسن بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ میں خواب میں ابو صالح مؤذن (اپنے دوست) کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے ان کو دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہیں میں نے پوچھا ابو صالح اپنے حالات کی خبر دو۔ ابو صالح نے کہا کہ اگر محمد ﷺ کی ذات گرامی پر درود شریف کی کثرت نہ ہوتی تو میں تباہ و برباد ہو گیا ہوتا۔ (سعادت الدارین، صفحہ 120)

o حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے درود شریف کو کثرت سے پڑھنے والا ایک آدمی دیکھا وہ سپین کا لوہار تھا جب میں نے ان سے ملاقات کی اور دعا کے لئے درخواست کی تو مجھ کو عجیب و غریب فائدہ حاصل ہوا۔ (آب کوثر، صفحہ 232)

o حضرت رحیم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ قول بدیع اور فضائل درود از مولانا حافظ محمد زکریا میں درج ہے کہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا اور سخت ورم اور درد نے رات بھر سونے نہیں دیا۔ اسی بے چینی میں تھوڑی سے آنکھ لگ گئی۔ خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور ابھی اتنا ہی عرض کیا تھا یا رسول اللہ ﷺ! تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرت درود شریف نے مجھے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے۔ حضرت رحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ کھل گئی اور دیکھا نہ درد، نہ ورم، نہ تکلیف، نہ بے چینی ساری تکلیف بالکل جاتی رہی۔

o حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ "احیائے علوم" میں نقل کرتے ہیں کہ میں حج کو جا رہا تھا کہ ایک شخص میرا رفیق تھا وہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے درود ہی درود پڑھا کرتا تھا۔ میں نے کثرت درود شریف کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا جب میں ایک بار حج کو گیا تو میرا باپ بھی میرے ساتھ تھا۔ راستے میں میرا باپ مر گیا۔ اس کا منہ کالا ہو چکا تھا بالکل کالا۔ میں ڈر کے مارے سو گیا اور صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے لوہے کے ڈنڈے لے کر مسلط تھے۔

اتنے میں ایک نہایت ہی حسین و جمیل سبز کپڑے پہنے ہوئے بزرگ آئے اور اپنا ہاتھ میرے باپ کے چہرے پر پھیرا تو میرے باپ کا چہرہ خوبصورت ہو چکا تھا۔ میں نے کہا

Marfat.com

آپ کون ہیں؟ میں محمد (ﷺ) ہوں اس کے بعد میں نے کبھی بھی درود شریف نہیں چھوڑا۔

o اسی طرح روضۃ الفائق میں بھی ایسا واقعہ درج ہے جس کو حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ جب باپ کا منہ خوبصورت ہوگیا تو میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں محمد (ﷺ) صاحب قرآن ہوں۔ یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا۔ لیکن مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجتا تھا میں اس کی فریاد کو اس لئے پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔ (فضائل درود، صفحہ 13)

o حضرت شیخ زرق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ دلائل خیرات (درود شریف کی کتاب) کے مؤلف کی قبر سے خوشبو مشک وعنبر آتی ہے اور یہ سب کچھ درود شریف کی برکت ہے۔

(فضائل درود، صفحہ 113)

o حضرت ابوالعباس احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا تو اہل شیراز میں سے ایک بزرگ نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک خوبصورت جوڑا اور سر پر تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے بزرگ نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ جل شانہ نے مجھے بخش دیا ہے اور میری بڑی عزت کی ہے اور تاج عطا فرمایا اور یہ سب نبی کریم ﷺ پر کثرت درود کی وجہ سے ہے۔ (قول البدیع)

o مولانا فیض الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے جب انتقال کیا تو ایک مہینے تک ان کے مکان میں اعلیٰ درجے کی خوشبو عطر آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے داماد نے یہ ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ صرف درود شریف کی برکت سے ہے کیونکہ مولانا مرحوم ہر جمعرات بیدار رہ کر درود شریف کا ذکر کرتے تھے۔

(فضائل درود از مولانا زکریا، صفحہ 113)

o جب حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ درود پاک کے فضائل بیان فرما رہے تھے تو پانچ درویش آئے اور عرض کیا ہم مسافر ہیں خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں لیکن پیسہ نہیں یہ سن کر حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی چند

Marfat.com

گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر پھونک کر وہ سب مسافروں کو دے دیں۔

درویشوں نے جب باہر جا کر ان کو دیکھا تو وہ سونے کی اشرفیاں تھیں۔ حضرت شیخ بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ نے کھجور کی گٹھلیوں پر درود شریف پڑھ کر پھونکا تھا۔ جس کی برکت سے گٹھلیاں سونا بن گئیں۔ (آب کوثر، صفحہ 133)

o حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم کو جو رتبہ حق تعالیٰ نے عطا فرمایا وہ درود شریف کی برکت سے عطا کیا۔

o ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ اوباش ذہن کا، فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا۔

جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے اور کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت نصیب ہوئی۔ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا۔ تو میں نے ان کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی محمد مصطفیٰ ﷺ پر بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (نزہۃ المجالس 2، ص 112)

o حضرت عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے راستہ میں ایک آوہ آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے انہوں نے کہا ہاں۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا: اچھا اس آوے میں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔

یہ حکم سنتے ہی عبداللہ شاہ اس بھڑکتی ہوئی شعلہ زن آگ میں جا کھڑے ہوئے اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے جب جنگل سے فارغ ہو کر اندازاً آدھ گھنٹے بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ صاحب اسی آوہ میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔

آخر ان کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے۔ بہت آوازیں دیں تو وہ کسی قدر باہر آئے

Marfat.com

پھر لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا بدن پر پسینہ تھا۔ خلیفہ نے پوچھا: ''کیا حال ہے؟'' عرض کیا: جب میں اس آدہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا۔ اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ لیا۔ آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اس نور کی گرمی سے آیا ہے۔ (ذکر خیر، ص149)

o ہمارے پیر و مرشد حضرت ابوانیس محمد برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ (بانی دارالاحسان فیصل آباد) نے ایک نوجوان نو مسلم انگریز کو درود شریف:

''سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ صلی اللّٰہ علیہ وسلم''

پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ عرصہ بعد جب دوبارہ حاضر ہوا تو اس نے بتایا۔ اس درود شریف کی برکت سے کینسر کا مرض ختم ہوا جس میں وہ مبتلا تھا۔ درود شریف کا ورد کرتا رہا اور نتیجتاً بیماری ختم ہوگئی صحت یاب ہوا۔

o حضرت سائیں توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر عبادت بوجہ تقصیر رد ہوسکتی ہے مگر درود شریف رد نہیں ہوتا۔

o حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فیوض الحرمین میں فرماتے ہیں:

''دربار رسالت مدینہ منورہ حاضری کے وقت مشاہدہ کیا کہ حضور اقدس ﷺ تعریف وتوصیف سے مسرور ہوتے ہیں۔''

درود سلام ہو یا نعت رسول ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کو خوش کرنے کا ایک مسلمہ اور مستند وسیلہ ہے۔

o علامہ محمد یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین'' میں ایک جگہ 13 (تیرہ) درود شریف تحریر فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ درود سب سے افضل ہے اور یہ کہ جس نے قسم اٹھائی کہ نبی علیہ السلام پر افضل ترین درود بھیجے گا۔ ان میں سے کوئی سا ایک پڑھ لے قسم پوری ہو جائے گی۔ اس میں وہ تمام صیغے جمع ہیں جن سے کسی ایک کے پڑھنے

Marfat.com

سے افضل ترین درود پڑھنے کی قسم پوری ہو جاتی ہے۔

1۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌo

"اے اللہ پاک! رحمتیں نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی ہیں اور برکتیں نازل فرما محمد ﷺ پر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائی ہیں۔ دونوں عالم میں۔ بے شک تو ہر قسم کی تعریف کا مستحق اور بزرگ و بالاتر ہے۔"

2۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

"اے اللہ پاک! رحمت نازل فرما محمد نبی پاک ﷺ پر اور ان کی ازواج مطہرات امہات المومنین پر اور ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیت پر جس طرح رحمت فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر۔ بے شک تو ہر قسم کی تعریف کا مستحق اور بزرگ و بالاتر ہے۔"

3۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَo

"اے اللہ پاک! ہمارے آقا محمد ﷺ پر رحمت کاملہ نازل فرمائیے جب تک ان کو یاد کرنے والے یاد کرتے رہیں اور جب تک ان کی یاد سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے رہیں۔"

4۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَلٰی عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَّزِدْہُ شَرَفًا

Marfat.com

وَّتَكْرِيْمًا وَّانْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ o

''اے اللہ پاک! ہمیشہ تیری افضل رحمت نازل ہو اپنے بندے اپنے نبی اپنے رسول ہمارے سردار محمد ﷺ اوران کی آل پر اور سلام بھیج اور اضافہ فرما ان کی بزرگی اور عزت میں اور روز قیامت ایسا ٹھکانا عطا فرما جو تیرے قرب والا ہو۔''

5۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَامَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ o

''اے اللہ پاک! تیری تعریفیں تیری شایان ہیں پس رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر جیسا کہ تیری شان کے لائق ہے اور برتاؤ کر ہمارے ساتھ جس کا تو اہل ہے۔ پس یقیناً تو مغفرت فرمانے والا ہے۔''

6۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ o

''اے اللہ پاک! اپنے علم کے مطابق تعداد میں بہترین درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر۔''

7۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ۔

''اے اللہ پاک! درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ حضور ﷺ اس کے اہل اور مستحق ہیں۔''

8۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ وَّمَلَكٍ وَّوَلِيٍّ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّآمَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ o

''اے اللہ پاک! رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد ﷺ نبی الامی پر اور ہر نبی و فرشتہ اور ولی پر جفت اور طاق کی تعداد کے برابر اور ہمارے رب کے کلمات کاملہ و مبارکہ کی تعداد کے برابر۔''

9۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ

Marfat.com

الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَo

''اے اللہ پاک! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے بندے، نبی اور رسول نبی الامی ہیں۔آپ ﷺ کی آل ازواج مطہرات اولاد پر اور سلامتی نازل فرما تعداد برابر اپنی مخلوق و اپنی خوشنودی اپنے عرش کے وزن اور اپنے کلمات کی سیاہی کے۔''

10۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃِ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَo

''اے اللہ پاک! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور سلامتی نازل فرما تعداد برابر اپنی مخلوق اور اپنی خوشنودی اور اپنے عرش کے وزن اور اپنے کلمات کی سیاہی کے۔''

11۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِکَo

''اے اللہ پاک! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر ایسی رحمت کہ ہمیشہ رہے تیری ہیشگی کے ساتھ۔''

12۔ اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗo

''الٰہی اے پروردگار حضرت محمد ﷺ اور آل حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آل حضرت محمد ﷺ پر اور جزا دے حضرت محمد ﷺ کو جیسا کہ آپ ﷺ اس کے اہل ہیں۔''

13۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ وَّعَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَفْضَلَ

Marfat.com

صَلوَاتِکَ عَدَدَ مَعلُومَاتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الغٰفِلُونَ وَسَلِّمْ تَسلِیمًاo

''اے اللہ پاک! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آل حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آل حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔ بے شک تو تعریف کیا ہوا ہے اور بزرگی والا ہے اور اپنا افضل درود بھیج اپنے علم کے مطابق جتنا یاد کریں آپ ﷺ کو یاد کرنے والے اور غفلت کریں آپ ﷺ کے ذکر سے غفلت کرنے والے اور سلامتی نازل فرما۔''

دلائل الخیرات سے منتخب شدہ من جانب پیرو مرشد حضرت ابونیس محمد برکت علی لدھیانوی قدس سرہ العزیز درود شریف جو نماز پنجگانہ کے بعد پڑھنا بے حد و حساب فضائل کا حامل ہے۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعَرُوْسِ مَمْلُکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخزَآئِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَآءِکَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَ تَبْقٰی بِبَقَآئِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ o

''اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو سمندر ہیں تیرے انوار کے اور کان ہیں تیرے اسرار کے اور زبان ہیں تیری دلیل و

Marfat.com

حجت کے اور دولہا ہیں تیری بادشاہی کے اور امام ہیں تیری جناب کے اور زینت ہیں تیرے ملک کے اور خزانے ہیں تیری رحمت کے اور راہ ہیں تیرے دین کی اور لذت پانے والے تیری توحید سے پتلی ہیں کائنات ہستی کی آنکھ کے اور سبب ہیں ہر موجود کا اصل ہیں تیری بزرگ مخلوق کے پیش رو ہیں تیری تجلیات کے نور سے ایسا درود (بھیج) جو تیری ہیشگی کے ساتھ دائم رہے اور تیری بقاء کے ساتھ باقی رہے اور جس کی انتہا نہ ہو سوائے تیرے علم کے اتنی رحمت (بھیج) جو تجھے پسند ہو اور جو آپ ﷺ کو پسند ہو اور جس سے تو ہم سے راضی ہو اے پالنے والے تمام جہانوں کے۔" (ایک بار)

جو کوئی اس درود شریف کو سوتے وقت ستر بار پڑھے بے شک رویت مبارک اس کو حاصل ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (12 ترغیب السعادات دلائل الخیرات مطبع نور محمد کراچی ص 101,100 ترتیب شریف ص399)

o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً م بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰهِ o ط

"اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر اتنی مرتبہ جتنی تعداد ہے ان چیزوں کی جو تیرے علم میں ہیں ایسی رحمت جو ہمیشہ ہمیشہ ہو جب تک تیری بادشاہی موجود ہے۔"

(چھ ہزار دورد پڑھنے کے برابر یہ درود ہے) (11 بار)

oاَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَیِّدِنَا اٰدَمَ وَسَیِّدِنَا نُوْحٍ وَّسَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَسَیِّدِنَا مُوْسٰی وَسَیِّدِنَا عِیْسٰی وَمَا بَیْنَهُمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ط

"اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت آدم علیہ السلام پر اور ہمارے آقا حضرت نوح علیہ السلام پر اور ہمارے آقا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہمارے آقا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور

Marfat.com

ہمارے آقا عیسٰی علیہ السلام پر اور ان پر جو ان کے درمیان ہوئے پیغمبران اور مرسلین میں سے رحمتیں ہوں اللہ کی اور سلامتی ہو اس کی ان تمام پر۔" (3 بار)

(فرمایا شیخ علیہ الرحمۃ مولف دلائل الخیرات نے جو شخص اس درود کو تین بار پڑھے گویا اس نے تمام دلائل الخیرات پڑھی۔) (ترتیب شریف ص 401,400)

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَامِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الشَّفِیْعِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَنَامِ ○ ط

"اے اللہ! رحمت نازل فرما بدر کامل (چودہویں کے چاند) پر۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما اندھیروں کو بھگانے والے نور پر۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما سلامتی کے گھر (بہشت) کی کنجی پر۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما اس ذات پر جو شفاعت کرنے والے ہیں تمام مخلوق کی۔" (14 بار)

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَآ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

"اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر ایسی رحمت کہ تو نجات دیوے ہمیں اس کی بدولت تمام خوفناک امور میں اور آفتوں میں اور پورا کر دیوے تو اس کے ذریعے ہماری تمام ضرورتوں کو اور پاک کر دیوے تو ہمیں اس کی وجہ سے تمام برائیوں سے اور سرفراز فرما دیوے تو ہمیں اس کی وجہ سے منزل مقصود کی انتہا پر تمام بھلائیوں کے ساتھ زندگی میں اور مرنے کے بعد بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔" (ایک بار)

(درود تنجینا دعا بھی ہے اور درود شریف بھی۔ دافع آفات و بلیات بے حد اجر و ثواب کا

Marfat.com

حامل ہے۔)

o یہ درود شریف حضرت ابوانیس محمد برکت علی رحمۃ اللہ علیہ لدھیانوی (دارالاحسان) کا پسندیدہ درود شریف ہے۔

حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک انگریز نومسلم کو بتایا کچھ عرصہ بعد جب وہ حاضر ہوا تو اس نے بتایا کہ کینسر کی بیماری تھی جو اس درود پاک کے ورد سے دور ہوگئی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سَیِّدُنَا کَرِیۡمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلِّمۡ۔

o بیماری نے کہا کہ وہ جانے کی نہیں

شرمندہ ہوکر لوٹ گئی۔

o ناداری نے کہا کہ وہ پلٹنے کی نہیں

خجل ہوکر بھاگ گئی۔

o قضا نے کہا کہ وہ ٹلنے کی نہیں

ٹل گئی۔

(تعداد سو سے سوالاکھ مرتبہ)

صلوٰۃ الاویسیہ والاستغفار

یہ درود شریف اور استغفار حضرت خواجہ خواجگان سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا عمل ہے جو ہمارے پیر و مرشد حضرت ابوانیس رحمۃ اللہ علیہ محمد برکت علی لدھیانوی (دارالاحسان) کے سلسلہ کا موروثی درود شریف ہے۔

یہ درود شریف ایک مکمل ذکر ہے۔ درود شریف، استغفار، کلمہ توحید، اسم اعظم (یَا حَیُّی یَا قَیُّوم) توبہ۔ مختلف اذکار کا گلدستہ ہے۔ حسب توفیق وقوت وگنجائش اس کے پڑھنے کی تعداد خود مقرر کرلیں۔ مثلاً ہر نماز کے بعد کم از کم گیارہ بار پڑھیں۔ خوش بختی کا زینہ ہے۔ رحمت کا خزینہ ہے۔

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ

Marfat.com

لَکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِo

''اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کی عترت پر جو تعداد تجھے معلوم ہے اس کے موافق بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے قائم ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' (11 بار)

فوراً مشکل آسان کرنے کے لئے درود پاک

o مقبول ترین مجموعہ درود شریف دلائل الخیرات کے مؤلف حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ ہیں مختصراً وجہ تسمیہ تالیف دلائل الخیرات ایک لڑکی کی کرامت تھی جو ایک درود شریف کی عامل تھی۔ جس کے لعاب دہن کنواں میں ڈالنے سے پانی اوپر چڑھ آیا اور حضرت موصوف نے وضو کر کے نماز عصر ادا فرمائی وہ درود شریف ایک روایت کی رو سے درج ذیل ہے۔ بہرحال یہ درود شریف عظیم ترین اور اعلیٰ ترین ہے۔

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً مَّقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْمَo

''الٰہی درود بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پر ایسا درود کہ ہمیشہ رہے مقبول ہووے کہ ادا کرے تو اس کے سبب سے ہم سے ان کا بڑا حق۔'' (تعداد حسب توفیق)

اسّی (80) سال کے گناہ معاف اور اسّی (80) سال کی عبادت کا ثواب

حدیث مبارک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی (80) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًاo

اس کے اسّی (80) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی (80) سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

Marfat.com

بروز جمعہ خصوصاً مساجد میں بعد نماز عصر اس درود شریف کے پڑھنے کا اہتمام کیا جائے تھوڑا وقت صرف ہوگا اور فائدہ اسّی (80) سال کے گناہ معاف اور اسّی (80) سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کی امت کے لئے رب العالمین کی مغفرت کے بے حد وحساب راستے ہیں۔ خوش بخت ہی چند لمحات صرف کر کے رحمت ومغفرت کے انمول خزانے حاصل کر لیتا ہے۔

o درود ابراہیمی وہ درود پاک ہے جس کو حضور اقدس ﷺ نے پسند فرمایا۔ نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ ہر مسلمان کو یاد ہے اور کوئی درود پاک یاد نہ ہو تو اس درود پاک کو کثرت سے پڑھے۔ ایسی نعمت ہے جس کا کوئی بدل نہیں ہے۔

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مُّجِیْدٌo

(بخاری شریف)

"اے اللہ پاک! رحمتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل واولاد پر جس طرح آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر بھیجی ہیں اور برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائی ہیں۔ بے شک تو ہر قسم کی تعریف کا مستحق اور بزرگ وبالاتر ہے۔"

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً کَثِیْراً اَبَداً اَبَداً۔

یہ درود شریف رحمتوں اور برکتوں کا لازوال خزانہ ہے۔ میرے پیر ومرشد حضرت ابوانیس محمد برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ (دارالاحسان) نے بطور خصوصی عنایت بندۂ ناچیز کو روزانہ کم از کم پانچ دفعہ تحریر کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

Marfat.com

o حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ دعا کرے:

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ۔

''اے اللہ جزا دے محمد ﷺ کو ہم لوگوں کی طرف سے جس کے وہ مستحق ہیں۔''

اس دعا کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ یعنی ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس آدمی کے لئے دعا مانگتے رہیں گے۔

o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ o

''اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر رحمت کاملہ نازل فرمائیے۔ جب تک ان کی یاد کرنے والے یاد کرتے رہیں اور جب تک ان کی یاد سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے جائیں۔''

یہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا خاص درود ہے۔ یہ وہ درود شریف ہے جس کی برکت سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر عنایت کی بارش ہوئی۔ امام صاحب نے فرمایا میری مغفرت کردی میرے لئے جنت ایسی سجائی گئی جیسے دلہن کو سجایا جاتا ہے مجھ پر ایسی بکھیر کی گئی جیسے دلہن پر کی جاتی ہے۔

میں نے پوچھا یہ مرتبہ کیسے ملا فرمایا جو درود میں نے لکھا اس کی برکت سے۔ (حضرت عبداللہ بن الحکم رضی اللہ عنہ کو بعد مرگ خواب میں بتایا۔)

درود قلبی

o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَمُرْشِدِنَا وَرَاحَةِ قُلُوْبِنَا وَطَبِيْبِ ظَاهِرِنَا وَبَاطِنِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَوْلِيَآءِ اُمَّتِهٖ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ o

''یا الٰہی شفیع المذنبین سیدنا اور ہمارے مولا اور ہمارے مرشد اور ہمارے دلوں کی

Marfat.com

راحت اور ہمیں ظاہر اور باطن میں پاکیزہ کرنے والے حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر اور ان کی ازواج پر اور آپ کے اہل بیت پر اور اولیاء امت پر اور تمام اہل اطاعت پر یوم قیامت تک رحمت نازل فرما۔"

یہ درود شریف دعا کی قبولیت کا ضامن ہے۔ دل کو منور کرتا ہے۔ دین و دنیا سنور جاتی ہے۔ ہر شعبہ زندگی میں کامیابی ہوتی ہے۔ دعا سے پہلے ہر نماز کے بعد ضرور پڑھیے گا۔

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَآ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ۔

(ترتیب شریف)

"اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اتنے درود بھیج جتنے تیری ساری خلق بھیجا کرتی ہے اور درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر جیسے کہ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ ﷺ پر درود بھیجیں اور درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے ہمیں آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔" (10 بار)

بہ روایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے عزت افزائی فرمائی جب چلا گیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ شخص جب بھی صبح کرتا ہے مجھ پر دس بار ایسا درود پڑھتا ہے جو ساری مخلوق کے درود کے برابر ہے۔"

○ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَآ مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ○

"الٰہی پروردگار حل اور حرم کے اور پروردگار مشعر حرام کے اور پروردگار گھر حرمت والے کے اور پروردگار رکن اور مقام کے پہنچا واسطے سردار ہمارے اور مولیٰ

Marfat.com

ہمارے محمد (ﷺ) کو ہماری طرف سے سلام۔"

یہ درود شریف بے پناہ فضائل کا حامل ہے۔ زیارت خانہ کعبہ سے مشرف ہونے کے لئے اس درود کی کثرت اکثر مدد ومعاون ثابت ہوتی ہے۔

میرے پیرومرشد نے مجھے سوتے وقت پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

درود مستجاب الدعوات

صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ ط

"اے اللہ اپنے امی کریم نبی پر اوران کی آل پر اور ان کے صحابہ پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔"

یہ درود پاک دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کا خزانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم حاصل کرنے کا بہت بڑا وسیلہ ہے۔

o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا وَمُحْبُوْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْo

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ جس دن اس سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ رکھے۔ تیسرا وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔

اس درود شریف کو کثرت سے پڑھئے تا کہ عرش کا سایہ روز قیامت نصیب ہو۔

o اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِعَیْادَo ط

"اے رب اس پوری پکار کے اور قائم ہونے والی نماز کے عطا فرما حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

Marfat.com

نماز کی اذان سننے کے بعد جس کی فضیلت حدیث پاک میں ہے۔ پڑھنے والے کے لئے حضور اقدس ﷺ کی شفاعت لازم ہوگی۔

o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌo ط

"اے اللہ! درود بھیج ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج مطہرات یعنی مومنین کی ماؤں پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے گھرانے والوں پر جس طرح کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ ہمارے گھرانے پر درود بھیجے اور اس کا ثواب بہت بڑی مقدار میں ملے تو اسے چاہئے کہ ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھے۔ (مندرجہ بالا)

o مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہوگئے۔ ان سے معانقہ کیا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کی میرے سردار آپ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سے معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے تھے کہ یہ پاگل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضور اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب سنایا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور ﷺ کی خدمت میں شبلی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے حضور اقدس ﷺ کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد سورۂ توبہ کی آخری دو آیات (129,128) پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے۔

اس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ پڑھتا ہے اور اس

Marfat.com

کے بعد تین مرتبہ:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ

پڑھتا ہے۔ ابوبکر کہتے ہیں اس خواب کے بعد شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا۔

درودِ حبیب

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ط

یہ درود شریف عاشقان رسول کا ورد ہے۔ دنیا کے غموں سے نجات اور آخرت کے ثمرات کا ضامن ہے۔ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ درجات بلند ہوتے ہیں۔ اعمال نامہ نیکیوں سے بھر جاتا ہے۔ شفاعت رسول حاصل ہوگی۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''القول البدیع'' میں ایک روایت درج فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ اُم المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ حلف اٹھائے کہ میں حضور ﷺ پر افضل ترین درود پاک بھیجوں گا تو اسے چاہئے کہ یہ درود پاک پڑھے:

o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِيِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَآءَ نَفْسِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِکَ o

''اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے نبی اور تیرے رسول نبی امی ہیں اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات پر اور آپ ﷺ کے عزیزوں پر اور مخلوق کی تعداد کے برابر اور اپنی ذات کی رضا کے مطابق اور اپنے عرش کے وزن کے مطابق اور کلمات کی سیاہی

Marfat.com

کے مطابق سلام ہو۔"

درود تریاق امراض

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ ط

"اے اللہ ارواح میں سے حضرت محمد ﷺ کی روح مبارک پر درود و سلامتی اور برکت بھیج اور قلوب میں سے حضرت محمد ﷺ کے قلب پر درود و سلام بھیج اور جسموں میں سے حضرت محمد ﷺ کے جسم پر درود و سلام اور اوپر قبر مبارک حضرت محمد ﷺ کے درمیان قبروں کے درود و سلام بھیج۔"

○ جو شخص یہ درود کثرت سے پڑھے اس کی روح اور دل زندہ ہو جائے مرض اور تکلیف رفع دفع ہو جائے گی۔

درود چشتیہ

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ ○

"اے اللہ! صلوٰۃ و سلام بھیج ہمارے سردار اور ہمارے مولیٰ حضرت محمد ﷺ پر اور سردار محمد ﷺ کی آل پر جیسے درود بھیجے جانے کو تو پسند کرے اور تو خوش ہو۔"

○ یہ درود حبِ رسول پیدا کرنے کے لئے بہت اکسیر ہے۔

درود حفاظت

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَآ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُکَ وَجَرٰی بِهٖ قَلَمُکَ وَسَبَقَتْ بِهٖ مَشِیْئَتُکَ وَصَلَّتْ عَلَیْهِ مَلٰٓئِکَتُکَ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً م بِدَوَامِکَ بَاقِیَۃً م

Marfat.com

بِفَضۡلِکَ وَاِحۡسَانِکَ اِلٰی اَبَدِ الۡاَبَدِ اَبَداً لَّا نِهَایَةَ لِاَ بَدِیَّتِهٖ وَلَا فَنَآءَ لِدَوَامِهٖ ○

"اے اللہ درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی اولاد پر اس تعداد کے برابر جس کو تیرے علم نے احاطہ کیا ہے اور اس تعداد کے برابر جیسے تیرے قلم نے لکھا ہے اور بے شمار اس کے کہ پہلے ہو چکا ہے۔ ساتھ اس کے ارادہ تیرا اور بے شمار اس کے کہ درود بھیجا ہے آنحضرت ﷺ پر تیرے فرشتوں نے۔ ایسا درود جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تیرے دوام کے ساتھ باقی رہنے والا ہے تیرے فضل واحسان سے ابدالآباد تک جس کی ابدیت کی کوئی حد نہیں اور جس کے دوام کو فنا نہیں۔"

○ جو شخص عبادت اور یاد الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائش بکثرت وارد ہوتی ہے اور اس درود کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ اس کے ورد کرنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلا نہیں آتا اور حفاظت الٰہی شامل ہو جاتی ہے اس لئے جب بھی ذکر کرنے بیٹھ جائے تو پہلے ایک مرتبہ یہ درود پڑھ لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

لاجواب درود شریف

○اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَفۡضَلِ حَبِیۡبِکَ النَّبِیِّ الۡعَظِیۡمِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلِّمۡ ○

"اے اللہ اپنے افضل حبیب اعظم نبی حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر درود و سلام بھیج۔"

درود مشاہدہ

○ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیۡبِهٖ رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ○

"اے اللہ درود بھیج اپنے حبیب رحمۃ للعالمین پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور

Marfat.com

آپ ﷺ کے تمام صحابہ پر۔"

o مشاہدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خصوصی انعام ہے اور اس کا مطلب چشم باطن سے غیبی اشیاء کو دیکھنا ہے اور یہ مجاہدہ سے حاصل ہوتا ہے۔

لہٰذا جو شخص صاحب مشاہدہ بننا چاہے وہ اس درود پاک پر زور کرے یعنی اسے فرضی عبادت کے بعد بہت کثرت سے پڑھے جوں جوں پڑھنے کی تعداد میں اضافہ ہوگا ویسے ہی اسے اللہ اور اس کے رسول کا قرب حاصل ہوتا جائے گا۔ بالآخر وہ مقام آجائے گا کہ اسے مشاہدہ ہونے لگے گا۔ اس کے علاوہ اس درود پاک کو روزانہ 111 مرتبہ پڑھنے سے رحمت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جو شخص اسے چالیس دن تک روزانہ 3125 مرتبہ پڑھے اس کی ہر جائز حاجت پوری ہوگی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا درود شریف

o صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنۡبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیۡعِ خَلۡقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَیۡہِ وَعَلَیۡہِمُ السَّلَامُ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے نبیوں اور اس کے رسولوں اور اس کی ساری مخلوق کے درود حضرت محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر ہوں آپ پر اور ان پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔"

o یہ درود پاک حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے۔ اس کے پڑھنے کے بڑے فوائد ہیں اور بڑا ہی مجرب وظیفہ ہے۔

درود حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

o اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنۡ رُّوۡحُہٗ مِحۡرَابُ الۡاَرۡوَاحِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالۡکَوۡنِ ط اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنۡ ہُوَ اِمَامُ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ ط اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنۡ ہُوَ اِمَامُ اَہۡلِ الۡجَنَّۃِ عِبَادِ اللّٰہِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ط o

Marfat.com

"الٰہی! ان پر درود بھیج جن کی روح روحوں کی ملائکہ کی اور کائنات کی محراب ہے۔ الٰہی ان پر درود بھیج جو نبیوں اور رسولوں کے امام ہیں اور الٰہی ان پر درود بھیج جو اہل جنت اور اللہ کے مومن بندوں کے امام ہیں۔"

o یہ درود شریف سیدہ النساء حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے حضرت سیدنا غوث عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے عالم مکاشفہ میں اسے آپ کی زبان مبارک سے سنا تھا۔ (مجموعہ وظائف ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

درود خضری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمۡ ؕ

ترجمہ:۔ اے اللہ اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل اور ان کے صحابہ پر سلام اور درود بھیج۔

o یہ درود شریف دین و دنیا کے بے شمار فوائد کا جامع ہے اور سکون قلب کی بے بہا دولت کا موجب ہے۔

اکثر بزرگان دین کے معمولات میں سے ہے خصوصاً چورہ شریف، شرق پور شریف کے مشائخ اس کی تلقین فرماتے ہیں۔

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبۡدِکَ وَرَسُوۡلِکَ وَصَلِّ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ o (القول البدیع)

"اے اللہ! اپنے عبد و رسول حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات پر بھی درود و رحمت نازل فرما۔"

o امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ جس مسلمان کے پاس صدقہ و خیرات کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعاؤں میں اس درود کو پڑھے۔ یہ اس کے لئے بے شمار ثواب کا اور پاکیزگی اعمال کا سبب بنے گا اور اس کا آخری ٹھکانہ بہشت بریں ہوگا۔

Marfat.com

o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّؤُوْفِ الرَّحِیْمِ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِیْمٍ۔

''اے اللہ صلاۃ وسلام اور برکتیں آپ کی طرف سے جاری رہیں ہمارے آقا محمد ﷺ پر جن کو آپ نے رؤف ورحیم اور عظیم اخلاق کے خوش لقبوں کے ساتھ نوازا ہے۔ ان کی وساطت سے آپ کی صلاۃ ان کے آل واصحاب اور ازواج پر ہر ہر لحہ نازل ہوں۔ تمام حادث وقدیم مخلوق کے تعداد کے برابر۔''

o اس صلاۃ شریفہ کا نام (صلاۃ الرؤف الرحیم) ہے۔ سید شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی فضیلتوں کا شمار وانحصار طاقت بشری سے باہر ہے۔ افضل واشرف ہی کہہ دینے پر اکتفا کرتے ہیں اور کثرت ورد کی رغبت دلاتے ہیں۔

صلاۃ الکبریٰ لسیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ وَکَرِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ صَاحِبِ الْھِمَمِ السَّمَاوِیَّۃِ وَالْعُلُوْمِ اللُّدْنِیَّۃِo

''اے ذات باری تعالیٰ! صلاۃ وسلام اور برکتیں ورحمتیں نازل فرما ہمارے آقا سرتاج دو عالم حضرت محمد ﷺ پر جس کی ہستی جود وکرم کا معدن ہے اور تیری ذات قدیم کی زبان کا ترجمان ہے۔ علم وحلم وحکمت کا منبع ہے تو ہی آسمانی ارتقاء وواقعات کا جاننے والا ہے اور آپ کو علوم لدنیہ کا بخشنے والا ہے اور علوم دنیا کا مالک ہے۔''

o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ اِطَاعَتِھَا طِبُّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئُھَا وَعَافِیَۃُ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئُھَا وَنُوْرُ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئُھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْo

''اے اللہ پاک! درود بھیج ہمارے آقا ﷺ پر جن کی اطاعت دلوں کے لئے

Marfat.com

سکون وعلاج ہے اور جسموں کے لئے عافیت وشفا ہے اور آنکھوں کے لئے نور اور روشنی ہے اور ان کے آل واصحاب پر سلام ہو۔"

o اگر اس درود شریف کی مداومت کرے تو قلب وجگر شبہات، متردات اور شیطانی وسوسے اور برے خیالات سے دور اور امن میں رہے گا۔ انسانی اجساد آلودگی جرم وخطا سے محفوظ رہیں گے اور رفتہ رفتہ ایسی طاقت بصیرت پیدا ہوگی کہ اسرار قدرت الٰہی وجلوہ رفعت محمدی دیکھنے اور تحمل کر سکنے کی نوبت آئے گی تنگ نظری مفقود ہو جاتی ہے۔

یہ صلاۃ "طب نبوی" ہے اس کے ورد سے دلوں کی بیماریاں آرام کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ جسموں سے آفات وبلیات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تندرستی وتومندی آجاتی ہے آنکھوں کی جلن وسوزش کو فنا کر کے ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے۔

(تحفہ درود شریف مولفہ علامہ حبیب البشر خیری)

درود امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

oمَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ۔

o اے میرے مولا تو اپنے حبیب پر ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام بھیج۔ جو تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

یا اس طرح پڑھیں:

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ۔

"اے پروردگار تو اپنے حبیب پر ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام بھیج جو تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔"

o یہ حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ بردہ شریف کے دیباچہ کا شعر ہے جو درود بوصیری کے نام سے مشہور ہے۔ دراصل یہ شعر قصیدہ بردہ شریف کا نچوڑ ہے اور بے پناہ دینی ودنیوی فوائد کا حامل ہے۔

o اس بار (10 تا 28 رشعبان المعظم 1421 ہجری) جب حرمین شریفین کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو محراب النبی پر مسجد نبوی ﷺ پر درود شریف تحریر شدہ جاذب نگاہ ہوا:

Marfat.com

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o

صدیوں سے یہ درود مقدس مقدس ترین مقام پر ضوفشاں ہونے کے ناطے یقیناً بے پناہ روحانی فیوض و برکات کا حامل ہے۔

پڑھتے وقت تصور محراب النبی ﷺ مبارک کریں تو آپ ریاض الجنت میں پہنچ گئے۔ خطہ ارض پر صرف اور صرف ایک مقام ہے جو جنت کا ٹکڑا ہے وہ ریاض الجنت ہے۔ مسجد نبوی کا وہ حصہ جو منبر رسول اور روضہ اطہر کے درمیان واقع ہے۔ ریاض الجنت ہے۔ فرمان رسول پاک ﷺ ہے۔

درود برائے مغفرت

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ o

o فضیلت و تاجدار عرب و عجم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑا ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

درود اسم اعظم

o اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ سَلَّمَ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا o

o یہ درود شریف کم از کم سو مرتبہ روزانہ اپنا معمول بنا لیجئے پھر اس کی برکات دیکھئے کہ دین و دنیا کے ہر کام میں کامیابی آپ کے قدم چومے گی ناکامی و باد خزاں کبھی دور سے بھی نہیں گزرے گی۔

درود حجابی

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ o

o حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مہم یا پریشانی یا مصیبت میں ہو وہ درود پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اللہ تعالیٰ اس

Marfat.com

کی مصیبت ٹال دے گا اور اس کو اپنی مراد میں کامیاب کر دے گا۔

درود ہزارہ

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ○

○ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے درود شریف کو کثرت سے پڑھنے والا ایک آدمی دیکھا وہ سپین کا لوہار تھا۔ جب میں نے ان سے ملاقات کی اور دعا کے لئے درخواست کی تو مجھ کو عجیب وغریب فائدہ ہوا۔

شفاعت رسول ﷺ

○ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّابَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ○

درود شریف برائے کشادگی رزق

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

○ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے تو وہ یوں کہا کرے۔

ایک پسندیدہ درود شریف

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ○

Marfat.com

○ حضرت شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نے انہیں یہ درود پڑھنے کو فرمایا تھا۔ شاہ صاحب کو ایک روز حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی انہوں نے یہ درود حضور ﷺ کی خدمت میں پڑھا جس کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا۔

صلاۃ عالی القدر / دیدار سرکار دو عالم ﷺ

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ○

○ شیخ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''صلوات الدردیر'' کی شرح میں اور علامہ محمد الامیر القصغیر رحمۃ اللہ علیہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات ''صلاۃ عالی القدر'' کی مداومت کرے گا خواہ ایک بار ہی کیوں نہ ہو۔ اس کو قبر میں رکھتے وقت آنحضرت ﷺ بذات خود شرکت فرمائیں گے اور بوقت وفات اس کی روح پر روح محمدی ﷺ جلوہ فگن ہوگی اور یہ دعا اور استغفار کے لئے جامع اور مانع صلاۃ ہے۔

درود اعلیٰ

○ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ۔

○ صلوٰہ ناصری میں لکھا ہے کہ یہ درود شریف پڑھنے والا بدامنی، راہزنی، خوف حادثات اور چوری وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔

گیارہ ہزار درود کے برابر درود

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَلَاۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ۔

○ حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس درود شریف کا ایک مرتبہ پڑھنا گیارہ ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے۔

Marfat.com

ہر درد کی دوا

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

o ہر درد اور بیماری دور ہونے کے لئے اول و آخر مذکورہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں مع بسم اللہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کریں۔ (ص160)

درود نعمت عظمیٰ

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْo

o یہ درود شریف ایک طرح کا دریائے رحمت ہے اور اسے پڑھنے والا دریائے رحمت میں غوطہ زن ہو جاتا ہے لہٰذا اس درود شریف کے بارے کہا جاتا ہے کہ جب پڑھنے والا اَللّٰھُمَّ صَلِّ کہتا ہے تو وہ اللہ کے فضل و کرم سمندر میں قدم رکھ دیتا ہے اور جب وہ نبی کریم ﷺ کا نام لیتا ہے تو وہ دربار رسالت کی موجوں میں آ جاتا ہے اور جس وقت وہ ''وَعَلٰی اٰلِ'' کہتا ہے تو اس پر اہل بیت جیسی عنایت ہونے لگتی ہیں اور جب ''عَلٰی اَصْحَابِ'' کہتا ہے تو اسے صحابہ جیسی خیر و برکت ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس درود کے پڑھنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ دل کی تمنائیں پوری ہوتی ہیں۔ روح اور دل کو تر و تازگی ملتی ہے۔ دلی مرادیں اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے لہٰذا جو شخص اس درود شریف کے فیوض و برکات سے سرخرو ہونا چاہے تو اسے چاہئے کہ اس درود پاک کو ہر نماز کے بعد کثرت سے پڑھے اگر ایسا نہ کر سکے تو ایک بار ضرور پڑھے۔ (فضائل البرکات درود شریف)

درود و سلام کا سلسلہ نئے نئے انداز لئے جاری و ساری رہے گا۔ محبان رسول و عاشقان نبی اظہار محبت اپنے اپنے انداز میں کرتے رہیں گے۔ یہ تشنگی برقرار رہے گی اور درود و سلام کے پھول آسمان محبت سے برستے رہیں گے۔ مطلوب و مقصود درود و سلام حضور اقدس ﷺ کی محبت ہے۔ عشق رسول اللہ ہے۔ جو ایمان کی جان ہے:

Marfat.com

مغز قرآن روح ایمان جان دین

ہست حب رحمۃ للعالمین ﷺ

حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے جب دوبارہ حج بیت اللہ کے بعد روضۃ النبی ﷺ پر حاضری دی تو اس موقع پر آپ کا سوز قلبی اشعار کی صورت میں نمودار ہوا جس کا ایک سبب یہ ہے:

مرا بہ ہیچ مقامے نہ بود غیر تو کامے

طواف و سعی کہ کردم بہ جستجوئے تو کردم

یہ جستجوئے مصطفیٰ مطلوب و مقصود حیات ہے۔ درود و سلام اس جستجوئے مصطفیٰ میں مدد و معاون ہے۔

اس تحریر کا مقصد درود و سلام کے اکثر و بیشتر انداز پیش کرنا نہیں بلکہ اپنی حیات مستعار اور حیات ابدی کو مہکانا مطلوب ہے۔ درود و سلام کے انداز و صیغے لاتعداد ہیں۔ ان کا احاطہ کسی ایک تحریر میں ناممکن ہے۔

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد عبدالرحمٰن چھوروی قدس سرہ العزیز نے "مجموعہ صلوات الرسول ﷺ" تیس سپاروں کی صورت میں مرتب فرمایا۔ حالانکہ آپ امی تھے۔

حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ مؤلف دلائل الخیرات شاذلیہ سلسلہ کے عظیم بزرگ ہیں۔ بوقت سفر ایک دفعہ شہر فاس کے ایک گاؤں میں پہنچے تو وہاں ظہر کی نماز کا وقت آخیر ہونے لگا۔ پانی نہ تھا بہ ہزار جستجو ایک کنواں ملا لیکن ڈول و رسی ندارد۔ شیخ موصوف نہایت پریشان ہوئے اور کنوئیں کے گرد پھرتے تھے وہاں کچھ فاصلہ پر ایک مکان تھا جس کے روزن سے ایک آٹھ یا نو سالہ لڑکی شیخ کی یہ حالت دیکھ رہی تھی بولی۔ اے شیخ! باعث پریشانی کیا ہے۔ جواب دیا کہ میں محمد بن سلیمان جزولی ہوں۔ لڑکی نے کہا تم باوجود اس قدر مشہور آدمی ہونے کے اتنے سے کام سے عاجز آ گئے ہو۔ سبب کیا ہے؟ صبر کرو آتی ہوں۔ جب لڑکی آئی تو جا کر کنوئیں میں لعاب دہن ڈال دیا۔ جس کی وجہ سے اس کے پانی میں ایک دم جوش آیا اور چاروں طرف سے بہنے لگا۔ لڑکی اپنے گھر چلی گئی۔ شیخ

Marfat.com

جب نماز سے فارغ ہوئے تو سیدھے اس کے گھر گئے اور دستک دی لڑکی ملی تو فرمایا اے پیاری بیٹی تم کو خدا کی قسم ہے جس نے تم کو پیدا کر کے راہ حق دکھایا ہے اور تم کو سرکار دو عالم ﷺ کی قسم ہے جن کی شفاعت کی امیدوار ہو تم کو میں خدا اور تمام پیغمبروں کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے یہ بتا دو کہ اس مرتبہ کو تم کیونکر پہنچیں۔ اس نے جواب دیا کہ اگر تم اس قدر بڑی قسم نہ دلاتے تو ہرگز نہ بتاتی۔ فلاں درود شریف کے پڑھنے سے جس کا میں ورد کرتی ہوں یہ مرتبہ مجھے حاصل ہوا ہے تب شیخ نے وہ درود شریف اور اس کے پڑھنے کی اجازت لڑکی سے حاصل کی اور فوراً دل میں خیال اور شوق عظیم پیدا ہوا کہ ایک ایسی کتاب لکھوں جو درود شریف کے بہترین الفاظ پر مشتمل ہو اور لڑکی کا بتایا ہوا درود شریف بھی اس میں درج کیا جائے۔ تب آپ نے کتاب ''دلائل الخیرات'' لکھی۔

آپ کی وفات یکم ربیع الاول 870 ہجری بمقام سوس واقع ملک بربر میں نماز صبح کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں ہوئی اور اسی روز ظہر کے وقت مسجد کے قریب مدفون ہوئے۔ پھر ستر سال بعد ایسا ہوا کہ مراکش کے بادشاہ نے آپ کی نعش کو مقام سوس سے منتقل کرا کر ریاض الفردوس (قبرستان) واقع مراکش میں دفن کیا جب نعش برآمد ہوئی تو بالکل تازہ معلوم ہوتی تھی جس پر زمین کا اثر مطلق نہ ہوا تھا۔ کفن تک میلا نہ تھا اور قبر مہک رہی تھی، مشک اور عنبر کی خوشبو آ رہی تھی۔ چہرہ مبارک پھول کی طرح تر و تازہ تھا۔ آپ کی قبر مبارک پر انوار عظیمہ کا ظہور ہوتا ہے۔ دلائل الخیرات عاشقان رسول کا وظیفہ ہے۔ مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اس عرصہ سے اب تک بے حد و حساب دفعہ قلمی اور چھاپہ شدہ نسخہ جات چھپ چکے ہیں۔

مجاہد اسلام عاشق رسول سلطان محمود غزنوی کا معمول تھا کہ وہ روزانہ صدق دل سے بطور وظیفہ حضور ﷺ کی ذات گرامی پر ایک لاکھ مرتبہ درود پڑھا کرتے تھے۔ لامحالہ ایک لاکھ مرتبہ درود پڑھنے میں رات دن کا بیشتر حصہ صرف ہو جاتا۔ اس وجہ سے امور سلطنت کو سرانجام دینے کے لئے فرصت کا وقت بہت کم ملتا۔ اس طرح ان کی وسیع و عریض سلطنت میں بعض اوقات انتظام درست نہ رہتا۔ ایک رات عالم خواب میں سلطان محمود غزنوی کو حضور ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے خواب میں محمود غزنوی کو درود سکھایا جو

Marfat.com

درود لکھی مشہور ہے اور فرمایا کہ نماز فجر کے بعد اسے ایک بار پڑھ لیا کرو تو ایک لاکھ درود پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ یعنی اس درود پاک کو جتنی بار پڑھا جائے اتنی لاکھ بار ثواب ملے گا محمود غزنوی نے اس نعمت عظمیٰ کو عام کیا اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو اس درود شریف کے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ گزشتہ سالوں میں حکومت وقت نے ان کے مزار کی مرمت کا منصوبہ مرتب کر کے کام شروع کیا تو دوران مرمت قبر کا کچھ حصہ کھل گیا تو خوشبو ہی خوشبو پھیل گئی۔ جھانکا تو تروتازہ پھول جیسا نورانی چہرہ نظر آیا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رباعی مرتب فرمائی جو دربار رسالت ﷺ میں اس قدر مقبول ہوئی ہے کہ شاید ہی کوئی کلام اس قدر نعت رسول ﷺ کے حوالے سے پڑھا جاتا ہو:۔

بَلَغَ العُلٰے بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰے بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ مرشد من یہ کیا بات ہے کہ میرا کلام نعتیہ فنی لحاظ سے حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی اس رباعی سے اعلیٰ ہے لیکن ان کی یہ رباعی مقبول عام ہے۔ میرا کلام اس قدر نہ ہے تو محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رباعی رسالت مآب ﷺ نے پسند فرمائی اور اس پسند کا ثمرہ ہے جو مقبول عام ہے۔

مقبولیت عامہ کے حوالے سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سلام ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' کا جواب نہیں۔ یہ سلام امت مسلمہ کے دل کی آواز ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سرکار دو عالم ﷺ کے حضور جو درود پاک پڑھتے اور

Marfat.com

ایک رسالہ میں یہی نام مبارک کے ساتھ تحریر فرمایا تو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت عبداللہ بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کوخواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک فرمایا ہے؟ تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ''مجھ پر بہت رحم فرمایا اور مجھے معاف کر دیا۔ دولہا کے لئے جس طرح کا کمرہ سجایا جاتا ہے میرے لئے جنت کو سجایا گیا ہے اور مجھ پر قسم قسم کے پھولوں کو نچھاور کیا گیا ہے جس طرح دولہا و دلہن پر نثار کیا جاتا ہے'' میں نے پھر پوچھا کہ '' اس عالی مرتبت پر آپ کیسے پہنچے؟'' تو ایک غیبی آواز نے جواب دیا کہ ''اس کی ''کتاب الرسالۃ'' میں درود مذکور رقم کرنے کی وجہ سے ہے۔''

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''احیاء علوم الدین'' میں مسطور ہے کہ ابی الحسن الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام سیدنا الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کے مقام عالی کو دیکھ کر خوش ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت محمد ﷺ کا دیدار نصیب ہوا تو بولنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ! امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ پر درود پڑھ کر کیا انعام حاصل کیا ہے؟ تو حضرت سید السادات ﷺ نے فرمایا کہ:

''مجھ سے یہ انعام پایا ہے کہ حساب وکتاب کے لئے ٹھہرنے سے بچ گیا۔''

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ○

بہر حال بے حد وحساب درود شریف ہیں اور بے حد حساب فضائل کے حامل ہیں۔ درود خاص، درود روحی، درود قلبی، درود مقدس، درود العابدین، درود العاشقین، درود افضل، درود العارفین، درود طیب، درود اعلیٰ، درود امام شافعی، درود شیخ عبدالقادر جیلانی، درود شاہ ولی اللہ، درود حضوری، درود اکبر، درود مستغاث، درود اویسہ، درود علی رضی اللہ عنہ، درود فاطمہ رضی اللہ عنہ، درود نوریہ، درود لکھی، درود تاج، درود کبریت احمر شریف، درود مقدس، درود تنجینا، درود خضری، درود ہزارہ، درود زین العابدین رضی اللہ عنہ، درود ابراہیمی، درود حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، درود حضرت موسیٰ علیہ السلام، درود قبرستان، یہ تو چند تحریر کئے گئے

Marfat.com

نام ہیں ورنہ لاتعداد انداز اور صیغے ہیں جن کو عاشقان رسول ترتیب دیتے اور عاشقان رسول پڑھتے رہے ہیں۔

درود شریف کا ورد اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین انعام ہے۔ عنایت و اکرام کی حد ہے وقت گزرتے دیر نہیں لگتی۔ یہ حیات مستعار چند ساعت کی مہمان ہے۔ وہ لمحہ رخصتی جہان فانی کا اٹل ہے اور خبر نہیں کب آ پہنچے۔ زنگ آلود دل کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ اس لمحہ کو بھول چکا ہوتا ہے یہ لمحات حیات کس قدر قیمتی ہیں جو گزر گیا واپس نہیں آ سکتا اور خبر نہیں کتنے لمحات اس فانی زندگی کے باقی رہ گئے ہیں۔ درود و سلام میں گزرے لمحات نورانی لمحات ہیں۔ محبت رسول میں ڈوبے ہوئے لمحات ہیں۔ وقت کا بہترین مصرف اور فلاح دارین کے ضامن ہیں۔

حدیث شریف ہے:

كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظاً

''موت کافی ناصح ہے۔''

ہم روزانہ دیکھ رہے ہیں کہ چلتا پھرتا انسان ہم جیسا لحد خاکی کے سپرد ہو گیا۔ چند لمحے عبرت کے میسر آتے ہیں۔ جب اپنے ہاتھوں اپنے جیسے انسان کو سپرد خاک کرتے ہیں۔ مگر جلد ہی وہ اثر زائل ہو جاتا ہے اور انسان پھر اپنے دردناک اور ہیبت ناک انجام کو بھول جاتا ہے۔ تضیع اوقات کرتا کرتا اچانک موت کے تاریک گڑھے میں جا گرتا ہے۔ آنکھ کھلتی ہے۔ حسرت ہی حسرت وہ لمحات جو غفلت میں بسر ہوئے حسرت ہی حسرت بن کر ماتم کناں ہوتے ہیں۔ مراقبہ عندالموت انسان کو زندگی کا اہم ترین لمحہ، موت یاد کرانے کی ایک سبیل ہے۔ اور اس لمحہ کو خوشگوار بنانے کا نسخہ درود و سلام ہے۔

درود و سلام سے محبت رسول پیدا ہوگی اور محبت کا تقاضا اتباع ہے اور اتباع رسول سے فوز العظیم فوز الکبیر فوز المبین حاصل ہوگی اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اور یہی مقصد حیات انسانی ہے۔ خوش بخت انسان وہ ہے جو اللہ کا بندہ ہے۔

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ ونعتِ رسول

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (نور:35)

"اللہ (ہی) آسمان وزمین کا نور ہے (تمام کائنات کو اسی کے نورِ وجود ہی کے فیضان نور سے ایک وجود ملا ہے) اس کا نور ایک ایسے طاق جیسا ہے جس میں ایک چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔ وہ فانوس (ایسا صاف و شفاف) گویا موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے (اور) وہ چراغ شجر مبارکہ (یعنی) زیتون (کے تیل) سے روشن رہتا ہے (ایسا شجرہ زیتون) جو نہ مشرق کے رخ واقع ہے۔ اور نہ مغرب کے رخ (یعنی بڑی لطیف مخصوص صفات کا حامل ہے) اس کا تیل (اس قدر لطیف وصاف ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ) اگر آگ اسے نہ بھی چھوئے تو بھی وہ (خودبخود) بھڑک اٹھے گا۔ (پھر ان منور فضاؤں میں عجب) نور پر نور (کا عالم) ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے (اپنی روشنی میں کھینچ لیتا ہے) اور اللہ لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ کو ہر چیز کا (پورا پورا) علم ہے۔ (وہ جانتا ہے کہ کس قلب میں قبولیت انوار الٰہی کی کس حد تک صلاحیت ہے۔"

(ترجمہ: فیوض القرآن)

Marfat.com

"حمد"

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے نظر بھی جو آ رہا ہے وہی خدا ہے
وہی ہے مشرق وہی ہے مغرب سفر کریں سب اس کی جانب
ہر آئینے میں جو عکس اپنا دکھا رہا ہے وہی خدا ہے
تلاش اس کو نہ کر بتوں میں وہ ہے بدلتی ہوئی رتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے وہی خدا ہے
نظر بھی رکھے سماعتیں بھی وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانہ لاشعور میں جگمگا رہا ہے وہی خدا ہے
کسی کو سوچوں نے کب سراہا وہی ہوا جو خدا نے چاہا
جو اختیار بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے وہی خدا ہے
کسی کو تاج وقار بخشے کسی کو ذلت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مہر قدرت لگا رہا ہے وہی خدا ہے
سفید اس کا سیاہ اس کا نفس نفس ہے گواہ اس کا
جو شعلہ جان جلا رہا ہے بجھا رہا ہے وہی خدا ہے

(مظفر وارثی)

○وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ○

"اور ہم نے تو آپ ﷺ کو سب جہانوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔"

(القرآن)

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ۝۳

(سورۂ کوثر)

"اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔"

Marfat.com

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم:4)

''اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔''

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِ
وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِالنِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

(حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

کبھی آنکھوں نے کوئی آپ ﷺ سے اچھا نہیں دیکھا
کسی آغوشِ مادر میں جمال ایسا نہیں اترا
یہ پیکر آپ ﷺ کا ہر عیب سے ایسے مبرا ہے
بنایا رب نے گویا اس کو جیسے آپ ﷺ نے چاہا

آمد مدینہ منورہ استقبالیہ نعتیہ اشعار

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعٍ
اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاع

''ثنیات الوداع (وہ چوٹی جہاں مہمانوں کو الوداع کہی جاتی ہے) سے
چودھویں کے چاند نے ہم پر طلوع فرمایا ہے۔''
جب تک اللہ تعالیٰ کو پکارنے والا اس کو پکارتا رہے گا۔
ہم پر لازم ہے کہ ہم اس نعمت کا شکر ادا کرتے رہیں۔''
اے ہمارے پاس تشریف لانے والے آپ کے ہر حکم کو تسلیم کیا جائے گا۔
روضہ رسالت مآب ﷺ کے مواجہہ شریف کی جالیوں کے ملحقہ ستونوں پر کندہ

Marfat.com

نعتیہ اشعار

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرَابِ اَعْظُمُهُ
فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ
فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اے بہتر ان سب سے جن کے اجساد شریفہ خاک میں مدفون ہوئے
اور ان کی خوشبو سے جنگل اور پہاڑ مہک گئے
میری جان اس پاک قبر پر فدا جس میں آپ سکونت فرمائیں
اس قبر شریف میں پرہیزگاری اور اسی میں جود اور کرم ہے

....

حضور پاک ﷺ کی منظوم تعریف وتوصیف نعت کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح:4)

''اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا۔''

اور پھر

لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا
(الفتح:9)

''تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔''

مسجد نبوی میں سرکار دو عالم ﷺ منبر پر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے نعتیہ اشعار سماعت فرماتے۔ کفار کے شعراء کے مقابلہ میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے جواب دو اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اشعار پڑھتے اور حضور پاک ﷺ کی دعائے خیر سے نوازے جاتے۔ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ

Marfat.com

عنہ کا قصیدہ نعتیہ جس کی سماعت کے دوران حضور اقدس ﷺ نے خوشی و تحسین کا اظہار فرماتے ہوئے اپنی یمنی چادر بطور انعام عنایت فرمائی ''بانت سعاد'' مشہور ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے وقت حضور پاک ﷺ کی سواری کے آگے آگے اشعار پڑھتے جاتے تھے اور آپ ﷺ مسرور ہوتے رہے۔ حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کا کلام اس قدر پسند تھا کہ ایک مرتبہ آپ بہ نفس نفیس ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور تین بار فرمائش کر کے ان سے اشعار سنے۔

یہ دربار رسالت کے مشہور و معروف شعراء تھے۔ ورنہ عرب تو شاعری کے دلدادہ تھے اور اکثر و بیشتر اصحاب الرسول نے نعتیہ اشعار کہے ہیں۔

اسی طرح عربی نعت گوئی میں امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ بردہ شریف کو شہرت دوام ملی اور مقبولیت عام پائی۔ ان کو خواب میں چادر یمنی کا انعام ملا اور صحت یابی ہوئی۔ عاشقان رسول نے فارسی میں نعت گوئی کو کمال تک پہنچایا۔ شیخ سعدی، مولانا عبدالرحمٰن جامی، محمد جان قدسی، امیر خسرو و دیگر بلند پایہ صوفی شعراء نے وہ موتی بکھیرے جن کی چمک لازوال ہے۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے عربی میں ایک نعتیہ رباعی کہی شاید ہی کوئی کلام اس قدر پڑھا گیا ہو جس قدر اس رباعی کو پڑھا و سنا گیا ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰے بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نعت

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ اَلَّا یَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

جس نے ایک مرتبہ بھی خاک پائے احمد مجتبیٰ سونگھ لی۔ تعجب کیا ہے کہ وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّھَا صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ عُدْنَ لَیَالِیَا

Marfat.com

(حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی میں) وہ مصیبتیں مجھ پر ٹوٹی ہیں کہ اگر یہ مصیبتیں دنوں پر ٹوٹتیں تو دن راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔

اَغْبَرَ اٰفَاقُ السَّمَاءِ وَکُوِّرَتْ ۔ شَمْسُ النَّهَارِ وَاَظْلَمَ الْاَزْمَانُ

آسمان کی پہنائیاں غبار آلود ہو گئیں اور لپیٹ دیا گیا دن کا سورج اور تاریک ہو گیا سارا زمانہ۔

وَالْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِیِّ کَئِیْبَةٌ ۔ اَسَفًا عَلَیْهِ کَثِیْرَةُ الْاَحْزَانِ

اور زمین نبی کریم کے بعد مبتلائے درد ہے ان کے غم میں ڈوبی ہوئی سراپا حزن۔

فَلْیَبْکِهٖ شَرْقُ الْبِلَادِ وَغَرْبُهَا ۔ یَافَخْرَ مَنْ طَلَعَتْ لَهُ النَّیْرَانُ

اب آنسو بہائے مشرق بھی اور مغرب بھی ان کی جدائی پر اے فخر ان لوگوں کے جن پر روشنیاں چمکیں۔

یَاخَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَکِ صِنْوَةً ۔ صَلّٰی عَلَیْکَ مُنْزِلُ الْقُرْاٰنِ

اے آخری رسول آپ برکت وسعادت کی جوئے فیض ہیں آپ پر قرآن نازل کرنے والا بھی درود وسلام بھیجے ہے۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کا کلام

مَتٰی یَبْدُوْ فِی الدُّجٰی الْبَهِیْمِ جَبِیْنُهٗ ۔ یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجٰی الْمُتَوَقِّدِ

اندھیری رات میں ان کی پیشانی نظر آتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ۔

فَمَنْ کَانَ اَوْ مَنْ قَدْ یَکُوْنُ کَاَحْمَدَ ۔ نِظَامُ الْحَقِّ اَوْ نَکَالٌ لِّمُلْحِدِ

احمد مجتبیٰ کے جیسا کون تھا اور کون ہوگا حق کا نظام قائم کرنے والا اور ملحدوں کو سراپا عبرت بنا دینے والا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کلام

یَاعَیْنُ فَابْکِیْ وَلَا تَسْأَمِیْ ۔ وَحَقِّ الْبُکَا عَلَی السَّیِّدِ

تو اے آنکھ خوب رو اب یہ آنسو نہ تھمیں قسم ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر رونے کے حق کی۔

Marfat.com

عَلٰی خَیْرِ خِنْدِفٍ عِنْدَالْبَلَاءِ اَمْسٰی یُغَیَّبُ فِی الْمَلْحَدِ

خندف کے بہترین فرزند پر آنسو بہا جسے غم والم کے ہجوم میں سرِشام گوشہ قبر میں چھپادیا گیا۔

فَصَلَّی الْمَلِیْکُ وَلِیُّ الْعِبَادِ وَرَبُّ الْعِبَادِ عَلٰی اَحْمَدٖ

مالک الملک بادشاہ عالم بندوں کا والی اور پروردگار احمد مجتبیٰ پر سلام ورحمت بھیجے۔

فَکَیْفَ الْحَیَاۃُ لِفَقْدِ الْحَبِیْبِ وَزَیْنِ الْمَعَاشِرِ فِی الْمَشْھَدِ

اب کیسی زندگی جو حبیب نبی بچھڑ گیا اور وہ نہ رہا جو زینت دہ یک عالم تھا۔

فَلَیْتَ الْمَمَاتَ لَنَا کُلَّنَا فَکُنَّا جَمِیْعاً مَعَ الْمُھْتَدِیْ

کاش موت آتی تو ہم سب کو ایک ساتھ آتی تو ہم سب بھی ہدایت دینے والی ذات کے ساتھ ہوتے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کلام

اَمِنْ بَعْدِ تَکْفِیْنِ النَّبِیِّ وَدَفْنِہٖ بَاثوابه الی عَلی حکایت ثوی

نبی کو کپڑوں میں کفن دینے کے بعد میں اس مرنے والے کے غم میں غمگین ہوں جو خاک میں جا بسا۔

زَرانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْنَا فَلَنْ نَّرایٰ بِذَاکَ عَدِیْلاً مَاجینا مِن الرَّوٰی

رسول اللہ کی موت کی مصیبت ہم پر نازل ہوئی اور اب جب تک ہم خود جی رہے ہیں ان جیسا ہرگز نہیں دیکھیں گے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اَغَرَّ عَلَیْہِ لِلنُّبُوَّہِ خَاتَمٌ مِنَ اللّٰہِ مَشْھُوْدٌ یَلُوْحُ وَیَشْھَدُ

یہ وہ ہیں جس پر مہر نبوت چمک رہی ہے اللہ کی طرف سے یہ شہادت ہے جو چمکتی ہے اور دیکھی جاتی ہے۔

وَضَمَّ الْاِلٰہُ اسْمَ النَّبِیِّ اِلَی اسْمِہٖ اِذْ قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْھَدُ

اللہ نے اپنے نام کے ساتھ نبی کا نام ملا رکھا ہے جب کہ پانچ وقت موذن اشہد کہتا ہے۔

Marfat.com

وَشَقَّ لَهٗ مِنَ اسْمِهٖ لِیُجِلَّهٗ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدُ

اللہ نے ان کا نام ان کے اعزاز کے لئے اپنے نام سے مشتق کیا ہے صاحب عرش محمود ہے اور یہ محمد ہیں۔

نَبِیٌّ اَتَانَا بَعْدَ بَاسٍ وَفَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَالْاَوْثَانُ فِی الْاَرْضِ تُعْبَدُ

یہ ایسے نبی ہیں جو ہمارے پاس ایک خوف ناک اور طویل وقفہ کے بعد آئے ہیں اور حال یہ تھا کہ زمین میں بت پوجے جارہے تھے۔

فَاَمْسٰی سِرَاجاً مُّسْتَنِیْرًا وَّهَادِیاً یَلُوْحُ کَمَا لَاحَ الصَّقِیْلُ الْمُهَنَّدُ

یہ نبی آئے اور روشنی والے چراغ اور رہنما ہو گئے وہ اس طرح چمکتے جیسے صیقل کی ہوئی تلوار چمکے۔

حضرت کعب بن زیاد رضی اللہ عنہ

فَقَدْ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ مُعْتَذِراً وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَقْبُوْلُ

میں اللہ کے رسول کی خدمت میں عذرخواہ ہو کر پہنچا اور معافی و درگزر تو اللہ کے رسول کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

لَقَدْ اَقُوْمُ مَقَاماً لَوْ یَقُوْمُ بِهٖ اَرٰی وَاَسْمَعُ مَا لَوْ یَسْمَعُ الْفِیْلُ

میں اس مقام پر کھڑا تھا کہ اگر وہاں ہاتھی بھی کھڑا ہوتا اور ہاتھی وہ دیکھتا اور سنتا جو میں دیکھ اور سن رہا تھا۔

لَظَلَّ یَرْعَدُ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ لَهٗ مِنَ الرَّسُوْلِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَنْزِیْلُ

تو یقیناً کانپنے لگتا اگر اللہ کے حکم سے رسول اللہ کی طرف سے جودوسخا اور بخشش وعطا نہ ہوتی۔

حَتّٰی وَضَعْتُ یَمِیْنِیْ لَا اُنَازِعُهٗ فِیْ کَفِّ ذِیْ نَقِمَاتٍ قِیْلُهُ الْقِیْلُ

یہاں تک کہ میں نے اپنا داہنا ہاتھ بغیر کسی مناقشے کے اس ہاتھ میں دے دیا جو کہ سزا دے سکتا تھا اور جس کا قول فیصل تھا۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُسْتَضَاءُ بِهٖ مُهَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰهِ مَسْلُوْلُ

بے شک رسول اللہ وہ سیف ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے وہ اللہ کی

Marfat.com

تلواروں میں سے ایک کھینچی ہوئی تلوار ہیں۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

رُوْحِی الْفِدَاءُ لِمَنْ اَخلَاقُه شَهِدَتْ بِاَنَّهٗ خَيْرُ مَوْلُوْدٍ مِنَ الْبَشَرِ

میری جان ان پر فدا جن کے اخلاق شاہد ہیں کہ وہ بنی نوع انسان میں افضل ترین ہیں۔

عَمَّتْ فَضَائِلُهٗ كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا عَمَّ الْبَرِيَّةَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

ان کے فضائل بلا امتیاز سب بندوں کے لئے عام ہیں جس طرح سورج اور چاند ساری مخلوق کے لئے عام ہے۔

لَوْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اٰيَاتٌ مُّبَيِّنَةٌ كَانَتْ بَدِيْهَتُهٗ تَكْفِيْ عَنِ الْخَبَرِ

اگر ان کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرنے والی نشانیاں نہ ہوتیں تو خود ان کی واضح شخصیت ان کی صداقت کے لئے کافی تھی۔

اِنْ نِلْتَ يَا رُوْحَ الصَّبَا يَوْمًا اِلٰى اَرْضِ الْحَرَمِ

اے باد صبا اگر تیرا گزر سرزمین حرم تک ہو

بَلِّغْ سَلَامِيْ رَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمُ

تو میرا اسلام اس روضہ کو پہنچا جس میں نبی محترم تشریف فرما ہیں

مَنْ وَجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰى، مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰى

وہ جن کا چہرہ انور مہر نیم روز اور جن کے رخسار تاباں ماہ کامل

مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰى مَنْ كَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

جن کی ذات نور ہدایت ہے جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا

يَارَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَنْتَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ

اے رحمت عالم آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں

اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنِ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَالْكَرَم

ہمیں قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے عزت بخشیو

(امام حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

يَا سَيِّدُ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِداً اَرْجُوْ رِضَاکَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

اے سرداروں کے سردار میں خاص آپ ہی کا قصد کر کے حاضر ہوا ہوں آپ کی خوشنودی کا طالب اور آپ کی حمایت کا امیدوار۔

وَاللّٰهِ یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِیْ قَلْبًا مَشُوْقاً لَایَرُوْمُ سِوَاکَ

اے بہترین مخلوق! خدا کی قسم میرا قلب آپ ہی کا شیفتہ ہے اور آپ کے سوا کسی کا ارادہ نہیں رکھتا۔

وَبِحَقِّ جَاهِکَ اِنَّنِیْ بِکَ مُغْرَمٌ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّنِیْ اَهْوَاکَ

آپ کی عزت کی قسم میں آپ کا فریفتہ ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں آپ ہی سے پیار کرتا ہوں۔

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ کَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَ

آپ وہ ہیں کہ اگر نہ ہوتے تو کوئی شخص نہ پیدا کیا جاتا بلکہ اگر آپ نہ ہوتے تو کل کائنات ہی نہ ہوتی۔

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُّوْرِکَ الْبَدْرُ تُکْتَسٰی وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاکَ

آپ وہ ہیں کہ آپ کے نور سے چاند نے نور حاصل کیا اور سورج روشن ہے آپ ہی کے جمال سے۔ (سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ)

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

(شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَّجْهِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

Marfat.com

لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

(حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ)

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمٖ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں جہانوں اور جنات اور انسانوں کے اور دونوں فریقوں یعنی عرب وعجم کے سردار و والی ہیں۔

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ

اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَانَعَمٖ

ہمارے نبی نیکی کا حکم کرنے والے برائی سے روکنے والے ہیں کوئی بھی ان جیسا کلام میں ہاں اور نہ کرنے کے اعتبار سے زیادہ سچا وسچا نہیں۔

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ . مُقْتَحِمٖ

وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے حبیب دوست ہیں کہ ان سے شفاعت کی امید ہے ہر خوف کے وقت اور جو بھی آنے والے خوف ہیں۔ (حضرت علامہ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْقَصِیْدَۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ لِلْاِمَامِ الْبُوْصِیْرِیْ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد بن سعید امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ وہ عاشق رسول اور مقبول بارگاہ نبی پاک ﷺ کے نعت گوشاعر ہیں۔ جن کے قصیدہ بردہ شریف پیش کرنے پر حضور پاک ﷺ نے خواب میں اپنا دست شفاء مفلوج جسم امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ پر پھیرا تو شفایاب ہو گئے اور اپنی چادر مبارک بطور انعام عنایت فرمائی جو بیدار ہوئے تو موجود تھی۔ اس مقبول بارگاہ رسالت مآب عاشق رسول ﷺ کا ایک مختصر قصیدہ نعتیہ ''قصیدہ محمدیہ'' جو بطور شکرانہ بعد شرف باریابی و شفایابی حسب روایت مرتب کیا ہے۔ جس کے ہر مصرعہ میں اسم مبارک ''محمد ﷺ'' نور فشاں ہے:

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا

اس امتیازی خصوصیت کے علاوہ حسن و جمال مصطفیٰ کا آئینہ ہے۔ محبت رسول کریم ﷺ ہی ایمان کی جان ہے۔ قصیدہ مذکورہ کا قاری عشق رسول اللہ ﷺ سے بہر صورت سرشار ہوگا۔ روزانہ حسب توفیق حضوری قلب کے ساتھ ذوق و شوق سے پڑھئے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْقَصِیْدَۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ

لِلْاِمَامِ الْبُوْصِیْرِیْ رحمة الله عليه

مُحَمَّدٌ اَشْرَفُ الْاَعْرَابِ وَ الْعَجَمِ
مُحَمَّدٌ خَیْرُ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی قَدَمِ
محمد عرب اور عجم میں بزرگ تر ہیں
محمد تمام انسانوں میں افضل ہیں
مُحَمَّدٌ بَاسِطُ الْمَعْرُوْفِ جَامِعُہٗ
مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْاِحْسَانِ وَالْکَرَمِ

Marfat.com

محمد نیکیوں کو پھیلانے والے اور اس کے جامع ہیں
محمد احسان اور بخشش کرنے والے ہیں
مُحَمَّدٌ تَاجُ رُسُلِ اللّٰهِ قَاطِبَةً
مُحَمَّدٌ صَادِقُ الْاَقْوَالِ وَالْكَلِمِ
محمد کل انبیاء کے سرتاج ہیں
محمد قول اور کلام کے سچے ہیں
مُحَمَّدٌ ثَابِتُ الْمِيْثَاقِ حَافِظُهٗ
مُحَمَّدٌ طَيِّبُ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ
محمد وعدے کے پکے اور اس کے محافظ ہیں
محمد خوش خلق اور نیک سیرت ہیں
مُحَمَّدٌ خُبِيَتْ بِالنُّوْرِ طِيْنَتُهٗ
مُحَمَّدٌ لَّمْ يَزَلْ نُوْرًا مِّنَ الْقِدَمِ
محمد نور مجسم ہیں
محمد کا نور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے
مُحَمَّدٌ حَاكِمٌ بِالْعَدْلِ ذُوْشَرَفٍ
مُحَمَّدٌ مَّعْدِنُ الْاِنْعَامِ وَالْحِكَمِ
محمد انصاف والے حاکم محترم ہیں
محمد نعمتوں اور حکمتوں کے مخزن ہیں
مُحَمَّدٌ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ مِنْ مُّضَرَ
مُحَمَّدٌ خَيْرُ رُسُلِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ
محمد اللہ کے بہترین مخلوق قبیلہ مضر سے ہیں
محمد اللہ کے تمام انبیاء میں افضل و اعلیٰ ہیں

Marfat.com

مُحَمَّدٌ دِيۡنُہٗ حَقٌّ النَّذِيۡرُ بِہٖ
مُحَمَّدٌ مُّجۡمَلٌ حَقًّا عَلٰی عَلَمٖ

محمد کا دین سچا اور خوف خدا دلانے والا ہے
محمد مجسم سچائی ہیں اور اس کے علمبردار ہیں

مُحَمَّدٌ ذِکۡرُہٗ رَوۡحٌ لِّاَنۡفُسِنَا
مُحَمَّدٌ شُکۡرُہٗ فَرۡضٌ عَلَی الۡاُمَمِ

محمد کا ذکر مبارک ہماری روحوں کی تازگی ہے
محمد کا شکر ادا کرنا تمام قوموں پر فرض ہے

مُحَمَّدٌ زِيۡنَۃُ الدُّنۡيَا وَبَہۡجَتُہَا
مُحَمَّدٌ کَاشِفُ الۡغُمَّاتِ وَالظُّلَمِ

محمد دنیا کا حسن اور رونق ہیں
محمد اندھیروں اور مشکلات کو رفع کرنے والے ہیں

مُحَمَّدٌ سَيِّدٌ طَابَتۡ مَنَاقِبُہٗ
مُحَمَّدٌ صَاغَہُ الرَّحۡمٰنُ بِالنِّعَمِ

محمد کے پند اور نصائح ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں
محمد کو اللہ پاک نے ایک بہترین نعمت بنایا ہے

مُحَمَّدٌ صَفۡوَۃُ الۡبَارِیۡ وَخِيۡرَتُہٗ
مُحَمَّدٌ طَاہِرٌ وَسَاتِرُ التُّہَمِ

محمد اللہ کے چنے ہوئے اور برگزیدہ ہیں
محمد پاک کرنیوالے اور پردہ ڈالنے والے خطاؤں پر

مُحَمَّدٌ ضَاحِکٌ لِلضَّيۡفِ مُکۡرِمَۃً
مُحَمَّدٌ جَارُہٗ وَاللّٰہِ لَمۡ يُضَمِ

Marfat.com

محمد مہمانوں کو خوش آمدید کہنے والے ہیں سخاوت کی وجہ سے
محمد کی قربت والا بخدا ستایا نہیں جائے گا

مُحَمَّدٌ يَوْمَ بَعْثِ النَّاسِ شَافِعُنَا
مُحَمَّدٌ نُوْرُهُ الْهَادِىْ مِنَ الظُّلَمِ

محمد روز قیامت انسانوں کی شفاعت کرنے والے ہیں
محمد اپنے نور سے اندھیروں میں رہبری کرنیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ قَائِمٌ لِلّٰهِ ذُوْهِمَمٍ
مُحَمَّدٌ خَاتِمٌ لِلرُّسُلِ كُلِّهِمِ

محمد اللہ کی طرف سے باہمت اور مستعد ہیں
محمد خاتم النبیین ہیں

غلام حلقہ بگوش رسول ساداتم — زہی نجات نمودن حبیب وآیاتم
کفایت است زروح رسول اولادش — ہمیشہ ورد زبان جملہ مہماتم
زغیر آل نبیؐ حاجتی اگر طلبم — روا مدار یکی از ہزار حاجاتم
دلم زعشق محمد پراست و آل محمد — گواہ حال من است ایں ہمہ حکایاتم
چوذرہ ذرہ شود این تنم بہ خاک لحد — تو بشنوی صلوات از جمیع ذراتم
کمتر خادم خدام خاندانی توام — ز خادمی تو دائم بود مناجاتم
سلام گویم وصلوات برتو ہر نفسی — قبول کن بہ کرم ایں سلام وصلواتم

(سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

درجان چوکرد منزل جانان ما محمد ﷺ
صد درکشادہ دردل از جان ما محمد ﷺ
ما بلبلیم نالاں درگلستان احمد ﷺ
ما لولوئیم و مرجان عمان ما محمد ﷺ

Marfat.com

مستغرق گناہیم ہر چند عذر خواہیم
پژ مردہ چون گیاہیم باران ما محمد ﷺ

ما طاب فدائیم بردین مصطفائیم
بردرگہش گدائیم سلطان ما محمد ﷺ

از درد زخم عصیاں مارا چہ غم چوسازد
از مرہم شفاعت درماں ما محمد ﷺ

امروز خون عاشقی در عشق گر ہدرشد
فردا زو خواہد کے واں ما محمد ﷺ

از امتان دیگر ما آمدیم برسر
وان را کہ نیست بادر برہان ما محمد ﷺ

از آب وگل سرودی واز جان و دل درودی
تابشنو بہ یثرب افغان ما محمد ﷺ

درباغ و بوستانم دیگر مخواں ''معینؔ''
باغم بس است قرآن بستان ما محمد ﷺ

(حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ)

سید و سرور محمد ﷺ نور جان — بہتر و مہتر شفیعِ ﷺ مجرمان
تو غنی از من کمینہ بردہ ایم — لیکے از لطف شما پروردہ ایم
بہترین و بہترین انبیاءؑ — جز محمد ﷺ نیست درارض وسما
شہباز لامکانی جانؔ اُو — رحمۃ للعالمین ﷺ درشان اُو
گفتہ او گفتۂ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبداللہ بود
لی مع اللہ شانِ خود فرمود ئی — من نہ دانم بند ئی یا حق توئی
یاد او سرمایہ ایمان بود — ہرگدا از یاد او سلطان بود

(مولانا روم)

Marfat.com

تنم فرسودہ جان پارہ زہجران یا رسول اللہ ﷺ
دلم پژمردہ آوارہ زعصیان یا رسول اللہ ﷺ
چو سوئے من گزر آری من مسکین ناداری
فدائے نقش نعلینت کنم جان یا رسول اللہ ﷺ
زکردہ خویش حیرانم سیاہ شد رو زعصیانم
پشیانم، پشیمانم، پشیماں یا رسول اللہ ﷺ
زجامِ حُب تو مستم، سخن داں یا رسول اللہ ﷺ
نمے گویم کہ من ہستم، سخن داں یا رسول اللہ ﷺ
چو بازوئے شفاعت را کشائی برگنہگاران
مکن محروم جامی راہ دران زآں یا رسول اللہ ﷺ

(مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ)

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی
نسبت نیست بذات تو بنی آدم را
بہتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگے کوئے تو شد بے ادبی
ذات پاک تو چودر ملک عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآن بزبان عربی
ماصیانیم زما نیکی و اعمال مپرس
سوئے ماروئے شفاعت بکن از بے سببی
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی
نخل بستان مدینہ زتو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی
ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات
لطف فرما کہ زحدی گزرد تشنہ لبی
شب معراج عروجے تو از افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی نر سد ہیچ نبی
سیدی آنت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

(محمد جان قدسی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

اے از شعاع روی تو خورشید تابان راضیا
آئی کہ ہستی را شرف بالا تر از عرش علا
گرچہ بصورت آمدی بعد از ہمہ پیغمبران
اما بمعنی بودہ سرخیل جملہ انبیاء
ہرگز نخواندی یک ورق خلقی گرفت از تو سبق
انگشت مہ را کرد شق اے خواجہ معجز نما
یاراں تو چار آمدند پاکیزہ کردار آمدند
گل ہائی بے خار آمدند از خویش فانی باخدا

(خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ)

امروز شاہ شاہاں مہمان شداست مارا
جبریل باملائک دربان شد است مارا
درجلوہ گاہ وحدت کثرت کجا بہ گنجد
ہژدہ ہزار عالم یکساں شد است مارا
ما خانہ جہاں بسیار سیر کردیم
اے شیخ بت پرستی ایمان شد است مارا
در محفل گدایاں مرسل کجا بہ گنجد
بے برگ و بے نوائے ساماں شد است مارا
احمد بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام است
ہر دم رضائے جاناں رضوان شد است مارا

(مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر پیا کلیری رحمۃ اللہ علیہ)

صبا بسوئے مدینہ روکن ازیں دعا گو سلام برخواں
بگردشاہ مدینہ گرد و بصد تضرع پیام برخواں

Marfat.com

نہ پچندیں ادب طرازی سر ارادت بخاک آن کو
صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں
بہ لحن داؤد ہمنوا شو بہ نالہ درد آشنا شو
بہ بزم پیغمبر ﷺ ایں غزل را عبد عاجز نظام برخوان

(خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ)

اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت می کنم در حسن زاں زیبا تری
آفاق ہاگردیدہ ام مہربتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام اما توچیزے دیگری
من توشدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری
تو از پری چابک تری وزبرگِ گل نازک تری
از ہرچہ گویم بہتری حقاعجائب دلبری
عالم ہمہ یغمائے تو خلق جہاں شیدائے تو
آں نرگس شہلائے تو آوردہ رسم کافری
خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بر خدا سوئے غریباں بنگری

(امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حق جلوہ گر زطرز بیان محمد ﷺ است — آرے کلام حق بزبان محمد ﷺ است
آئینہ دار پرتو مہر است ماہتاب — شان حق آشکار زشان محمد ﷺ است
ہر کس قسم بہ آنچہ عزیز است می خورد — سوگند کردگار بجان محمد ﷺ است
واعظ حدیث سایہ طوبیٰ فروگزار — کانجا سخن زسرو رواں محمد ﷺ است
بنگر دو نیمہ گشتن ماہ تمام را — آن نیز نامور زنشان محمد ﷺ است

Marfat.com

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ داں محمد است

(اسداللہ خان غالب)

اے ظہور تو شباب زندگی
جلوہ ات تعبیر خواب زندگی

اے زمین ازبارگاہت ارجمند
آسمان از بوسہ بامت بلند

ساز پروازی کہ از آوازۂ
خاک رابخشد حیات تازۂ

شش جہت روشن زتاب روئے تو
ترک تاجیک وعرب و ہندوئے تو

از تو بالا پانہ ایں کائنات
فقر تو سرمایہ ایں کائنات

درجہاں شمع حیات افروختی
بندگان را خواجگی آموختی

فکر شان ریسد بمی باریک تر
ورع شان با مصطفیٰ نزدیک تر

غنچہ ازشاخسار مصطفیٰ
گل شواز بادبہار مصطفیٰ

طینت پاک مسلمان گوہراست
آب وتابش ازیم پیغمبر است

(علامہ محمد اقبال)

کر کے نثار آپ پہ گھر بار یارسول ﷺ
اب آ پڑا ہوں آپ کے دربار یارسول ﷺ

عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امتی تمہارا گنہگار یارسول ﷺ

دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یارسول ﷺ

ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سر بسر
میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یارسول ﷺ

کیا ڈر ہو اس کو لشکر عصیاں و جرم سے
تم سا شفیع جب ہو مددگار یارسول ﷺ

Marfat.com

ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں
اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسول ﷺ

(مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم — نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود — نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود — ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں — اس سرتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا — اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور — بھیجیں سب ان کی شوکت پر لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا — مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(مولانا امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب!
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب!
عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب
شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جنیدؒ و بایزیدؒ تیرا جمالِ بے نقاب

Marfat.com

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب! میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو! عشق حضور و اضطراب!

(علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں
حسرت آتی ہے یہ پہنچا میں رہا جاتا ہوں
دو قدم بھی نہیں چلنے کی ہے مجھ میں طاقت
شوق کھینچے لئے جاتا ہے میں کیا جاتا ہوں
قافلے والے چلے جاتے ہیں آگے آگے
مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں
کاروانِ رہِ یثرب میں ہوں آوازِ درا
سب میں شامل ہوں مگر سب سے جدا جاتا ہوں
اس لئے تا نہ ملے روکنے والوں کو پتا
محو کرتا ہوا نقش کف پا جاتا ہوں

(امیر مینائی)

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھینچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحفِ ایمان روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لے کے مرادل آئیں گے مر جائیں گے مٹ جائیں گے
پہنچیں ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

طوبیٰ جانب دیکھنے والو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو
دیکھو قد دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نام اُسی کا باب کرم ہے دیکھ یہی محراب حرم ہے
دیکھ خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بھینی بھینی خوشبو مہکی بیدم دل کی دنیا لہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(بیدم شاہ وارثی)

پھر آنے لگی شہر محبت کی ہوائیں
پھر پیش نظر ہو گئیں جنت کی ہوائیں
اے قافلے والو کہیں وہ گنبد خضریٰ
پھر آئے نظر ہم کو کہ تم کو بھی دکھائیں
ہاتھ آئے اگر خاک تیرے نقش قدم کی
سر پر کبھی رکھیں کبھی آنکھوں سے لگائیں
نظارہ فروشی کی عجب شان ہے پیدا
یہ شکل و شمائل یہ عبائیں یہ قبائیں
کرتے ہیں عزیزان مدینہ کی جو خدمت
حسرت انہیں دیتے ہیں وہ سب دل سے دعائیں

(حسرت موہانی)

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہیں تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہیں تو ہو
پھوٹا جو سینہ شب تار الست سے
اس نور اولین کا اجالا تمہیں تو ہو

Marfat.com

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایت اولیٰ تمہیں تو ہو
جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اے وہ نورد جادۂ اسریٰ تمہیں تو ہو
گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدار یثرب و بطحاء تمہیں تو ہو

(مولانا ظفر علی خان)

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا ﷺ
اس کی دولت ہے فقط نقش کفِ پا تیرا ﷺ
لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے ﷺ پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایا تیرا ﷺ
ایک بار اور بھی طیبہ سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا ﷺ
اب بھی ظلمات فروشوں کو گلہ ہے تجھ سے
رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا ﷺ
پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا ﷺ

(احمد ندیم قاسمی)

میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے

سیاہیاں مجھ میں داغ مجھ میں
جلیں اسی کے چراغ مجھ میں
اثاثہ قلب و جان وہی ہے
میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے

Marfat.com

میرے گناہوں پہ اس کا پردہ
وہ میرا امروز میرا فردا
ضمیر پر حاشیے اسی کے
شعور بھی اس کا وضع کردہ

وہ میرا ایمان میرا تیقن
وہ میرا پیمانۂ تمدن
وہ میرا معیار زندگی ہے
میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے

وہ میری منزل بھی ہمسر بھی
وہ سامنے بھی پس نظر بھی
وہی مجھے دور سے پکارے
اسی کی پرچھائیں روح پر بھی

وہ رنگ میرا وہ میری خوشبو
میں اس کی مٹھی کا ایک جگنو

وہ میرے اندر کی روشنی ہے
میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے

اسی کے قدموں میں راہ میری
اسی کی پیاسی ہے چاہ میری
اسی کے مجرم میری خطائیں
اسی کی رحمت گواہ میری

اسی کا غم مجھ کو ساتھ رکھے
وہی مرے دل پہ ہاتھ رکھے

Marfat.com

وہ درد بھی ہے سکون بھی ہے
میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے

ازل کے چہرے پہ نور اس کا
ظہور عالم ظہور اس کا
خود اس کی آواز گفتہ حق
خود اس کی تنہائی طور اس کا

بہت سے عالی مقام آئے
خدا کے بعد اس کا نام آئے
وہ اولین ہے وہ آخری ہے
میراتو سب کچھ میرا نبی ہے

نہ مجھ سے بار عمل اٹھے گا
نہ عضو ہی کوئی ساتھ دے گا
اگر کہے تو روز محشر
خدا سے میرا نبی کہے گا

سیاہیاں داغ صاف کر دے
اسے بھی مولا معاف کر دے
یہ میرا عاشق ہے وارثی ہے
میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے

(مظفروارثی)

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں — اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں
ہر لحظہ تشفی ہے ہر آن تسلی ہے — ہر وقت ہے دل جوئی ہر دم ہیں مداراتیں
کوثر کے تقاضے ہیں تسنیم کے وعدے ہیں — ہر روز یہی چرچے ہر روز یہی باتیں
معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت — ایک فاسق و فاجر ہیں اور ایسی کراماتیں

Marfat.com

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں
(مولانا محمد علی جوہر)

ایسا کوئی محبوب نہ ہو گا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے
ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو ترے در سے
اک لفظ ''نہیں'' ہے کہ ترے لب پہ نہیں ہے
ہیں ترے ہوا خواہوں میں مرسل بھی نبی بھی
کونین ترے زیر اثر زیر نگیں ہے
تو چاہے تو ہر شب ہو مثال شب اسریٰ
تیرے لئے دوچار قدم عرش بریں ہے
ہر اک کو میسر کہاں اس در کی غلامی
اس در کا تو دربان بھی جبریل امیں ہے
رکتے ہیں یہیں آ کے قدم اہل نظر کے
اس کوچے سے آگے نہ زماں ہے نہ زمیں ہے
اے شاہ زمن اب تو زیارت کا شرف دے
بے چین ہیں آنکھیں میری بیتاب جبیں ہے
دل گریہ کناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم تیرا انداز طلب کتنا حسیں ہے
(محمد اعظم چشتی)

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی
سلام اے ظل رحمانی سلام اے نور یزدانی ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی
سلام اے سر وحدت اے سراج بزم ایمانی زہے یہ عزت افزائی زہے تشریف ارزانی
ترے آنے سے رونق آ گئی گلزار ہستی میں شریک حال قسمت ہو گیا پھر فضل ربانی

Marfat.com

سلام اے صاحب خلق عظیم انسان کو سکھلا دے — یہی اعمال پاکیزہ یہی اشغال روحانی
تری صورت تری سیرت ترا نقشہ ترا جلوہ — تبسم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی
اگرچہ فقر و فخری رتبہ ہے تیری قناعت کا — مگر قدموں تلے ہے فقر کسرائی وخاقانی
زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا — بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی
زمین کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے — ترے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرے کو تابانی
حفیظ بے نور بھی ہے گدائے کوچۂ احمد — عقیدت کی جبیں تری مروت سے ہو نورانی
ترا در ہو میرا سر ہو مرا دل ہو تیرا گھر ہو — تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی
سلام اے آتش زنجیر باطل توڑنے والے — سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

(حفیظ جالندھری)

در نبی پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے میں کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا
خلاف معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہو گا
خدا بھی ہو گا ادھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہو گا
کہے ہی جاؤں گا عرض مطلب ملے گا جب تک نہ دل کا مطلب
نہ شام مطلب کی صبح ہو گی نہ یہ فسانہ تمام ہو گا
جو دل سے ہے مائل پیغمبر یہ اس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نوا کے لب پر درود ہو گا سلام ہو گا
اسی توقع پر جی رہا ہوں یہی تمنا جلا رہی ہے
نگاہ سلطنت و کرم نہ ہو گی تو مجھ کو جینا حرام ہو گا
ہوئی جو کوثر پہ باریابی تو کیف کی تیرے دھج پر ہوتی
بغل میں مینا نظر میں ساقی خوشی سے ہاتھوں ہی جام ہو گا

(محمد عالمگیر خان کیف ٹونکی)

Marfat.com

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا ﷺ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہیں سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو مراد قلب خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
نظر نظر رحمت سراپا اور ادا غیرت مسیحا
ضمیر مردہ بھی جی اٹھے ہیں جدھر تمہاری نظر اٹھی ہے
یہی ہے خالد اساس رحمت یہی ہے خالد بنائے عظمت
نبی ﷺ کا عرفان بندگی ہے نبی ﷺ کا عرفان زندگی ہے

(خالد محمود خالد)

سلام اس ذات اقدس پر سلام اس فخر دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر
سلام اس پر کہ جس کے نور سے پُرنور ہے دنیا
اسلام اس پر کہ جس کے نطق سے مسحور ہے دنیا
سلام اس پر جلائی شمع عرفان جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے دستیاب سجدوں کی جبینوں میں
سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو سرفراز
مئے حکمت کا چھلکایا جہاں میں جس نے پیمانہ
مددگار ومعاون بے بسوں کا زیر دستوں کا
ضعیفوں کا سہارا اور محسن حق پرستوں کا
بڑے چھوٹوں میں جس نے اک اخوت کی بنا ڈالی
زمانے سے تمیز بندۂ و آقا مٹا ڈالی

Marfat.com

سلام اس ذات اقدس پر حیات جاودانی کا
سلام آزاد کا آزاد کی رنگیں بیانی کا

(جگن ناتھ آزاد)

نوٹ:۔ راقم الحروف کے والد خان محمد ولی داد خان کو جگن ناتھ کے والد تلوک چند محروم کے شاگرد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ تلوک چند محروم نے بھی سلام و نعت کہی ہیں۔

بزم کونین سجانے کے لئے آپ ﷺ آئے
شمع توحید جلانے کے لئے آپ ﷺ آئے
ایک پیغام جو ہر دل میں اجالا کر دے
ساری دنیا کو سنانے کے لئے آپ ﷺ آئے
ایک مدت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پہ بلانے کے لئے آپ ﷺ آئے
ناخدا بن کے ابلتے ہوئے طوفانوں میں
کشتیاں پار لگانے کے لئے آپ ﷺ آئے
قافلہ والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں
دور تک راہ دکھانے کے لئے آپ ﷺ آئے
چشم بیدار کو اسرار خدائی بخشے
سونے والوں کو جگانے کے لئے آپ ﷺ آئے

(ساغر صدیقی)

پیام لائی ہے بادِ صبا مدینے سے
کہ رحمتوں کی اٹھی ہے گھٹا مدینے سے
ہمارے سامنے یہ نازش بہار فضول
بہشت لے کے گئی ہے فضا مدینے سے

Marfat.com

فرشتے سینکڑوں آتے ہیں اور جاتے ہیں
بہت قریب ہے عرشِ خدا مدینے سے
نہ آئیں جا کے وہاں سے یہی تمنا ہے
مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے

(سیماب اکبرآبادی)

صد شکر کہ اپنی آنکھوں سے ہم نے بھی مدینہ دیکھ لیا
جو عرش بریں سے ملتا ہے رحمت کا وہ زینہ دیکھ لیا
بتاؤں کیا نعمتیں ملی ہیں مکین خضرا تری گلی میں
سرور بخشا تری گلی نے سکون پایا تری گلی میں

(سکندر لکھنوی)

ان کو دل میں بسا لیا ہم نے
دل مدینہ بنا لیا ہم نے
مل گئے وہ تو پھر کمی کیا ہے
دونوں عالم کو پا لیا ہم نے

(سکندر لکھنوی)

جب مسجد نبوی ﷺ کے مینار نظر آئے — اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے
منظر ہو بیان کیسے الفاظ نہیں ملتے — جس وقت محمد ﷺ کا دربار نظر آئے
بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی — پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے — جب سامنے آنکھوں کے غم خوار نظر آئے
مکے کی ہواؤں میں طیبہ کی فضاؤں میں — ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار ﷺ نظر آئے
چھوڑ آیا ظہوری میں دل و جان مدینے میں — اب جینا یہاں مجھ کو دشوار نظر آئے

(محمد علی ظہوری)

Marfat.com

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ ﷺ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زبان خدا نہ کرے
کہا خدا نے کہ بخشش کی بات محشر میں
میرا حبیب ﷺ کرے کوئی دوسرا نہ کرے
مدینہ جا کے نکلنا نہ شہر سے باہر
خدانخواستہ یہ زندگی وفا نہ کرے
اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینہ میں
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے
شعور نعت بھی اور زبان بھی ہو ادیب
وہ آدمی نہیں جو ان کا حق ادا نہ کرے

(ادیب رائے پوری)

اگر اے نسیم سحر تیرا ہو گزر دیار حجاز میں
میری چشم تر کا سلام کہنا حضور ﷺ بندہ نواز میں
تمہیں حد عقل نہ پا سکی فقط اتنا حال بتا سکی
کہ تم ایک جلوۂ راز تھے جو نہاں ہے رنگ حجاز میں
نہ جہاں میں راحت جان ملی نہ متاع امن و امان ملی
جو دوائے درد نہاں ملی تو ملی بہشت حجاز میں
عجب ایک سرور سا چھا گیا میری روح و دل میں سما گیا
تیرا نام ناز سے آ گیا میرے لب پہ جب بھی نماز میں
کروں نذر نغمہ جانفزا میں کہاں سے اختر بے نوا
کہ سوائے نالہ دل نہیں مرے دل کے غمزدہ ساز میں

اختر شیرانی

لٹائے سجدے نہ کیوں آسماں مدینے میں   رسول پاک ﷺ کا ہے آستاں مدینے میں

Marfat.com

قدم بڑھائے چلو رہروان منزل شوق ہے ابر رحمت حق گل فشاں مدینے میں
قدم اٹھایئے ادب سے ذرا نسیم سحر ہیں محو خواب شہ دو جہاں مدینے میں
مدینے جاتے ہیں پیری میں سارے لوگ اختر مزا ہے کاٹ دو عمر جواں مدینے میں
(اختر شیرانی)

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود انہی کو پکاریں گے ہم دور سے راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے
جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا بندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جائیں گے
ہم مدینہ میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے
ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئیں گے ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے
اے مدینے کے زائر! خدا کے لئے داستان سفر مجھ کو یوں مت سنا
دل تڑپ جائے گا بات بڑھ جائے گی میرے محتاط آنسو چھلک جائیں گے
نام آقا کا جب بھی لیا جائے گا ذکران کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے
ان کی چشم کرم کو ہے اس کی خبر کس مسافر کو ہے کتنا شوق سفر
ہم کو اقبال جب بھی اجازت ملی ہم بھی آقا کے دربار تک جائیں گے
(اقبال عظیم)

میرا دل اور میری جان مدینے والے تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں میں جاؤں میرے آقا! میرے سلطان مدینے والے
بھر دے بھر دے میرے داتا میری جھولی بھر دے اب نہ رکھ بے سروسامان مدینے والے
آڑے آئی ہے تیری ذات ہر اک دکھ کے میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے
پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

Marfat.com

سگ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدم یہی رکھیں میری پہچان مدینے والے

(بیدم وارثی)

تاجدارِ حرم ہو نگاہِ کرم ہم غریبوں کے دن بھی سنور جائیں گے
ہادیٔ بیکساں کیا کہے گا جہاں آپ کے در سے خالی اگر جائیں گے
خوف طوفان ہے آندھیوں کا ہے غم سخت مشکل میں آقا کدھر جائیں ہم
آپ بھی گر نہ لیں گے ہماری خبر ہم مصیبت کے مارے کدھر جائیں گے
در پہ ساقی کوثر کے پینے چلیں مے کشو! آؤ مدینے چلیں
یاد رکھو! اگر اٹھ گئی اک نظر جتنے خالی ہیں سب جام بھر جائیں گے
کوئی اپنا نہیں غم کے مارے ہیں ہم آپ ﷺ کے در پہ فریاد لائے ہیں ہم
ہو نگاہ کرم ورنہ چوکھٹ پہ ہم آپ ﷺ کا نام لے لے کر مر جائیں گے
آپ کے در سے کوئی نہ خالی گیا اپنے دامن کو بھر کے سوالی گیا
ہو پیام حزیں پر بھی آقا کرم ورنہ اوراق ہستی بکھر جائیں گے

(پیام سہالوی)

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے کھلے آنکھ صلی علیٰ کہتے کہتے
جو اٹھوں تو کہتا اٹھوں یا محمد ﷺ جو بیٹھوں تو صلی علیٰ کہتے کہتے
کٹے عمر یا مصطفیٰ کہتے کہتے قضا آئے صلی علیٰ کہتے کہتے
جئیں مصطفیٰ مصطفیٰ کہتے کہتے مریں ہم تو صلی علیٰ کہتے کہتے

(حافظ لدھیانوی)

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں کون جلوہ نما آج کی رات ہے
فرش پر دھوم ہے عرش پر دھوم ہے ہے وہ بد بخت جو آج محروم ہے
پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے عام لطف خدا آج کی رات ہے

Marfat.com

ابر رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہوئے آسمان سے ملائک ہیں آئے ہوئے
خود محمد ﷺ ہیں تشریف لائے ہوئے کس قدر جانفزا آج کی رات ہے
مانگ لو، مانگ لو چشم تر مانگ لو، درد دل اور حسن نظر مانگ لو
کملی والے کی نگری میں گھر مانگ لو مانگنے کا مزا آج کی رات ہے
وقت لائے خدا مدینے چلیں، لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں
سب کے منزل کی جانب سفینے چلیں میری صائم دعا آج کی رات ہے

(صائم چشتی)

محبوب کائنات خدا کے حبیب ﷺ ہیں — آقا نظر سے دور دل کے قریب ہیں
جن کو رسول پاک نے در پر بلا لیا — کس درجہ بامراد ہیں کیا خوش نصیب ہیں
ہر گام ان کی یاد کے روشن رہیں چراغ — اس منزل حیات کے رستے مہیب ہیں
صدیق اور عمر کی رفاقت تو دیکھئے — وہ آج بھی حبیب خدا کے قریب ہیں
ان کی نگاہ لطف ہی دے گی سکون دل — عابد کے درد دل کے وہی تو طبیب ہیں

(خواجہ عابد نظامی)

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی — ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی
دور تھے تو زندگی بے کیف تھی بے رنگ تھی — ان کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی
تھا میری دیوانگی میں بھی شعور احترام — میرے آقا کو میری دیوانگی اچھی لگی
یوں تو کہنے کو گزاری زندگی میں نے مگر — جو در آقا ﷺ پہ گزری وہ گھڑی اچھی لگی
آج محفل میں نیازی نعت جو میں نے پڑھی — عاشقان مصطفیٰ کو وہ بڑی اچھی لگی

(عبدالستار نیازی)

تیرا کرم جو شہہ ذی وقار ہو جائے — گدائے خاک نشیں تاجدار ہو جائے
یہ آرزو ہے کہ ہر عضو عشق احمد میں — تڑپ تڑپ کے دل بیقرار ہو جائے
کرشمے اس کی کریمی کے دیکھنے ہیں اگر — گنہگار ذرا شرمسار ہو جائے

Marfat.com

غبار بھی جو مدینے کی راہ سے اٹھے وہ ابر رحمت پروردگار ہو جائے

(امیر مینائی)

رخشندہ ترے حسن سے رخسار یقین ہے تابندہ تیرے عشق سے ایمان کی جبیں ہے
چمکا ہے تیری ذات سے انسان کا مقدر تو خاتم کونین کا رخشندہ نگیں ہے
ہر گام ترا ہم قدم گردش دوراں ہر جادہ ترا رہ گزر خلد بریں ہے
جس میں ہو ترا ذکر وہی بزم ہے رنگیں جس میں ہو ترا نام وہی بات حسیں ہے

(صوفی غلام مصطفیٰ تبسم)

سب چاہتوں کے مرکز و محور حضور ﷺ ہیں
سب عظمتوں سے ارفع و برتر حضور ﷺ ہیں
رچ بس گیا ہے قلب کی دھڑکن میں ان کا نام
ارض و سماء کی روح منور حضور ﷺ ہیں
انسان سب خطاؤں کے پتلے ہیں بے گماں
سارے جہاں میں طیب و اطہر حضور ﷺ ہیں
علم و ہدیٰ و لطف کا سرچشمہ رواں
انسانیت کے محسن و رہبر حضور ﷺ ہیں
ادراک سے وراء ہیں محاسن حضور ﷺ کے
سب خوبیوں کے مظہر و پیکر حضور ﷺ ہیں
امید ہے مغفرت سے یہ عاصی ہیں شادماں
امت کے شاہ و شافع محشر حضور ﷺ ہیں

(پروفیسر منظور علی شیخ)

جو شب غم میں شہ دین کو صدا دیتے ہیں
ان کی سوئی ہوئی قسمت وہ جگا دیتے ہیں

Marfat.com

پوچھتے ہو کہ وہ آقا ہمیں کیا دیتے ہیں
کیا یہ کم ہے کہ وہ بندوں کو خدا دیتے ہیں
میرے سرکار سے کرتا ہے جو الفت کوئی
میرے سرکار اسے الفت کا صلہ دیتے ہیں
جب بھی تپتے ہوئے صحراؤں میں گر جاتا ہوں
میرے آقا مجھے دامن کی ہوا دیتے ہیں
ہے فقط ان کے لئے رحمت عالم کا خطاب
خون کے پیاسوں کو جو خوش ہو کے دعا دیتے ہیں
جاہ و منصب کو وہ کرتے ہیں عمل کے تابع
وہ غلاموں کو بھی سردار بنا دیتے ہیں
سنگ دل کو بھی عطا کرتے ہیں رقت کا مزاج
وہ تو پتھر کو بھی آئینہ بنا دیتے ہیں
یہ درودوں کے چراغ اور سلاموں کے دیئے
اہل ایماں کو شب غم میں ضیاء دیتے ہیں
کاش ہر وقت رکھیں یاد مسلمان اس کو
جو سبق پیار کا شاہ دو سرا دیتے ہیں
اس طرح ہم دل بے کیف کو دیتے نہیں جلا
یاد سرکار ﷺ میں دنیا کو بھلا دیتے ہیں
جب کبھی ہجر میں ہوتا ہوں میں عابد بے چین
خواب میں سرور دیں ﷺ جلوہ دکھا دیتے ہیں

(خواجہ عابد نظامی)

نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں
لئے ہوئے یہ دل بیقرار ہم بھی ہیں

Marfat.com

ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہر یار ہم بھی ہیں
جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے ہاں تاجدار ہم بھی ہیں
کھلا دو غنچہ دل صدقہ بادِدامن کا
امیدوارِ نسیم بہار ہم بھی ہیں
حسن ہے جس کی سخاوت کی دھوم عالم میں
انہیں کے تم بھی ایک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

(مولانا حسن رضا خان)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
مسِ خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا

(مولانا الطاف حسین حالیؔ)

کس بات کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں

Marfat.com

جام سفال اس کا تاج شہنشہی ہے
آ جائے جو بھکاری داتا تری گلی میں
دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے
تری گلی کارستہ پوچھا تیری گلی میں
سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
دیکھا نہیں کسی دن سایہ تری گلی میں
موت اور حیات میری دونوں تیرے لئے ہیں
مرنا تری گلی میں جینا تیری گلی میں
امجد کو آج تک ہم ادنیٰ سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اس کا پایا تری گلی میں

(امجد حیدر آبادی)

آؤ کہ ذکر حسن شہ بحر و بر کریں
جلوے بکھیر دیں شب غم کی سحر کریں
جو حسن میرے پیش نظر ہے اگر اسے
جلوے بھی دیکھ لیں تو طواف نظر کریں
وہ چاہیں تو صدف کو دُر بے بہا ملے
وہ چاہیں تو خزف کو حریف گہر کریں
فرمائیں تو طلوع ہو مغرب سے آفتاب
چاہیں تو اک اشارے سے شق قمر کریں
شعر و ادب یہی ہے آہ و فغاں یہی ہے ان کا فیض
پیش حضور ﷺ اپنی متاع ہنر کریں
اب کے جو قصد طیبہ کریں رہبران شوق
مظہر کو بھی ضرور شریک سفر کریں

(حافظ مظہر الٰہی)

Marfat.com

واہ کریم امت دا والی مہر شفاعت کردا   جبرائیل جیہے جس چاکر نبیاں دا سرکردا
اوہ محبوب حبیب ربانان حامی روز حشر دا   آپ یتیم یتیماں تائیں ہتھ سرے پر دھردا
جسے لکھ واریں عطر گلابوں دھوئے نت زباناں   نام انہاں دے لائق نائیں کی قلمے دا کاناں
نعت انہاں دی لائق پاکی کداساں ناداناں   میں پلیت ندی وچ وڑیا پاک کرتے تن جاناں
حسن بازار اوہدے ہے یوسف بردے وکاندے   ذوالقرنین سلیمان جیسے خدمت گار کہاندے
عیسیٰ خاک انہاں دے در دی گھن تیمم کردا   تائیں دست مبارک اس دا شافی ہر ضرر دا
خال غلامی اس دی والا پاک لایا خلیلے   جانی نوں قربانی کیتا مترا اسماعیلے
موسیٰ خضر نقیب انہاندے اگے بھجن راہی   اوہ سلطان محمد والی مرسل ہورسپاہی
وہ سی سرخیاں نوں ہو یا نیڑے آ پیارا   الفت انہاں دی کہہ کچھ لکھ شاعر اور گنہارا

(میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ)

اج سک متراں دی ودھیری اے   کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیزی اے   اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
اَلطَّیفُ سَرٰی مِنْ طَلْعَتِہٖ   وَالشَّذْ وُبَدٰی مِنْ وَفْرَتِہٖ
فَسَکَرْتُ ھُنَا مِنْ نَّظْرَتِہٖ   نیناں دیاں فوجاں سر چڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے   متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے   مخمور اکھیں ھن مدھریاں
دو ابرو قوس مثال دسن   جیں توں نوک مژہ دے تیر چھٹن
لباں سرخ اکھاں کہ لعل یمن   چٹے دند موتی دیاں ھن لڑیاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں   جان آکھاں کہ جان جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں   جس شان توں شاناں سب بنیاں
ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں   بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ دسے اس مورت تھیں   وچ وحدت پھٹیاں جد کلیاں
دسے صورت راہ بے صورت دا   توبہ راہ کی عین حقیقت دا

Marfat.com

پر کم نیں بے سو جھت دا کوئی ورلیاں موتی لے تریاں
ایہا صورت شاید پیش نظر رہے وقت نزع تے روز حشر
وچ قبر تے پل تھیں جد ہوسی گزر سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں
یعطیک ربک داس تساں فترضی تھیں پوری آس اساں
لج پال کریسی پاس اساں و اشفع تشفع صبح پڑھیاں
لاھو مکھ تھیں خطط بردیمن من بھانوری جھلک دکھاؤ سجن
اوہا مٹھیاں گالیں الاؤ مٹھن جو حمرا وادی سن کریاں
حجرے توں مسجد آؤ ڈھولن نوری جہات دے کارن سارے سکن
دو جگ اکھیاں راہ دا فرش کرن سب انس و ملک حوراں پریاں
اینہاں سکدیاں تے کرلا ندیاں تے لکھ واری صدقے جاندیاں تے
ایہاں بردیاں مفت وکاندیاں تے شالا آوں وت بھی اوہ گھڑیاں
سبحان اللہ ما اجملک مَا اَحْسَنَک مَا اَکْمَلَکَ کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں

(پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رحمان بابا

کہ صورت د محمد ﷺ نہ وے پیدا
پیدا کڑے بہ رب نہ وہ دا دنیا

اگر محمد ﷺ پیدا نہ ہوتے تو رب تعالیٰ اس دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔

کل جہاں د محمد ﷺ پہ روئی پیدا شہ
محمد ﷺ دے د تمام جہان آبا

ساری کائنات حضرت محمد ﷺ کی طفیل پیدا ہوئی ہے اس طرح وہ تمام جہانوں کے باپ ہیں۔

نورھلہ د محمد ﷺ وو پہ جہان کنبے
چہ بوئی نہ وہ د آدم اور حوا

Marfat.com

حضرت محمد ﷺ کا نور اس وقت دنیا میں موجود تھا جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام پیدا نہ ہوئے تھے۔

کہ پہ صورت ئے پیدا شوئے آخرین دے
پہ معنیٰ کبنے اولین دے ترھرچا

پیدائش میں حضور علیہ السلام آخر میں پیدا ہوئے لیکن حقیقت میں سب سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔

نبوت پہ محمد ﷺ باندے تمام شو
نشتہ پس د محمد ﷺ نہ آنبیاء

نبوت حضرت محمد ﷺ پر ختم ہوئی ہے اور حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

خدائے مہ گنڑہ بے شکہ چہ بندہ دے
نورئے کل وڑ صفات دی پہ رنبتیا

حضور ﷺ کو خدامت سمجھنا لیکن حقیقت میں خدا کے سوا تمام اوصاف حمیدہ بدرجہا اتم موجود ہیں۔

کہ نبی دے کہ ولی دے کہ عاصی دے
محمد ﷺ دے دھمہ وو پیشوا

نبی، ولی اور عاصی (گنہگار) سب کے پیشوا محمد ﷺ ہیں۔

چاچہ دین د محمد ﷺ قبول کڑے
جنتی دے کہ فاسق دے کہ پارسہ

جس کسی نے حضرت محمد ﷺ کا دین قبول کیا وہ بے شک جنتی ہے اگرچہ وہ فاسق یا پارسا ہو۔

محمد ﷺ دگمراھانو رہنما دے
محمد ﷺ دے د ڑندو دلاس عصا

حضرت محمد ﷺ گمراہوں کو ہدایت دیتے ہیں اور محمد ﷺ اندھوں کے لئے ہاتھ کا

Marfat.com

عصا ہے۔

کہ رنڑا دہ پیروی د محمد ﷺ دہ

کنہ نشتہ پہ جہان بلہ رنڑا

روشنی (ہدایت) حضرت محمد ﷺ کی پیروی میں مضمر ہے بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کے علاوہ کوئی روشنی (ہدایت) نہیں ہے۔

محمد ﷺ دے دبے چار وچارہ گردے

محمد ﷺ دے ہر دردمند لرہ دوا

آپ ﷺ بے چاروں یعنی بے کس لوگوں کے سہارا ہیں اور دردمند کے لئے دوا ہیں۔

زہ رحمان د محمد ﷺ در خاکروب یم

کہ نہ کہ خدائے لہ دے درہ جدا

میں رحمان محمد ﷺ کے در کا خاک چھاننے والا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ اس در سے جدا نہ کرے۔

(ترجمہ: علامہ محمد نثار الحق علوی)

نعت

خوشحال خان خٹک

دخدائے عرفان م وشہ پہ عرفان د محمد ﷺ

پاک دے محمد ﷺ پاک دے سبحان د محمد ﷺ

حضرت محمد ﷺ کے طفیل میں نے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کیا۔ محمد ﷺ پاک ہیں اور ذات باری تعالیٰ بھی پاک ہے۔

راشہ نظر وکڑہ پہ طٰہٰ پہ یٰسین باندے

خدائے دے صفت کڑے پہ قرآن د محمد ﷺ

قرآن مجید میں سورہ طٰہٰ اور سورہ یٰسین کے مطالعہ سے حضرت محمد ﷺ کی صفات معلوم ہو جائیں گے۔

Marfat.com

ډیر خلق پیدا دی انبیاء کہ اولیاء دی
نشتہ پہ خلقت کنبے بل یوشان د محمد ﷺ

بہت سے لوگ پیدا ہوئے ہیں یعنی انبیاء اور اولیاء لیکن محمد ﷺ کی تخلیق کی شان جیسی نہیں ہے۔

خدائے سرہ موسیٰ پہ کوہ طور کڑے خبرے
دے د عرش د پاسہ لامکان د محمد ﷺ

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور کے قیام پر کلام فرمایا لیکن محمد ﷺ کا مقام لامکان عرش کے اوپر ہے۔

پیک ئے جبرائیل وہ دبراق. جلب نیولے
پورتہ پاس معراج وہ پہ آسمان د محمد ﷺ

اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے والا حضرت جبرائیل براق کی باگیں پکڑے ہوئے حضرت محمد ﷺ کو آسمان کے اوپر معراج کے لئے پہنچا رہے ہیں۔

خوان د موسیٰ (علیہ السلام) خومن سلویٰ
انس و جن مړیگی تل پہ خوان دہ محمد ﷺ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خوان من وسلویٰ جو ان کی قوم کے لئے تھا لیکن حضرت محمد ﷺ کے خوان یعنی دستر خوان سے انس وجن ہمیشہ سے پیٹ بھر رہے ہیں۔

لاس دے کلوے ما خوشحال پہ وارہ کرنہ
غم اندوہ نشتہ پہ دامان محمد ﷺ

میں (خوشحال) دامن محمد ﷺ پکڑ کر غم واندوہ سے بے نیاز ہو گیا ہوں۔

(ترجمہ علامہ محمد نثار الحق علوی)

مصطفےٰ یا مصطفےٰ، مصطفےٰ یا مصطفےٰ مصطفےٰ یا مصطفےٰ فریادرس یا مصطفےٰ
پہ رسول م زڑہ نازیگی کل امت پرے ہواسیگی چہ پہ مونگ بہ رحمتیگی فریادرس یا مصطفےٰ

Marfat.com

دگنا ھو شرمندہ یم لہ خجلت سر افگندہ یم
آودہ نفس پہ خوا گندہ یم فریادرس یا مصطفٰے

(احمد شاہ ابدالی بابا)

"مصطفٰے یا مصطفٰے فریادرس مصطفٰے۔ رسول پر میرا دل نازاں ہے۔ ساری امت اس کی مشتاق ہے۔ وہ ہماری شفاعت کریں گے۔ مصطفٰے ﷺ فریادرس ہیں۔ میں اپنے گناہوں کی وجہ سے شرمندہ ہوں، شرمندگی سے سرنگوں ہوں۔ اس نفس کے ہاتھوں آلودہ ہوں۔"

By:- Mukarram Hussain Khuslid.

The Holy Prophet (pbuh)

He lit the torch of brother hood,
And showed the people the rightest path.
He rescued them from Satan's brood.
And saved them he from God;s wrath.
His beauty of face and beauty of mind.
His manners,wisdom,insight, leave all reformes far behind,
And take him to the towering highet.
"He was the book in human form"
Our Holy mother Aisha says,
To his quality of head and heart,
Tribute even the opponent pays.
He broke the shackles of womanfolk,
He gave them honour as mother and wife,
He hurt no one when ever he spoke,
He led in fact, an ideal life.

Marfat.com

حسن کائنات
و
کائنات حسن

(سرکار دوعالم ﷺ کا حلیہ مبارک)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ حَسَنَ الْجِسْمِ کَاَنَّہٗ غُصْنٌ م بَیْنَ غُصْنَیْنِ لَمْ تَعِبْہُ ثُجْلَۃٌ وَّلَمْ تُزْرِبِہٖ صَعْلَۃٌ۔

"اے اللہ صلوٰۃ وسلام بھیج سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر وہ محبوب جو کہ خوبصورت اور تروتازہ جسم والے تھے گویا نودمیدہ شاخ تھے دو شاخوں کے درمیان جنہیں عیب دار نہیں کیا پیٹ کی بڑائی نے اور نہ عیب ناک کیا سر کی چھوٹائی نے۔"

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا الَّذِیْ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحاً کَاَنَّمَا صِیْغَ مِنَ الْفِضَّۃِ وَکَانَ وَجْھُہٗ اَبْیَضَ مُشَرَّباً م بِالْحُمْرَۃِ۔

"اے اللہ صلوٰۃ وسلام بھیج سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر کہ جو معدن حسن و جمال سفید رنگ اور ملاحت و جاذبیت والے تھے گویا کہ چاندی سے ڈھالے گئے تھے اور آپ کا چہرہ انور سفید سرخی مائل تھا (جیسے سونے پر چاندی کا پانی چڑھا ہو)"

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَکَانَ رَقِیْقَ الْبَشْرَۃِ

Marfat.com

وَلَمْ يَكُنْ شَیْءٌ اَصْفٰی مِنْ جِلْدِہٖ۔

''اے اللہ صلوٰۃ وسلام بھیج سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر کہ جس محبوب خدا کا چہرہ اس قدر روشن تھا کہ گویا شمس اس کے اندر چل رہا ہے اور آپ کی جلد مبارک انتہائی رقیق اور ملائم تھی اور کائنات کی کوئی شے آپ کی جلد مبارک کی طرح صاف وشفاف نہیں تھی۔''

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ کَاَنَّ مَآءَ الذَّھَبِ یَجْرِیْ فِیْ صَفْحَۃِ خَدِّہٖ۔

''اے اللہ صلوٰۃ وسلام بھیج سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جس سراپا حسن کے چہرے مبارک کا رنگ ایسے تھا کہ گویا سونے کا پانی بہہ رہا ہو ان کے عارض رخ پر۔''

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ رَوْنَقُ الْجَمَالِ یَتَرَدَّدُ فِیْ سِرَّۃِ جَبِیْنِہٖ۔

''اے اللہ صلوٰۃ وسلام بھیج سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر کہ جس محبوب کے لئے جمال وحسن کی رونق اور بہار دائمی تھی ان کی پیشانی کے خطوط ولکیروں میں۔''

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا وَّکَانَ عَرَقُہٗ فِیْ وَجْھِہٖ کَالدُّرِّ۔

''اے اللہ صلوٰۃ وسلام بھیج سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جو محبوب سب سے حسین تھے چہرہ انور کے لحاظ سے اور تھے آپ کے پسینے (کے قطرات) آپ کے چہرہ اقدس میں گویا لولوئے آبدار ہیں۔''

o اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ لَمْ یَکُنْ بِالْاَبْیَضِ الْاَمْھَقِ وَکَانَ مَلِیْحَ الْوَجْہِ کَثِیْرَ الْعَرَقِ۔

Marfat.com

"اے اللہ صلوٰۃ وسلام بھیج سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر کہ جو تاجدار احسن بالکل سفید نہیں تھے بلکہ ملیح اور پرکشش چہرہ والے تھے اور زیادہ پسینہ والے تھے۔"

○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ كَانَ اِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ۔

"اے اللہ صلوٰۃ وسلام بھیج سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جو آقا جب خوش ہوتے تھے تو آپ (کا چہرہ انور) جگمگا اٹھتا تھا گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔"

("مجموعہ صلوات الرسول" از خواجہ خواجگان خواجہ محمد عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ چھوروی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ نُصَلِّى عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْم

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (الاحزاب:45)

"اے نبی (مکرم) ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر اور خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور دعوت دینے والا اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور آفتاب روشن کر دینے والا۔"

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم)

"اور بے شک آپ عظیم الشان خلق کے مالک ہیں۔"

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:108)

"اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سراپا رحمت بنا کر سارے جہانوں کے لئے۔"

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ:128)

"بے شک تشریف لایا ہے تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے گراں

Marfat.com

گزرتا ہے اس پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت ہی خواہش مند ہے تمہاری بھلائی کا مومنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔"

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح 4:)

"اور ہم نے بلند کر دیا آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو۔"

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب:56)

"بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبی پاک پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! آپ بھی درود و سلام بھیجو۔"

o اللہ تعالیٰ نے آپ کے ظاہری اور باطنی حسن کو درجہ کمال تک پہنچایا اور پھر اپنی محبت کے لئے آپ کو منتخب کر لیا۔ حضور اپنے کمالات میں شریک و سہیم نہیں رکھتے ہیں۔ آپ کا جوہر حسن غیر منقسم ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

سید و سرور محمد نور جاں
مہتر و بہتر شفیع مجرماں

(مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ)

فَاقَ النَّبِيّٖنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ

(امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ)

o ہمارے حضور ﷺ تمام انبیاء پر فوقیت حاصل فرما چکے ہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

o يٰٓاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

Marfat.com

وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً ط

(درود تاج)

○ اے وہ لوگو جو ان کے جمال کے مشتاق ہو! ان پر درود بھیجو اور ان کی اولاد پر اور ان کے اصحاب پر درود بھی اور خوب سلام بھیجو ان سب پر۔

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ
مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

(امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ)

بر این جان مشتاقم بہ آن جا
فدائے روضۂ خیر البشر کن
توئی سلطان عالم یا محمد
ز روئے لطف سوئے من نظر کن

(جامی رحمۃ اللہ علیہ)

ز رحمت کن نظر بہ حال زارم یا رسول اللہ
غریبم بے نوایم خاکسارم یا رسول اللہ

(جامی رحمۃ اللہ علیہ)

سلام تم پر درود تم پر
تمہاری آہٹ سے ذہن جاگے
نگاہ جائے نہ تم سے آگے
ہیں ختم ساری حدود تم پر
سلام تم پر درود تم پر

(مظفر وارثی)

شکل و صورت ظاہری اور خلق حسن باطنی میں اور کوئی نبی حضور علیہ السلام کے مراتب

Marfat.com

کے قریب بھی نہیں پہنچ سکا نہ ہی مرتبہ علم و کرم میں۔

○ "اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ یہ بندہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو اسے اپنے حبیب ﷺ کی محبت عنایت فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے حبیب ﷺ کی محبت ہی میری محبت ہے۔ جسے جس قدر اور جتنی میرے حبیب ﷺ سے محبت ہوگی اسی قدر اتنا وہ مجھے محبوب ہوگا۔" (مقالات حکمت جلد نہم مرتبہ حضرت محمد برکت علی قدس سرہ العزیز)

خیرات مجھے اپنی محبت کی عطا کر
آیا ہوں تیرے در پہ بہ دامان دریدہ

(حفیظ تائب)

سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

(قدسی)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے حضور اقدس ﷺ کی صفات پوچھیں تو آپ نے فرمایا کہ تو مجھے دنیا کی نعمتوں کا تو شمار بتا تو وہ شخص بولا کہ دنیا کی نعمتوں کا شمار نہیں ہے تو پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تو قلیل کو شمار نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو قلیل فرمایا ہے:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ۔

دنیا کی نعمتیں تو تو شمار نہیں کر سکتا جو قلیل ہیں اور مجھ سے حضور اقدس ﷺ کی صفات کا شمار پوچھتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے عظیم فرمایا ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔

میں حضور اقدس ﷺ کی صفات جو ان گنت میں کیسے شمار کر سکتا ہوں۔

گنی نہ جائیں صفات ان کی
میرے وجود کی قاشیں بکھر بکھر جائیں
میں تیرے شہر کی گلیوں کی دھول بن جاؤں

Marfat.com

عطا ہو دولت عرفان و آگہی مجھ کو
ہزار کوس پہ جا کر بھی تیرے پاس رہوں

(عرفان صدیقی)

بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا:

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِهٖ
مُهَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰهِ مَسْلُوْلٌ

(بے شک آنحضرت ﷺ نور ہیں جن کی معرفت سے روشنی و ہدایت حاصل ہوئی ہے اور اللہ کی تلواروں میں بے نیام شمشیر ہندی ہیں۔)

تو حضور اکرم ﷺ نے جوش مسرت میں اپنی ردائے مبارک حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو بخش دی۔

اور رشک منیر ہے وہ دل جس میں اسم رحمۃ للعالمین کی خوشبو ہو۔ اللہ تعالیٰ جس انسان کو لازوال اور انمول نعمت عطا کرتا ہے اسے اپنے محبوب ﷺ کی محبت عنایت فرما دیتا ہے وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔

عاشقان او ز خوباں خوب تر
خوش تر و زیبا تر و محبوب تر

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا چہرہ اترا ہوا دیکھ کر مونس عاشقان رحمۃ للعالمین ﷺ نے استفسار فرمایا تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دل کھول کر رکھ دیا۔

دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست

بہشت کی تمنا کسے نہیں۔ بہر حال جہاں محبوب ﷺ کا جلوہ نہ ہو۔ دیدار نہ ہو وہ باغ و بہار ہمارے کس کام کا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ سرکار یہاں تو چہرۂ انور کا دیدار کر کے دولت کونین پا لیتے ہیں، تفاوت درجات کے باعث بہشت میں کہاں دیدار ہو گا۔ جب یہ تصور آتا ہے تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ رحمۃ للعالمین مونس عاشقاں ﷺ

Marfat.com

ایک لمحہ خاموش ہوئے تو وحی کا نزول ہوا۔ عاشق مصطفیٰ کو جواب مل گیا۔ بے چین کو چین مل گیا اور بے قرار کو قرار آ گیا اور قیامت تک عاشق رسول کی ڈھارس کا سامان ہو گیا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (النساء:69)

''اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور رسول کی تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں یہ ساتھی۔''

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

(علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

سرکار دو عالم ﷺ سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین سید المرسلین خاتم النبیین احسن الخالقین کا شاہکار عظیم ہیں۔ ظاہر ہو یا باطن حسن و جمال کا حسین ترین تصور۔ رعنائی و کمال میں یکتا ایک پیکر دلربا سیرت ہو یا صورت ایک حسن نایاب کا انمول مرقعہ۔ حسن کائنات کا ایک گنج گراں مایہ۔ نہ قلم میں طاقت نہ زبان میں قدرت۔ کیسے سراپا بیان ہو سکے مگر بغیر بیان رہا بھی نہ جائے۔ یہ سلسلہ تشنہ لباں جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ خوش بخت ہے وہ زبان جس پر اسم مبارک محبوب خدا ہو ولادت کعبہ میں ہوئی اور حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نگاہ اول پڑی اب یہ استفسار معنی خیز تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا حضور ﷺ! دیکھا ہے۔ راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا: اب دیکھو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اب دیکھا ہے۔ حجابات میں مستور حسن مصطفیٰ کے کچھ حجابات سرکائے گئے۔ جمال مصطفیٰ سے لطف اندوز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی، حضرت عثمان غنی

Marfat.com

رضی اللہ عنہ بھی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی۔ ایک ایک صحابی لطف اندوز ہوا لیکن اپنی استعداد کے لحاظ اور درجہ سے۔ اپنے نصیب سے ہر خوش نصیب نے اپنا نصیب لیا۔ حسن کائنات سے ایک قطرہ پانے والے حسن کا سمندر بن گئے۔ دل بینا ہو جائے تو حسن ازلی کے جلوے ہی جلوے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جمال مصطفیٰ کا تحفہ کائنات کو عنایت فرمایا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو شاہ خوباں ﷺ نے فرمایا علی! کیا تو نے ہمیں دیکھا ہے؟ علی کی آنکھ کھلی تو چہرہ انور پر نگاہ پڑی:

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جانان کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان تھیں شاناں سب بنیاں

(حضرت پیر مہر علی شاہ)

حسن کائنات کا ذرہ نصیب ہو جائے تو مقدر کا ستارہ چمک اٹھے:

وہ عین جمال حسن ازل نکھرا ہے بہ شکل ختم رسل
روشن ہیں عرب کے دشت و جبل یہ نور کی کرن کیا کہنا

(فرمان فتح پوری)

تو جمال مصطفیٰ حسن کائنات

من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

(قدسی)

اس حسن کائنات کی تلاش میں ہر ذرہ شریک ہے۔

ہر کجا بینی جہاں رنگ و بو
آن کہ از خاکش بروید آرزو

Marfat.com

یا زنور مصطفیٰ اورا بہا است
یا ہنور اندر تلاش مصطفیٰ است

(علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

حسن وجمال کا پیکر۔حسینوں کے حسین اور جمیلوں کے جمیل:

تو حسینوں کا حسین ہے تو جمیلوں کا جمیل
تو امینوں کا امین ہے رحمۃ للعالمین

(احسان دانش)

جمال مصطفیٰ کی ایک جھلک حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پائی اور ساری عمر حضور اقدس ﷺ کی نعتیں سناتا رہا اور قابل رشک نصیب پایا۔دربار رسالت کا شاعر ہوا:

آپ سے خوبصورت کبھی آنکھ نے نہیں دیکھا
اور آپ سے جمیل کسی عورت نے نہیں جنا
آپ تو ہر عیب سے مبرا پیدا ہوئے ہیں
گویا کہ جس طرح آپ نے چاہا ویسے ہی پیدا ہوئے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے چاندنی میں رات میں دیکھا تو میں آپ کو اور چاند کو دیکھنے لگا میری نظر میں آپ چاند سے زیادہ حسین تھے۔

(اسماء النبی الکریم شمارہ 55)،(سنن الدارمی الجزء الاول ص 33)

مکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکے لاٹ نورانی اے

(پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

تم ہو چاند سی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام تم پر لاکھوں سلام تم پر لاکھوں سلام

(ضیاء القادری بدایونی)

Marfat.com

برس رہی ہے تیرے رخ کی چاندی مجھ پر:

جسم مزکی روح مصفیٰ قلب مجلی نور معطر
حسن سراپا خیر مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

(اقبال اسمٰعیل اعظم گڑھی)

سرو خراماں چہرہ گلستاں جبہ تاباں مہر درخشاں
سنبل پیچاں زلف معطر صلی اللہ علیہ وسلم

(امیر مینائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ (اسماء النبی الکریم)

(رواہ عبد بن حمید، شرح المواہب اللدنیۃ ج3 ص120۔ مسلم ج2 ص252)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ رنگت میں تمام لوگوں سے حسین تھے۔ جب متوجہ ہوتے تو سارے پیچھے مڑ جاتے میں نے آپ ﷺ کی مثل نہیں دیکھا اور نہ آپ ﷺ کی مثل کہیں سنا۔

(اسماء النبی الکریم، تاریخ ابن کثیر ج6 ص19)

اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتاں آذری
ہر چند وصفت مے کنم درحسن زاں زیبا تری
آفاق ہا گردیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام اما تو چیزے دیگری
تو ازپری چابک تری وزبرگ گل نازک تری
از ہرچہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری
عالم ہمہ یغمائے تو خلق جہاں شیدائے تو
آں نرگس شہلائے تو آوردہ رسم کافری

Marfat.com

(امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ دہلوی)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ سفید رنگ تھے جس میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ (اسماء النبی الکریم)

ابو طالب بن عبدالمطلب کہتے ہیں ایسا سفید رنگ جن کے چہرہ کو دیکھ کر بادل بارش برسا دیتا ہے۔ (اسماء النبی الکریم)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی گردن مبارک ایسی تھی جیسے چاندی کی صراحی۔ (رواہ ابن عساکر، تاریخ ابن کثیر ج 6 ص 17)

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی گردن مبارک ایسی تھی گویا ہاتھی کے دانت پر کشیدہ کاری کی گئی ہے صفائی میں چاند کی طرح تھی۔

(اسماء النبی الکریم، تاریخ ابن کثیر 316)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے حضور ﷺ سے زیادہ حسین کسی کو نہ دیکھا یہ معلوم ہوتا گویا سورج وجہہ منیر پر قربان ہو رہا ہے اور جب تبسم فرماتے تو درو دیوار پر دندان مبارک کی جھلک پڑتی۔

امام شرف الدین محمد بن سعید بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٌ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمٖ

ہمارے حضور ﷺ کی جسمانی ساخت اللہ تعالیٰ نے کس قدر دل آویز بنائی اور اس کو خوش اخلاقی نے کیسی زینت دی کہ چہرہ زیبا سے آثار مسرت و بشاشت ظاہر ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب حضور اقدس ﷺ کی صفت بیان کرتے تو فرماتے آپ ﷺ سیاہ آنکھوں والے تھے۔ (اسماء النبی کریم / تاریخ ابن کثیر ج 6 ص 29)

کالی زلف تے اکھ مستانی اے

مخمور اکھی ہن مدھ بھریاں

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت

Marfat.com

کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فراخ پیشانی والے تھے اور دراز اور باریک ابرو والے جو نہ ملی ہوئی تھی۔ (اسماء النبی الکریم رتاریخ ابن کثیر ج 3 ص 17)

خوشبو تری جوئے کرم
آنکھیں تری باب حرم
نور ازل تیری جبیں
یا رحمۃ للعالمین

(مظفر وارثی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح چمکتا ہوا تھا اور جب آپ چلتے تو آگے جھکتے ہوئے زور ڈال کر چلتے اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی مبارک تھی اور مشک وغیرہ میں وہ خوشبو نہیں جو حضور اقدس ﷺ کے جسم اطہر میں تھی۔ (اسماء النبی الکریم رالصحیح المسلم ج 2 ص 257)

o جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط

o ان کا جسم مقدس ہے معطر ہے۔ پاکیزہ ہے اور منور ہے بیت اللہ میں اور مدینہ منورہ میں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلی چیز جو میں نے حضور اقدس ﷺ میں دیکھی وہ یہ تھی کہ میں اپنے چچا کے ساتھ مکہ مکرمہ آیا۔ انہوں نے مجھے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا پتا بتایا۔ ہم وہاں پہنچے تو وہ چاہ زمزم کے پاس بیٹھے تھے ہم بھی وہاں بیٹھ گئے۔ ہم وہاں بیٹھے تھے کہ اچانک ایک شخص باب صف سے نمودار ہوا۔ جس کا رنگ سفید تھا جس پر سرخی غالب تھی۔ ان کے بال پیچ دار تھے جو کانوں کی لو تک تھے۔ باریک اور اونچا ناک، چمکدار دانت، سیاہ آنکھیں، گھنی داڑھی، سینے پر بالوں کی لمبی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں بھاری اور پاؤں بھی بھاری بھر کم تھے آپ پر دو سفید کپڑے تھے گویا آپ ﷺ چودھویں رات کا چاند ہیں۔ (اسماء النبی الکریم رواہ الحافظ ابی نعیم الاصبہانی

Marfat.com

تاریخ ابن کثیر ج6 ص18)

چاند کی چاندنی تاروں کی روشنی تیرے مکھ سے عیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے دندان مبارک کشادہ تھے جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تھے تو آپ کے دانتوں سے نور کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دیتے تھے۔ (اسماء النبی الکریم شمارہ 59/سنن الدارمی ج1 ص33)

لباں سرخ آکھاں کہ لعل یمن
چٹے دند موتی دیاں ہین لڑیاں

(پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنے ماموں حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ چمکدار دانتوں والے تھے۔

(اسماء النبی الکریم/تاریخ ابن کثیر ج2 ص17)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جتنی خوشبو مجھے حضور اقدس ﷺ سے آتی تھی وہ کسی عنبر سے نہ ہی کسی کستوری سے آئی اور میں نے کوئی نرم ریشم نہیں چھوا جو حضور اقدس ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔ (اسماء النبی الکریم/الصحیح المسلم ج2 ص257)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی ہتھیلی مبارک ریشم سے زیادہ نرم تھی اور آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک تو ایسی تھی جیسے کسی عطار کی ہتھیلی ہو اس کو خوشبو لگی ہوئی ہو یا نہ لگی ہو آپ ﷺ سے جو مصافحہ کرتا تھا وہ سارا دن اس کی خوشبو پاتا تھا اور حضور اقدس ﷺ کسی بچے کے سر پر اپنی ہتھیلی مبارک رکھتے تھے تو وہ بچہ اور بچوں سے پہچانا جاتا تھا کہ اس کے سر پر جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک پھیرا ہے۔ (اسماء النبی الکریم، رواہ ابونعیم والبیہقی نسیم الریاض ج1 ص349)

حضرت یوسف بن مازن مازنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ اے امیر المومنین مجھے حضور اقدس ﷺ کی صفت بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ روشن پیشانی والے تھے سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی۔

Marfat.com

سر مبارک بھاری تھا۔ سفید چٹے سرخ روشن چہرے والے ابرو کمان دار تھیں آپ ﷺ حسین چہرہ والے تھے۔ (اسماء النبی الکریم، رواہ یعقوب بن سفیان ابن کثیر ج6 ص 18 صراح ج1 ص359 / مجمع الجاج 3 ص14)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ماموں جن کا اسم گرامی ہند بن ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ عنہ تھا انہوں نے حضور اقدس ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرنے کا پوچھا اور مجھے بے حد شوق تھا کہ وہ حلیہ مبارک بیان کریں جس کو میں محفوظ کرلوں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ بلند بھاری جسم والے تھے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح جگمگاتا تھا۔ درمیانہ قد سے قدرے اونچے تھے۔ سر مبارک بڑا تھا۔ بال ایسے جیسے کنگھی کی گئی ہو اور وہ ہلتا تو بال بکھر جاتے ورنہ ویسے ہی رہتے کانوں کی لو سے بال تجاوز نہ کرتے تھے آپ ﷺ کی زلفیں تھیں سفید رنگ فراخ پیشانی ابرو کمان دار جو نہ ملی ہوئی تھیں۔ ناک مبارک اونچا تھا۔ جس پر نور کی بارش برس رہی ہو جو غور سے نہ دیکھتا وہ گمان کرتا کہ آپ ﷺ کی بینی مبارک بہت اونچی ہے۔

(اسماء النبی الکریم / الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج1 ص422)

اے شاہ زمن اب تو زیارت کا شرف دے
بے چین ہیں آنکھیں مری بیتاب جبیں ہے

(اعظم چشتی)

یہ میرا شوق کہ میں تجھ کو برملا دیکھوں
یہ میرا رشک کہ میں خود سے بھی چھپاؤں تجھے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ بزرگ سر بزرگ چشم دراز مژگان جادو بھری آنکھوں والے تھے۔ جب آپ چلتے تو جھول کر چلتے گویا آپ ﷺ اوپر سے نیچے کو آرہے ہیں۔ جب پیچھے مڑ کر دیکھتے تو سارے کے سارے گھوم جاتے آپ بھاری ہتھیلیوں اور بھاری پاؤں والے تھے۔

(اسماء النبی الکریم / الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج1 ص210)

Marfat.com

جس شب رخ حبیب کا جلوہ نصیب ہو
پھر اسکی حشر تک بھی الٰہی سحر نہ ہو
بے کیف زندگی ہے ظہوری تمام اگر
مجھ کو نصیب آپ کے در کا سفر نہ ہو

(محمد علی ظہوری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس وقت کوئی آٹھ یا نو سال کا لڑکا تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے طلوع کی روشنی سے مدینہ منورہ کے درودیوار آفتاب کی طرح روشن ہو گئے۔

(اسماء النبی الکریم)، (مدارج النبوہ ج 2 ص 89)

ہمارے سامنے یہ نازش بہار فضول
بہشت لے کے گئی ہے فضا مدینے سے

(سیماب اکبر آبادی)

قسم خدا کی مدینہ جنہوں نے دیکھا ہے
میں ڈھونڈ لوں گا وہ آنکھیں ہزار آنکھوں میں

(شاعر لکھنوی)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البھی (مجسم حسن) کا معنی خوبصورتی ہے البھا چہرے کی رونق کو کہتے ہیں واقعی حضور اقدس ﷺ تمام جہاں سے حسین تھے۔

(اسمائے النبی الکریم / القاموس ج 4 ص 36)

مادر گیتی نہ زادہ چوں تو فرزند دگر
دیدہ عالم ندیدہ ہمچو تو حسن اللقا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے پیغمبر مبعوث فرمائے وہ سب کے سب خوبصورت چہرے اور حسین آواز والے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر حضور اقدس ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپ خوبصورت چہرہ والے تھے اور ایک بات کو

Marfat.com

مکرر نہیں فرماتے تھے بلکہ بلند آواز سے فرمایا کرتے تھے۔(اسماء النبی الکریم)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج1 ص376)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا کلام مبارک علیحدہ علیحدہ جملے ہوتے تھے جن کو ہر کوئی سمجھتا تھا اور وہ تمہاری طرح تیزی سے بات نہیں کرتے تھے۔ (اسماء النبی الکریم رتاریخ ابن کثیر ج2 ص41)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔آپ حسین دہان تھے۔(اسماء النبی الکریم، رواہ الواقدی تاریخ ابن کثیر ج2 ص19)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حلیہ شریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ خوبصورت ریش مبارک والے تھے ریش مبارک کا کوتاہ ہونا تو حدیث سے ثابت ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک کی لمبائی اور چوڑائی برابر تھی۔حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک معتدل تھی لمبائی اور چوڑائی کے لحاظ سے بالکل ہلکی نہ تھی۔ (اسماء النبی الکریم رنسیم الریاض ج1 ص331)

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کسی کو حضور اقدس ﷺ سے زیادہ خندہ پیشانی نہیں دیکھا کہ دیکھنے والے کا غم غلط ہو جائے۔

درود اس پر تبسم جس کا گل کے مسکرانے میں
درود اس پر جس کا فیض ہے سارے زمانے میں

(ماہر القادری)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی آپ ﷺ نماز پڑھنے کے بعد مسجد سے اپنے گھر کو نکلے اور میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔آپ ﷺ کو آگے سے بچے ملے آپ ﷺ ان کے رخساروں کو ایک ایک کر کے چھوتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے میرے رخسار کو بھی پیار کیا میں نے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک یا خوشبو پائی گویا ہاتھ عطار کی کپی سے نکلا ہوا تھا۔

o مَاذَا عَلٰی مَنْ یَشُمُّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ اَنْ لَا یَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا۔

Marfat.com

o جو ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی تربت اقدس کو سونگھ لیتا ہے تو اسے کبھی کسی خوشبو کے سونگھنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ (اسماء النبی الکریم)(الصبح المسلم ج 2 ص 256)

خوب رو بوٹا سا قد نہ زیادہ طویل القامت نہ اس قدر پست سر بڑا۔ اس پر سیاہ گھنگریالے بال، جبیں کشادہ، بھنویں بالوں سے بھری ہوئیں اور خمیدہ سی۔ دونوں بھنوؤں کے اندرونی کنارے ایک دوسرے سے پیوست، آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی جن کی سیاہی کے بعد نہایت کھلی ہوئی سفیدی اور سفیدی کا حلقہ سرخ مدور سا ہالہ جس نے جاذبیت میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ آنکھوں سے زود فہمی کے آثار نمایاں لمبی اور سیاہ پلکیں ناک ستواں اور سیدھی دانتوں میں ریکھیں جیسے باریک خط کھینچ دیا گیا ہو۔ ریش گھنی گردن لمبی مگر خوب صورت، سینہ کشادہ، بدن کی رنگت کھلی ہوئی، ہاتھ کی ہتھیلیاں اور تلوے نرم اور گداز۔ بدن ذرا آگے کو جھکا ہوا۔ رفتار میں تیزی مگر ہر قدم اپنی جگہ پر جم جانا بشرے سے تفکر کے علامات ظاہر۔ نگاہوں میں حکمانہ انداز جو دوسروں کو اپنے سامنے جھکا لے۔ (حیات محمد از حسین ہیکل)

اے زمین از بارگاہت ارجمند — آسمان از بوسہ بامت بلند
شش جہت روشن زتاب روئے تو — ترک و تاجیک و عرب ہندوئے تو

(علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

"سید الرسل ﷺ نے اپنا پورا حسن ہم پر ظاہر نہیں فرمایا اگر وہ ایسا کرتے تو ہم ان کے جمال عالم تاب کی تاب نہ لا سکتے۔"

(انسان کامل از محمد بن علوی، المالکی الحسنی استاد مسجد الحرام مکۃ المکرمہ)

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب

(علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

حضور سرور عالم ﷺ کا چہرہ انور تمام لوگوں سے بہترین اور خوب صورت ترین تھا۔(بخاری؍مسلم براء بن عازب)

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو

(مولانا ظفر علی خان)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا چہرہ انور زیادہ فربہ اور موٹا نہیں تھا اور نہ ہی بہت زیادہ گول بلکہ انتہائی موزوں مناسب گول اور خوب صورت تھا۔

جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور سرور عالم ﷺ کا چہرہ انور چاند کے دائرہ کی مانند تھا وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنہوں نے حضور سرور کائنات ﷺ کے اوصاف و کمالات بیان کئے ہیں۔ ان کا اس امر پر اجماع ہے کہ حضور پرنور ﷺ کا چہرہ اقدس چمکتا دمکتا روشن تھا اور یہ ظاہر و باہر نور سے چمکتا تھا اس میں انتہائی دیدہ زیب وخوشگوار رونق و روشنی تھی۔

تجلیوں کے کفیل تم ہو مراد قلب خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے

(خالد محمود)

آپ ﷺ کا چہرہ اقدس طیب پاکیزہ اور حسین وجمیل تھا اور آپ ﷺ کے مبارک دانت موتیوں کی مانند چمکتے۔

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِى صَدَفٍ
مِنْ مَّعْدِنِىْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمٍ

(قصیدہ بردہ شریف)

حضور ﷺ گویائی اور تبسم کے معدن یعنی لب و دندان مبارک کی تشبیہ اس در شاہوار سے ہوسکتی ہے جو معدن میں پوشیدہ ہے۔

o كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

Marfat.com

إِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ ۝

حضور ﷺ کی پیشانی پر جب شکنیں پڑتی تو آپ کا چہرہ انور پارہ قمر کی مانند چمکنے لگتا۔

(کعب بن مالک / مدارج نبوت)

حضور نور مجسم ﷺ کی مقدس نورانی آنکھیں نہایت خوش نما بے حد خوبصورت تھیں۔ آنکھوں کی پتلی سیاہ تھی سرمہ کے بغیر معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ آنکھوں کی سپیدی میں سرخ ڈورے تھے جن کو علامات نبوت میں شمار کیا جاتا ہے۔ سفر شام میں ایک راہب نے حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ سے یہ معلوم کر کے کہ آپ ﷺ کی آنکھوں میں سرخی ہے آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی تھی اور کہا تھا کہ یہ علامت کتب قدیمہ میں بھی مذکور ہے۔ (خصائص مصطفیٰ، از علامہ سید محمود احمد رضوی)

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کا دہن مبارک کشادہ آنکھیں فراخ اور سرخی مائل اور ایڑیاں مبارک دبلی پتلی تھیں۔ (شمائل ترمذی)

ہاتھ آئے اگر خاک ترے نقش قدم کی
سر پر کبھی رکھیں کبھی آنکھوں سے لگائیں

(حسرت موہانی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضور ﷺ کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے اور آپ ﷺ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

بھینی بھینی خوشبو مہکی بیدم دل کی دنیا لہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد ﷺ

(بیدم وارثی)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا آپ کی زلفوں کی چار بالیں تھیں۔ (شمائل ترمذی)

Marfat.com

حضور اکرم ﷺ کی لحیہ مبارک تھی ریش مبارک کے بارے میں حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

○ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَثُّ اللِّحْيَةِ۔

رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک میں بال بکثرت تھے۔ (مدارج نبوت)

منکبین شریف:۔ سر، شانہ اور بازو کے اجتماع کی جگہ جسے کندھا کہتے ہیں۔ بعیدُ المنکبین دونوں منکب کے درمیان دوری تھی۔

صدر شریف:۔ سینہ کشادہ۔

بطن اطہر:۔ سواء البطن والصدر بھی آیا یعنی نہ سینہ شکم سے بلند اور نہ شکم سینہ سے دونوں برابر اور ہموار تھے۔

حضرت ابن ام ہانی رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کے بطن شریف میں کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے شکم اطہر کو دیکھا ہے وہ گویا کاغذ تھے جنہیں لپیٹ کر تہہ کر کے ایک دوسرے پر رکھ دیا ہے۔

بغل شریف:۔ آپ ﷺ کی بغل شریف بدن مبارک کی مانند سفید تھی۔

ظہر شریف:۔ آپ ﷺ کی ظہر شریف یعنی پشت مبارک ایسی جیسی پگھلی ہوئی چاندی پاک وصاف اور سفید ہموار۔

مہر نبوت:۔ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ○

یعنی حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ (مدارج نبوت)

از بہار لطف تو سرسبز باغ کائنات
وزنسیم فیض تو شاداب تر روضہ الصفا

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بوقت ولادت میں حضور ﷺ کی دایہ تھی میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے جسد اطہر کا نور چراغ کی روشنی پر غالب ہے۔

Marfat.com

پھوٹا جو سینہ شب الست سے
اس نور اولین کا اجالا تمہی تو ہو

(مولانا ظفر علی خان)

کعب بن مالک سے ایک ہمدانی عورت نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی ہے میں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کی کیفیت کو بیان کرو۔ اس نے کہا:

کَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ ٥

چودھویں رات کے چاند کی مانند تھا جس کی مانند نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔

بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول خدا ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ نرم حریر و دیبا کو نہ پایا۔ حالانکہ حریر تمام ریشمی کپڑوں میں سب سے زیادہ نرم ہوتا ہے۔ جس طرح آپ ﷺ کا بدن اقدس نرم لطیف فربہ اور قوی تھا اس طرح دست مبارک کی ہتھیلیاں بھی نرم اور پُر گوشت تھیں۔

(مدارج نبوت)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی حضور ﷺ سے مصافحہ کرتا ہوں تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے جسم اطہر سے مس ہونے کی وجہ سے ایسا معطر ہوتا ہے کہ تمام دن اپنے ہاتھوں کو سونگھتا رہتا ہوں اور اس میں سے مشک نافہ سے بہتر خوشبو پاتا رہتا ہوں۔ (مدارج نبوت)

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا:

٥ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَحْسَنَ الْبَشَرِ قَدَمًا رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ ٥

رسول خدا ﷺ کے قدم مبارک کی ظاہری شکل بہت حسین تھی۔ (مدارج نبوت)

آپ ﷺ کی ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔ آپ ﷺ کی دونوں پنڈلیاں باریک اور لطیف تھیں۔ (مدارج نبوت)

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقش کف پا تیرا

Marfat.com

(احمد ندیم قاسمی)

ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور سفید اور آپ کے موئے مبارک سخت سیاہ تھے۔ ابوطالب کے اس شعر سے جو انہوں نے آپ ﷺ کی مدح میں کہا ہے:

اَبۡیَضُ یُسۡتَسقَی الۡغَمَامُ بِوَجۡهِهٖ۔ ثَمَالُ الۡیَتَامٰی عِصۡمَةٌ لِلۡاَرَامِلِ۔

یعنی آپ ﷺ کا چہرہ انور کی سفیدی سے برسنے والا سفید بادل بارش کی بھیک مانگتا ہے اور آپ یتیموں، بیواؤں کی پرورش فرمانے والے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی نرالی اور عجیب صفتوں میں سے ایک پاکیزہ طیب خوشبو ہے یہ آپ کی ذاتی تھی کسی قسم کی خوشبو استعمال کیے بغیر ہی دنیا کی کوئی خوشبو آپ ﷺ کے جسم اطہر سے ہمسری نہ کر سکتی تھی۔

ابوعبداللہ عطار مدینہ طیبہ کی مدح میں کہتے ہیں:

بِطِیۡبِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ طَابَ نَسِیۡمُهَا
فَمَا الۡمُشۡکُ وَالۡکَافُوۡرُ الۡمُنۡدَلُ الرُّطَبُ

یعنی رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے مدینہ منورہ کی فضا مہک رہی ہے مشک و کافور کیا ہے۔ ان کی مانند تو وہاں کھجوروں میں خوشبو ہے۔

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے
دل گریہ کناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم تیرا انداز طلب کتنا حسین ہے

(اعظم چشتی)

تیرا در ہو میرا سر ہو میرا سر ہو تیرا در ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

(حفیظ جالندھری)

Marfat.com

ہو آستانہ آپ ﷺ کا امداد کی جبیں
اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسول اللہ

(حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)

پھر آنے لگیں شہر محبت کی ہوائیں
پھر پیش نظر ہو گئیں جنت کی فضائیں

(حسرت موہانی)

بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرہ انور پر پسینہ مبارک موتی کی مانند اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ ہوتی تھی۔

دوڑ کے آئی صبا نکہت و خوشبو لینے
میرے آقا کو جو فیروز پسند آیا

(محمد فیروز شاہ)

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضور ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا (یعنی چہرہ مبارک لمبا نہ تھا بلکہ گول تھا۔) (شمائل ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سفید رنگ تھے گویا چاندی ڈھالی گئی ہو اور آپ ﷺ کے بال کسی قدر سیدھے گھنگریالے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے والے دانت مبارک کشادہ تھے جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

(شمائل ترمذی)

اے کہ تیرے نام سے مقبول ہوتی ہے دعا
اے کہ تیرے ذکر سے رحمت کے در ہوتے ہیں وا
اے تیری یاد سے وجہ قرار جان و دل
اے تیری دید ہے فکر دو عالم کی دوا

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ سحری کے وقت کچھ سی رہی تھی کہ سوئی گر گئی آپ سوئی تلاش کرنے لگیں اچانک آفتاب رسالت ﷺ تشریف لے آئے۔آپ ﷺ کی روشنی سے سارے گھر میں روشنی ہوگئی یوں سوئی مل گئی۔

روشنی ازل کا حوالہ بھی وہ
مطلع آخری کا اجالا بھی وہ

(مظفر وارثی)

آخر پر مدینہ کی بچیوں نے جو نعتیہ اشعار حضور اقدس ﷺ کے استقبال پر کہے پیش کیے جاتے ہیں:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعٰی لِلّٰهِ دَاعٍ
اَیُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

ہم پر چاند نکل آیا کوہ وداع کی گھاٹیوں سے
ہم پر شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والے دعا مانگیں
اے اللہ کے بھیجے ہوئے ہمارے اندر آئیے تم قابل عمل حکم لے کر

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِی النَّجَارِ یَا حَبَّذَا مُحَمَّدًا مِنْ جَارٍ
ہم خاندان نجار کی لڑکیاں ہیں محمد ﷺ کیا پیارے ہمسائے ہیں

Marfat.com

حرفِ آخر

پیکر جمال حسن کائنات جمال مصطفیٰ سے جو صاحب ایمان عہد اظہار نبوت سے وصال تک ایک لمحہ بھی لطف اندوز ہوا وہ درجہ صحابیت پر فائز ہوا درجہ صحابیت وہ بلند درجہ ہے جس کی رفعت کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ محبوب سبحانی، شہباز لامکانی غوث صمدانی، پیران پیر غوث اعظم پیر دستگیر، شہنشاہ اقلیم ولایت یوں بیان فرماتے ہیں کہ اگر کسی آخری رتبہ کے صحابی کے گھوڑے کے قدموں کی دھول میری چشم میں پڑ جائے تو میرے درجات بلند ہو جائیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حبیب ﷺ کی زیارت وہ شرف عطا کرتی ہے جو کوئی عمل عطا نہیں کرسکتا۔ تو ''حسن کائنات'' میں جمال مصطفیٰ کی ایک جھلک پیش کرنے کی جسارت کی وہ بھی تو اللہ تعالیٰ کا لامحدود فضل اور حبیب کبریا کی نگاہ کرم سے ورنہ بندہ عاجز و نادم گنہگار کی کیا اوقات ہے:

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو
اتنی میری اوقات نہیں

حضور اقدس ﷺ کی محبت ہر مومن کا ایمان ہے۔

عشق رسول سے کوئی مومن خالی نہیں ہے۔ البتہ درجہ بدرجہ عشق سے درجہ بدرجہ ایمان ہے اور اس نظام درجات کا محور عشق رسول ﷺ ہے۔ منافقین کلمہ بھی پڑھتے تھے۔ مسجد نبوی میں نمازیں بھی ادا کرتے تھے۔ زکوٰۃ اور حج بھی ادا کرتے بظاہر جہاد میں بھی شرکت کرتے مگر ایک کمی تھی تو وہ تھی باطنی کہ دل میں محبت رسول اللہ ﷺ نہ رکھتے تھے۔ مومن اور منافق کا ظاہر ایک ہے لیکن باطن ایک کا محبت حبیب کبریا سے پرنور ہے اور دوسرے کا عدم محبت سے تاریک ترین ہے تو محبت رسول اللہ ﷺ ایمان کی جان ہے اور محبت کا تقاضا اتباع ہے تو جس قدر محبّ ہوگا اسی قدر مطیع ہوگا۔

ذوق جمالی (Aesthetic sence) ہو تو حسن ظاہری اور حسن معنوی سے

Marfat.com

انسان لطف اندوز ہوتا ہے حضور اقدس ﷺ شاہ خوباں حسن ظاہری اور حسن معنوی کی معراج پر ہیں۔

حضور ﷺ معیار حسن ہیں انسان جس قدر حضور اقدس ﷺ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے اسی قدر حسین وجمیل ہو جاتا ہے حسن کا تقاضا دلکشی ہے سب سے زیادہ حسین حضور ﷺ ہیں لہٰذا سب سے زیادہ محبوب بھی حضور ﷺ ہیں۔

تاریخ انسانی شاہد ہے کسی ہستی سے والہانہ محبت اور عشق اس قدر نہیں ہے جس قدر حضور اقدس ﷺ سے ہے۔ تو یہ امر مسلمہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نہ صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حبیب ہیں۔ بلکہ محبوب عالم بھی ہیں کیونکہ حسن کائنات ہیں اور حسن کائنات کا تصور ہی مقصود و مطلوب تحریر ہذا ہے حضور اقدس ﷺ کے تصور کا فیضان قرب الٰہی کے اعلیٰ مدارج عطا کرتا ہے۔ تو روزانہ اس کا اعادہ ہونا چاہئے۔ ساتھ درود و سلام بھی جاری رہے۔ ایسی حسین اور اعلیٰ درجہ کی زندگی عطا ہو گی جس کا مرکز و محور عشق رسول ہوگا۔

جو تیری یاد میں گزرے وہی پل زندگی ٹھہرے
بظاہر ساری گھڑیاں سارے لمحے ایک جیسے ہیں

(شہزاد احمد)

حضور اقدس ﷺ کے پروانوں کا تو یہ حال ہے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد حضور اقدس ﷺ میری آنکھوں سے اوجھل نہیں رہے۔

جس سمت بھی اٹھیں مری مشتاق نگاہیں
اے رحمت عالم تیرا دیدار کروں میں

آخر میں حضرت داتا گنج بخش مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے جوہر پارے پر اختتام کرتا ہوں:

''جو فانی اشیاء کا دلدادہ ہوتا ہے فنا ہو جاتا ہے اور اس کی جملہ محنت اکارت جاتی ہے اور جو خدائے باقی کے حضور میں ہے وہ باقی بہ بقا ہو جاتا ہے۔ جس نے حضرت محمد ﷺ کو

Marfat.com

بشریت کی نظر سے دیکھا اس کے دل سے تعظیم ان کی رحلت کے ساتھ ہی ختم ہو گئی اور جس نے حضور ﷺ کو بچشم حقیقت دیکھا۔ اس کے لئے موجودگی اور رحلت یکساں تھی کیونکہ دونوں حالتیں باری تعالیٰ کی ذات سے منسوب ہیں۔"

o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ o

ترجمہ:۔ تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس کی عزت اور جلال سے انجام پذیر ہوتے ہیں نیک اعمال۔

یاحی۔ یا قیوم

ربنا تقبل منا انت السمیع العلیمo

ختم الکلام

سوز صدیق و علی از حق طلب
ذرۂ نبی از حق طلب

(علامہ محمد اقبال)

Marfat.com

طریقہ حصول فیض کتاب ہذا

کتاب حب رحمۃ اللعالمین کا حصہ اول عاشقان رسول ﷺ کا پاکیزہ تذکرہ ہے جس میں جلوہ مصطفےٰ نورفشاں ہے۔ روزانہ کچھ نہ کچھ اس حصہ سے مطالعہ کیجئے۔ نور محبت رسول اللہ ﷺ سے وافر نصیب عطا ہوگا۔

حصہ دوئم درود وسلام پر مشتمل ہے۔ درود وسلام تاج الوظائف ہے۔ روزانہ ایک دفعہ پڑھ لیں اور اپنی پسند کے مطابق ایک درود شریف کا وظیفہ ضرور کریں۔ اپنی عبادت کا زیادہ تر حصہ ورد درود وسلام پر مشتمل ہونا چاہئے۔

حصہ سوئم نعت شریف ہے۔ دربار رسالت مآب سے حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن سعید شرف الدین امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو نعت کے حوالے سے انعامات ملے جو خوش نصیبی کی معراج ہیں۔ تو نعت جو دل کو بھا جائے حضوری قلب سے تصور روضہ پاک کر کے ضرور پڑھیں یقیناً نصیب کھل جائیگا۔

حصہ سوئم حسن کائنات و کائنات حسن محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک ہے۔ ظاہر عہد حیات سید دو عالم ﷺ کی زیارت کا ایک لمحہ صاحب ایمان کو صحابیت کا اعلیٰ ترین مقام عطا کرتا ہے۔ جو کسی عبادت و ریاضت سے بندۂ مومن حاصل نہیں کرسکتا۔ گو جلوۂ مصطفےٰ خواب یا بیداری میں بندۂ مومن پر عنایت کی حد ہے۔ روزانہ بعد نماز عشاء سونے سے پہلے کچھ حصہ پڑھ لیں۔ تصور میں حسن کائنات کی تصویر لئے سو جائیں یقیناً فضل ربانی و کرم رحمۃ للعالمین ہی ہو جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

تعریف اس اللہ ہی کے لئے ہے جس کی عزت اور جلال سے انجام پذیر ہوتے ہیں نیک اعمال۔

خاک پائے عاشقاں رسول
محمد ضیاء اللہ خان نیازی (عیسیٰ خیل)
568۔شادمان کالونی، لاہور

Marfat.com

حب رحمۃ للعالمین ﷺ
محمد ضیاء اللہ خان نیازی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز

Marfat.com